اَحکامِ
حیض و نِفاس و استِحاضہ
مَع
حج و عُمرہ
میں خواتین کے مسائلِ مخصوصہ

مُرتّب

حضرۃ مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب دامت برکاتہم

رئیس دار الافتاء جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (رجسٹرڈ)

خلیفۂ مجاز

عارف باللہ حضرۃ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

تلمیذ رشید

حضرۃ اقدس مفتی اعظم

حضرۃ مولانا مفتی رشید احمد صاحب نور اللہ مرقدہ

ناشر

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (رجسٹرڈ)

القلم

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	مُقَدّمَہ.....................	۸
۲	﴿سبق نمبر۱﴾ الفاظ مصطلحہ کی تعریفات.....................	۱۲
۳	﴿سبق نمبر۲﴾ طہر فاسد، حائضہ اور مستحاضہ کی اقسام......	۱۶
۴	﴿سبق نمبر۳﴾ تمہید برائے تسہیل فہم احکام..............	۱۹
۵	نفاس کے چند اہم مسائل.....................	۱۹
۶	﴿سبق نمبر۴﴾ ایامِ عادت سے قبل خون آنے کی مختلف صورتوں میں نماز کا حکم....	۲۴
۷	﴿سبق نمبر۵﴾ نفاس سے متصل استحاضہ کے مسائل......	۲۷
۸	سیلانِ رحم.....................	۲۷
۹	سیلان رحم کے متفرق مسائل.....................	۲۷
۱۰	﴿سبق نمبر٦﴾ احکام مبتدأہ حائضہ..............	۳۰
۱۱	﴿سبق نمبر۷﴾ مبتدأہ کے انقطاعِ حیض ونفاس پر نماز، روزہ اور وطء کے احکام...	۳۲
۱۲	﴿سبق نمبر۸﴾ احکام معتادہ حائضہ..............	۳۶
۱۳	﴿سبق نمبر۹﴾ معتادۃ النفاس کے احکام..............	۴۱
۱۴	﴿سبق نمبر۱۰﴾ معتادہ کے انقطاعِ حیض ونفاس پر نماز، روزہ اور وطء کے احکام...	۴۲
۱۵	﴿سبق نمبر۱۱﴾ مستحاضہ کی اقسام واحکام..............	۴۶

۱۶	مستحاضہ مبتدأہ کے احکام........................	۴۶
۱۷	﴿سبق نمبر۱۲﴾ مستحاضہ معتادہ کے احکام............	۴۹
۱۸	﴿سبق نمبر۱۳﴾ مستحاضہ ضالہ کے احکام............	۵۰
۱۹	**ضالہ بالعدد و المکان کلیھما** کا بیان............	۵۰
۲۰	احوال مع الاحکام....................................	۵۲
۲۱	﴿سبق نمبر۱۴﴾ **ضالۃ العادۃ فی النفاس** کے احکام...	۵۸
۲۲	﴿سبق نمبر۱۵﴾	
	ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشھر کا بیان.........	۵۹
۲۳	احکام متباینہ کی چند مثالیں........................	۵۹
۲۴	﴿سبق نمبر۱۶﴾ **ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشھر** کا بیان..	۶۱
۲۵	﴿سبق نمبر۱۷﴾ **ضالہ بالعدد فقط** کا بیان.........	۶۳
۲۶	﴿سبق نمبر۱۸﴾ احکام حیض ونفاس واستحاضہ..........	۶۵
۲۷	﴿سبق نمبر۱۹﴾ احکام حیض فقط.....................	۶۹
۲۸	﴿سبق نمبر۲۰﴾ احکام استحاضہ......................	۷۱
۲۹	حکم معذور میں دخول کی پہچان کا آسان طریقہ..........	۷۱
۳۰	معذور کے اہم مسائل.................................	۷۲
۳۱	حج وعمرہ میں خواتین کے مسائلِ مخصوصہ............	۷۹
۳۲	حائض اور مسائلِ احرام..............................	۸۱
۳۳	طوافِ قدوم کے مسائل...............................	۸۵
۳۴	مسئلہ سیلانِ رحم (لیکوریا)..........................	۸۶
۳۵	حیض بند کرنے کی ادویات کا حکم....................	۹۰
۳۶	طوافِ زیارت کے مسائل.............................	۹۰

۳۷ حائض اور طواف، عمرہ کے مسائل ۹۷
۳۸ طواف صدر کے مسائل ۱۰۰
۳۹ واپسی کی تاریخ تک حیض ونفاس سے پاک نہ ہوئی تو کیا کرے؟

الاستفتاء ۱۰۱

۴۰ دورِ حاضر کی مشکلات اور معذورین کا حکم ۱۰۳
۴۱ عورت کے لیے حلق وامرارِ موسی کا حکم ۱۰۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدّمۃ

نحمده و نصلي على رسوله الكريم:

حیض، نفاس اور استحاضہ کے مسائل اور احکام کی اہمیت اور ان کے سیکھنے اور معلوم کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس درجہ میں ہے صرف مستحب ہے یا سنت یا واجب اور فرض؟ آیئے حضرات فقہائے کرام M سے اس سوال کا جواب طلب کرتے ہیں وہ کیا فرماتے ہیں؟ ان حضرات کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان مسائل کی شدید اہمیت ہے۔ خواتین اور ان کے ازواج اور اولیاء پر ان مسائل کا سیکھنا فرض ہے جب کہ اس فریضہ سے بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ نہ تو کوئی عورت اس کی ضرورت کو محسوس کرتی ہے اور نہ ہی کسی کا شوہر اور ولی ......عوام تو درکنار کوئی عالم بھی ان مسائل کی ضرورت کا قائل نظر نہیں آتا۔ **الا ماشاء اللہ تعالیٰ**

كما قال العلامة الشيخ محمد بن بير علي البركوي و العلامة ابن عابدين m: " فقد اتفق الفقهاء أي المجتهدون على فرضية علم الحال على كل من آمن بالله و اليوم الآخر من نسوة و رجال فمعرفة أحكام الدماء المختصة بالنساء واجبة عليهن و على الأزواج و الأولياء (جمع ولي و هو العصبة) فيجب على المرأة تعلم الأحكام و على زوجها أن يعلمها ما تحتاج اليه منها ان علم والا اذن لها بالخروج و الا تخرج بلا اذنه و على من يلي أمرها كالأب أن يعلمها كذلك و لكن هذا أي علم الدماء المختصة بالنساء كان أي صار فكانت هباء منبثاً في زماننا أي في زمان المصنف و قد توفي سـ ۹۸۱) مهجورا أي متروكا بل صار كأن لم يكن شيئا مذكورا لا يفرقون أي أهل الزمان بين الحيض و النفاس و الاستحاضة في كثير من المسائل و لا يميزون بين الصحيحة من الدماء و الأطهار و بين الفاسدة منهما ترى أي تبصر أو تعلم أمثلهم أي أفضلهم أو أعلمهم عند نفسه يكتفي بالمتون المشهورة

و أكثر مسائل النساء فيها مفقودة و الكتب مبسوطة التي فيها هذه المسائل لا يملكها الا قليل لقلة وجودها وغلاء أثمانها و المالكون لها أكثرهم عن مطالعتها عاجز و عليل و أكثر نسخها في باب حيضها تحريف أي تغيير و تبديل لعدم الاشتغال به أي بأكثر نسخها مذ أي من دهر طويل فكلما نسخت نسخة على أخرى زاد التحريف و في مسائله أي باب الحيض كثرة و صعوبة، قال في البحر: و اعلم أن باب الحيض من غوامض الأبواب خصوصا المتحيرة و تفاريعها و لهذا اعتنى به المحققون و أفرده محمد ا في كتاب مستقل و معرفة مسائله من أعظم المهمات لما يترتب عليها مما لا يحصى من الأحكام كالطهارة و الصلاة و قراءة القرآن و الصوم و الاعتكاف و الحج و البلوغ و الوطي و الطلاق و العدة و الاستبراء و غير ذلك من الأحكام و كان من أعظم الواجبات لأن عظم منزلة العلم بالشيء بحسب منزلة ضرر الجهل به و ضرر الجهل بمسائل الحيض أشد من ضرر الجهل بغيرها فيجب الأعتناء بمعرفتها و ان كان الكلام فيها طويلا فان المحصل يتشوف الى ذلك و لا التفات الى كراهة أهل البطالة انتهى".

(رسائل ابن عابدین ۱/۷۰،۶۹، ط:سہیل اکیڈمی)

ایسے حالات میں ان مسائل واحکام کا سیکھنا اور سکھانا مٹے ہوئے فریضہ کو زندہ کرنا ہے۔

جس زمانہ میں ان مسائل کی طرف اہلِ علم کی کچھ توجہ رہی ہے اس زمانے میں ان مسائل کی بہت اہمیت تھی اور ہر ایک ان کی ضرورت کو محسوس کرتا تھا جس کا اندازہ درج ذیل واقعہ سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔

خلف بن ایوب انے اپنے بیٹے کو پچاس ہزار درہم دے کر بلخ سے بغداد تحصیل علم کے لیے بھیجا تھا۔ جب وہ اس ساری رقم کو خرچ کر کے واپس آیا، تو والد محترم نے پوچھا، کیا سیکھ کر آئے ہو؟ جواب میں بیٹے نے کہا: صرف ایک مسئلہ، وہ یہ کہ ''اگر حیض اکثر مدت یعنی دس دن پہ منقطع ہو جائے تو زمانہ غسل حیض میں داخل نہیں، دس سے کم میں منقطع ہو جائے تو حیض

میں داخل ہے'' اس جواب کو سن کر اس کے والد محترم نے انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ''**و اللہ ما ضیعت سفرک** '' اللہ کی قسم! آپ نے اپنے سفر کو ضائع نہیں کیا (بلکہ انتہائی قیمتی بنایا)۔(منحۃ الخالق علی البحر الرائق ۱/۳۵۴، ط: رشیدیہ)

ایک وقت وہ تھا کہ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ کی خاطر دور دراز کے اسفار کی مشقتیں اٹھانے اور اس پر زرِ کثیر صرف کرنے کو غنیمت اور بہت بڑی کمائی سمجھا جاتا تھا جبکہ آج بے اعتنائی کا یہ عالم ہے کہ اگر کسی کو یہ علم مفت میں بھی مل رہا ہو تو بھی اس کے حصول کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ **فالی اللہ المشتکی** ....!

زیرِ نظر رسالہ ان مسائل کی اہمیت اور ضرورت کے پیشِ نظر مرتب کیا گیا ہے۔ اس موضوع پر عربی زبان میں ایک مفصل رسالہ، رسائل ابن عابدین میں بنامِ ((**منھل الواردین من بحار الفیض علی ذخر المتأھلین فی مسائل الحیض**)) موجود ہے، اردو زبان میں اس موضوع پر کوئی مفصل رسالہ بندے کی نظر سے نہیں گزرا اس لیے اس عربی رسالے کو مدار اور اصل بنا کر بندہ نے فقہ کی متعدد کتب سے ان مسائل کو جمع کرنا شروع کر دیا۔

بحمد اللہ تعالی یہ محنت غرۂ رمضان سن ۱۴۱۴ ہجری میں مکمل ہو کر طباعت کے زیور سے آراستہ ہوئی۔ اس کے بعد مسلسل یہ رسالہ چھپتا رہا اور استفادہ کا سلسلہ بھی جاری رہا لیکن اس میں تمرینات کی کمی محسوس ہوتی رہی۔

چونکہ ہمارے یہاں جامعہ خلفائے راشدین ﷺ کراچی کے شعبۂ تخصص فی الفقہ الاسلامی کے طلبہ کو ہر سال یہ رسالہ سبقاً سبقاً پڑھانے کا معمول ہے، جب ۱۴۲۷ ہجری کے طلبہ کو پڑھانا شروع کیا تو تمرینات کی ضرورت کا احساس مزید بڑھ گیا جس کو پورا کرنے کے لیے مشورہ میں یہ طے ہوا کہ سبق نمبر (۱) (۲) (۳) الخ کی ترتیب سے اس کے اسباق مقرر کیے جائیں اور ہر سبق کے آخر میں اس سبق سے متعلق اس انداز سے سوالات لکھے جائیں جن میں تمرین کے ساتھ ساتھ سبق کے ہر پہلو کی مزید وضاحت بھی ہو جائے۔ الحمد للہ تعالی اب یہ رسالہ اس جدید ترتیب سے مرتب ہوا۔

نیز حج وعمرہ میں حیض ونفاس کی حالت میں خواتین کو درپیش تمام مسائل کی تفصیل اردو زبان میں بندہ کی نظر سے کسی کتاب میں نہیں گزری اگرچہ حج کی اقسام کا تعارف اور تفصیلی مسائل اردو میں لکھی گئی بیشتر کتابوں میں حج وعمرہ کے عنوان سے موجود ہیں۔اسی غرض سے بندہ نے ایک مختصر رسالہ بنام ''حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ'' مرتب کیا تھا جس کو کئی سال قبل کتب خانہ مظہری نے چھاپ کر نشر کیا تھا، اس میں بحالتِ حیض ونفاس مسائلِ حج وعمرہ کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے نیز اس حالت میں پڑھی لکھی اور ان پڑھ خواتین جو غلطیاں کرتی ہیں ان کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ صحیح صورتیں بھی بتائی گئی ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یہ غلطی جنایت ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو کس قسم کی؟ اور اس پر دم واجب ہے یا صدقہ یا اور کوئی چیز؟

مفادِ عام وخاص کے پیشِ نظر اب اس رسالے کو بھی اس رسالے کے آخر میں عنوانِ سابق کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔اہلِ علم حضرات سے التجا ہے کہ اس کوشش میں جس قسم کی کوتاہی محسوس کریں بندہ کو ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اس کا ازالہ ہوسکے۔**فجزاکم الله تعالیٰ أحسن الجزاء**

تنبیہ: بذریعہ تمرینات تسہیل کی کوشش کے باوجود موضوع کے دقیق ہونے کی وجہ سے ہر خاتون کا اس سے استفادہ بہت مشکل ہے لہٰذا کسی سمجھدار خاتون سے پورا رسالہ مع تمرینات سبقاً سبقاً پڑھنا ضروری ہے۔

مدارس دینیہ للبنات کے منتظمین حضرات کا درجہ عالیہ کے طالبات کے لیے اس رسالہ کے پڑھنے کا انتظام کرنا یقیناً ان پر بڑا احسان ہوگا۔بعض بنات کے مدارس میں اس وقت بھی اس کے نفع وضرورت کے پیشِ نظر باقاعدہ پڑھایا جاتا ہے جس سے متعلق ہمیں یہ اطلاع ملی ہے کہ ان کو کافی حد تک مسائل میں بصیرت حاصل ہوئی ہے۔اور مشکل ترین مسائل بھی حل کرلیتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس سعی ناتمام کو اپنے فضل وکرم سے قبول فرمائیں اور نافع بنائیں۔

احمد ممتاز عفی عنہ

۱۴/رجب المرجب ۱۴۲۷ھ

﴿سبق نمبر۱﴾

الفاظ مصطلحہ کی تعریفات

حیض: حیض وہ خون ہے جو بغیر ولادت ،رحم سے شروع ہو کر فرجِ داخل سے **باہر** آئے، حقیقۃً **یا** حکماً۔ ''حکماً'' کا تعریف میں اضافہ کر کے طہرِ متخلل اور بیاض خالص کے سوا تمام الوان مختلفہ کو داخل کر**نا** مقصود ہے، کہ وہاں **اگر** چہ حقیقۃً دم نہیں لیکن یہ بھی بحکم دم ہے۔

مثلاً: دو دن دم آ**یا** پھر چار دن طہر رہا پھر دو دن دم آ**یا**، تو یہ کل آٹھ دن حیض ہوگا اور درمیان میں جو چار دن طہر ہے یہ پندرہ دن سے کم ہونے کی وجہ سے بحکمِ دمِ متوالی ہے۔

فرج داخل وخارج: فرجِ داخل مدوّر حصہ سے شروع ہو کر **اند**ر کی طرف ،اور خارج اس سے پہلے **با**ہر کی طرف۔

استحاضہ: وہ خون جو غیرِ رحم سے شروع ہو کر فرجِ داخل سے خارج ہو جائے ،خواہ وہ خون حقیقۃً ہو **یا** حکماً۔ استحاضہ کو دمِ فاسد بھی کہا جاتا ہے۔

مثلاً: چھ دن کی معتادہ کو سات دن دم ، پھر دو دن طہر ، پھر دو دن دم آ**یا**۔ یہ کل **گیا**رہ دن ہوئے،ان میں سے شروع کے چھ دن حیض کے اور **باقی پا**نچ دن استحاضہ کے ہوں گے۔

استحاضہ کے درمیان دو دن جو حقیقۃً طہر کے تھے، پندرہ دن سے کم ہونے کی وجہ سے دمِ متوالی کے حکم میں ہیں اور ایسا سمجھا جائے گا گو**یا** اس کو مسلسل خون آتا رہا۔

اقسام الدماء الفاسدہ : اس کی سات قسمیں ہیں :

(۱) نو سال سے کم عمر کی بچی کو آئے۔

(۲) آئسہ یعنی پچپن سال **یا** اس سے زیادہ عمر کی عورت کو آئے لیکن اس میں یہ شرط ہے کہ سیاہ **یا** خالص سرخ نہ ہو۔

(۳) حالت حمل میں آئے۔

(۴) مبتدأہ کا دم جو اکثر مدت حیض ونفاس سے **گز**ر جائے۔

(۵) حیض کی اقل مدت یعنی تین دن سے کم آئے۔

(۶) معتادہ کا دم جو ایامِ عادت سے گزر کر حیض کی اکثر مدت سے بھی متجاوز ہو جائے تو ایامِ عادت سے زائد استحاضہ ہے۔

(۷) ایامِ عادت کے بعد یا ایامِ عادت سے پہلے گیارہ دن یا اس سے زیادہ آئے اور ایامِ عادت میں یا تو بالکل نہ آئے یا نصاب یعنی تین دن سے کم آئے تو ابتدائے دم سے بقدرِ عادت حیض ہوگا اور باقی استحاضہ۔

مثلاً: عادت یکم سے پانچ یوم ہے اب چار یا چھ تاریخ یا پچھلے مہینہ کی بیس یا بائیس تاریخ سے گیارہ دن خون آیا، تو شروع کے پانچ دن حیض ہوگا اور باقی استحاضہ، اور کہا جائے گا کہ صرف زمانہ کے اعتبار سے اس کی عادت بدل گئی، عدد کے اعتبار سے باقی ہے۔

تنبیہ: **نفاس** میں بھی اگر خون عادت سے گزر کر چالیس دن سے متجاوز ہو جائے تو یہ **زائد علی العادۃ** بھی دمِ فاسد اور استحاضہ ہوگا۔

دمِ صحیح: جو حیض میں تین دن سے کم اور دس دن سے زیادہ نہ ہو اور نفاس میں چالیس دن سے زیادہ نہ ہو، خواہ عدمِ زیادتی حقیقی ہو یا حکمی۔

عدمِ زیادتی حقیقی سے مراد ہے کہ خون دس دن سے زیادہ نہ ہو جائے اور عدمِ زیادتی حکمی سے مراد ہے کہ معتادہ کا خون دس دن سے گزر جائے۔

اس صورت میں اگرچہ خون دس دن سے حقیقۃً بڑھ گیا لیکن حکماً نہیں بڑھا، کیونکہ ایامِ عادت سے **زائد کالمعدوم** اور غیر معتبر ہے۔ پس گویا ایامِ عادت میں آ کر رک گیا، مثلاً جس کی عادت مقرر نہیں اس کو دس دن یا اس سے کم خون آیا، تو یہ حقیقۃً زیادہ نہیں، اور معتادہ کی عادت سے بڑھ کر دس دن سے گزر جائے تو یہ حکماً زیادہ نہیں، گویا ایامِ عادت کے بعد رک گیا۔

اقسامِ طہر: طہر کی دو قسمیں ہیں: (۱) صحیح (۲) فاسد

طُہرِ صحیح : جس میں تین شرطیں پائی جائیں۔

(۱) پندرہ دن سے کم نہ ہو۔

(۲) ابتدا یا درمیان یا آخر میں دمِ فاسد نہ ہو۔

(۳) دمینِ صحیحین کے درمیان ہو یعنی دو حیضوں یا نفاس اور حیض کے درمیان ہو۔

تعریف کی شرطوں کی توضیح بالامثلہ طہرِ فاسد کی تعریف کے ضمن میں آ رہی ہے۔

تنبیہ: طُہرِ صحیح ہمیشہ تام ہوتا ہے کبھی ناقص نہیں ہوتا۔

طُہرِ فاسد: جس میں صحیح کی کوئی ایک شرط مفقود ہو۔

مثال فقدانِ شرط اول: طہر پندرہ دن سے کم ہو۔

مثال فقدانِ شرط ثانی: اس کی تین مثالیں مفتی ہیں۔

(۱) شروع میں دمِ فاسد ہو۔ جیسے مبتدأہ کو گیارہ دن خون آیا پھر پندرہ دن طہر رہا، اس صورت میں ۱۰ دن حیض کے ہوں گے اور ۱۶ طہر کے جس کے پہلے دن میں دمِ فاسد ہے۔

(۲) وسط میں دمِ فاسد ہو۔ جیسے پانچ دن دم آیا، پھر پندرہ دن طہر رہا، پھر ایک دن دم آیا، اس کے بعد پندرہ دن طہر رہا، اس صورت میں پانچ دن کو حیض قرار دیا جائے گا اور باقی ۳۱ کو طہرِ فاسد، اس لیے کہ درمیان میں دم کے ایک دن کو نصاب سے کم ہونے کی وجہ سے حیض شمار کرنا صحیح نہیں، لہٰذا یہ دمِ فاسد ہوگا اور اس کے اختلاط سے پورا طہر فاسد ہو جائے گا۔

(۳) آخر میں دمِ فاسد ہو۔ جیسے پانچ دن خون آیا، پھر ۲۴ دن تک طہر رہا، اس کے بعد اس معتادہ کو ایک مرتبہ گیارہ دن خون آیا، پانچ دن ایامِ عادت میں اور چھ دن ایامِ عادت سے پہلے، اس صورت میں پانچ دن حیض کے ہوں گے اور چھ دن استحاضہ کے اور ان چھ دنوں کی وجہ سے اٹھارہ دن کا طہر جو بظاہر تام اور صحیح معلوم ہوتا ہے فاسد سمجھا جائے گا اور طہر میں پچھلی عادت یعنی چوبیس دن باقی رہے گی۔

فقدانِ شرط ثالث کی مثال: دمِ حیض یا نفاس کے بعد آئسہ ہوگئی، اس کے بعد دمِ استحاضہ شروع ہو گیا۔

.... تمرین سبق نمبر ۱ ....

سوال ۱ : حیض کی تعریف کریں؟ نیز "حکماً" کے اضافہ کا فائدہ بھی بیان کریں؟

سوال ۲ : استحاضہ کی تعریف کریں؟ "حقیقۃً وحکماً" کی تین تین مثالیں قلمبند کریں؟

سوال ۳ : استحاضہ کی کل اقسام بیان کریں؟

سوال ٤ : قسم نمبر(٦) اور نمبر(٧) کی تین تین مثالیں بیان کریں؟

سوال ۵ : ۳۵ دنوں کی **معادۃ النفاس** کو ۴۲ دن خون آیا تو نفاس واستحاضہ کے دنوں کی تعیین کریں؟

سوال ٦ : دمِ صحیح کی تعریف کریں، نیز دمِ صحیح کی تین ایسی مثالیں بیان کریں جن میں خون حکماً نہ بڑھا ہو؟

سوال ۷ : دمِ صحیح کی تین مثالیں بیان کریں جن میں دم نہ حقیقۃً بڑھا ہو نہ حکماً؟

سوال ۸ : طہرِ صحیح کی تعریف کریں؟

سوال ۹ : فقدانِ شرطِ ثانی کی تین مثالوں میں سے ہر ایک کی تین تین مثالیں لکھیں؟

﴿سبق نمبر۲﴾

طہر فاسد، حائضہ اور استحاضہ کے احکام

اقسامِ طہرِ فاسد: طہرِ فاسد کی دو قسمیں ہیں : (۱) **تام** (۲) **ناقص**

تام: جو ۱۵ دن **یا** اس سے زیادہ ہو اور اس کے اول **یا** درمیان **یا آخر** میں دمِ فاسد ہو۔

ناقص: جو پندرہ دن سے کم ہو۔

حکم الطہر المتخلل بین الدمین : دو خونوں کے درمیان آنے والا طہر **اگر تام** ہے یعنی پندرہ دن **یا** اس سے زیادہ ہے تو یہ ان دو خونوں کے درمیان فاصل بنے گا، **اگر ناقص** ہے یعنی پندرہ دن سے کم ہے تو فاصل نہیں بنے گا بلکہ دمِ متوالی یعنی پے درپے خون آنے کے حکم میں ہوگا البتہ **نفاس** میں طہرِ متخلل **اگر** چہ پندرہ دن سے **بڑھ** جائے **تب** بھی فاصل نہ ہوگا بلکہ پے درپے خون آنے کے حکم میں ہوگا بشرطیکہ دوسرا دم مدتِ **نفاس** یعنی چالیس دنوں کے **اندر** ہو، ورنہ فاصل بنے گا۔

اقسامِ حائضہ: حائضہ کی دو قسمیں ہیں : (۱) **مبتدأہ** (۲) **معتادہ**

مبتدأہ: جس کو پہلی بار حیض **یا نفاس** آیا ہو۔

معتادہ: جس **پر** بلوغ کے وقت سے کوئی دم وطہر دونوں **یا** ان میں سے کوئی **ایک** صحیح **گزر** اہو۔

اقسامِ مستحاضہ: مستحاضہ کی تین قسمیں ہیں :

(۱) مبتدأہ (۲) معتادہ (۳) مُضِلہ

مبتدأہ مستحاضہ: جس کو پہلی **بار** حیض **یا نفاس** آیا ہو پھر دم مسلسل آرہا ہو، رُکتا نہ ہو۔

حکم: پہلے ۱۰ دن حیض باقی استحاضہ اسی طرح پہلے ۴۰ دن **نفاس** باقی استحاضہ۔

معتادہ مستحاضہ: جس **پر** بلوغ کے وقت سے کوئی دم وطہر دونوں **یا** کوئی **ایک** صحیح **گزر** اہو پھر خون مسلسل جاری ہو گیا۔

دم وطہر دونوں صحیح ہونے کی مثال: تین دن خون دیکھا پھر پندرہ دن طہر رہا اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا، اس کی عادت تین دن حیض اور پندرہ دن طہر کی ہوگی۔

صرف دم صحیح کی مثال: ۵ دن دم ۱۵ دن طہر **ایک** دن دم ۱۵ دن طہر پھر استمرار۔

صرف طہرِ صحیح کی مثال: **مراھقہ بالغہ بالحمل** کا بچہ پیدا ہوا، **نفاس** کے چالیس دن گزرنے کے بعد پندرہ دن طہر رہا، اس کے بعد استمرار شروع ہوا۔

حکم: اس کی عادت طہر میں پندرہ دن ہوگی اور حیض دس دن رہے گا، لہٰذا ابتدائے استمرار سے دس دن حیض ہوگا پھر پندرہ دن طہر، اسی طرح دس، پندرہ کا حساب چلتا رہے گا۔

مُضلہ: جو حیض **یا نفاس** کا عدد **یا** زمانہ **یا** دونوں بھول جائے۔

نوٹ: مضلہ کی اقسام اور ان کے تفصیلی احکام سبق نمبر ۱۳ میں **ملاحظہ** ہوں۔

.... تمرین سبق نمبر۲ ....

سوال ۱: طہرِ فاسد، تام اور **ناقص** کی تین تین مثالیں بیان کریں؟

سوال ۲: طہر متخلل کسے کہتے ہیں؟ **اگر** طہرِ متخلل سولہ دن کا ہو تو یہ فاصل بنے گا **یا** نہیں؟ اسی طرح **اگر** طہرِ متخلل چودہ دن کا ہو تو یہ فاصل بنے گا **یا** نہیں؟

سوال ۳: کسی عورت کو **ایک** دن خون **آیا** پھر آٹھ دن طہر رہا پھر دسویں دن خون آیا اب بتائیں کہ اس کا حیض کتنے دن ہوگا؟ اور یہ طہر فاصل بنے گا **یا** نہیں؟

سوال ٤: بچہ پیدا ہونے کے بعد دو دن دم رہا پھر بیس دن طہر رہا پھر **ایک** دن دم آیا، اب بتائیں کہ درمیان کا طہر فاصل بنے گا **یا** نہیں؟

سوال ٥: **بعد الولادۃ ایک** دن دم **آیا** پھر ۴۰ دن کے بعد دم آیا اب بتائیں کہ درمیان کا طہر فاصل بنے گا **یا** نہیں؟

سوال ٦: (الف) حائضہ کی کل کتنی قسمیں ہیں اور کون کون سی ہیں؟

(ب) مبتدأہ اور معتادہ کی تعریف کریں؟

(ج) **معتادہ بالدم** فقط کی تین مثالیں، معتادہ **با**لطہر فقط کی تین مثالیں اور **معتادہ بالدم و الطہر کلیھما** کی تین مثالیں بیان کریں؟

سوال ۷ : (الف) مستحاضہ کی اقسام بیان کریں؟

(ب) مبتدأہ مستحاضہ کی تعریف کریں؟

(ج) معتادہ مستحاضہ کی تعریف کریں؟

(د) مبتدأہ مستحاضہ کا حکم بیان کریں؟

(ہ) معتادہ مستحاضہ کی تین مثالوں میں سے ہر مثال کی مزید تین تین مثالیں بیان کریں؟

سوال ۸ : (الف) معتادہ مستحاضہ کی پہلی صورت کا حکم بیان کریں؟

(ب) ہر قسم کی تین تین مثالیں مع احکام بیان کریں؟

سوال ۹ : مضلہ کی تعریف کریں؟

نوٹ : مضلہ سے متعلق مزید سوالات آگے آرہے ہیں۔

﴿سبق نمبر۳﴾

تمہید برائے تسہیلِ فہم احکام

تبدیلیٔ عادت : معتادہ کی عادت بدل جانے کیلیے **ایک** مرتبہ خلاف عادت دمِ صحیح آجانا کافی ہے **یا** تکرار ضروری ہے، اس میں ائمہ کرام M کا اختلاف ہے، مفتی بہ قول **ایک** مرتبہ کا ہے، تکرار شرط نہیں۔

حیض کی ابتدا وانتہا : **جب** خون فرج داخل سے خارج ہوجا**تا** ہے تو حیض شروع ہوجا**تا** ہے اور **جب** تین اور دس دن کے درمیان حقیقۃً **یا** حکماً منقطع ہوجا**تا** ہے تو حیض ختم ہوجا**تا** ہے۔

حیض آنے کی عمر: نو سال کی عمر سے لے کر ۵۵ سال **تک** حیض آسکتا ہے نو سال سے پہلے اور ۵۵ سال کے بعد خون آئے تو وہ حیض نہیں البتہ ۵۵ سال کے بعد **با**لکل سرخ **یا** سیاہ **رنگ** کا خون آئے تو وہ حیض ہوگا۔

نفاس کی ابتدا وانتہا: پورا بچہ **یا** اس کے اکثر حصہ کے **با**ہر آنے کے بعد **جب** خون فرج داخل سے خارج ہوجائے تو **نفاس** شروع ہوجا**تا** ہے اور چالیس دن پورے ہونے **پر یا** اس سے پہلے حقیقۃً **یا** حکماً خون بند ہونے **پر** ختم ہوجا**تا** ہے۔

مثلاً: ۳۰ دن کی **معتادۃ النفاس** کو ۴۲ دن خون **آیا** تو پچھلی عادت کے مطابق ۳۰ دن **نفاس** کے ہوں گے اور **با**قی ۱۲ دن استحاضہ کے، حکماً یہ سمجھا جائے گا کہ ۳۰ دن **پر نفاس** کا خون بند **ہوگیا** تھا **اگر**چہ حقیقۃً بند نہیں ہوا۔

نفاس کے چند اہم مسائل

(۱) بچہ ہونے کے بعد **اگر ایک** قطرہ بھی خون نہ **آیا** تو بھی مفتی بہ قول کے مطابق اس **پر** غسل **واجب** ہے۔

(۲) اگر پیٹ چاک کر کے بچہ نکالا گیا تو جب تک فرج سے خون نہ آئے، نفاس شروع نہ ہوگا۔ فرج سے آنے کے بعد شروع ہوگا البتہ بچہ نکالنے سے عدت ختم ہو جائے گی اور اگر ولادت سے طلاق معلق کی ہو تو واقع ہو جائے گی۔

اسقاط کا حکم: سقط کی تین صورتیں ہیں۔

(۱) **مستبین الخلقة** : جس کے کل اعضاء یا کوئی ایک عضو (جیسے بال، ناخن، ہاتھ، پاؤں، انگلی وغیرہ) ظاہر ہو۔

حکم: اس کا حکم زندہ بچے جیسا ہے، یعنی اس کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا، اس سے عدت پوری ہو جائے گی، باندی ہو تو ام ولد بن جائے گی، اگر طلاق ولادت سے معلق ہے تو واقع جائے گی۔

(۲) **غیر مستبین الخلقة** : کوئی ایک عضو بھی ظاہر نہ ہو، اس کے بعد آنے والا خون نفاس نہیں بلکہ حیض یا استحاضہ ہے۔ اگر نصاب حیض ہے اور طہر تام کے بعد ہے تو حیض ہے ورنہ استحاضہ۔

(۳) **الاشتباه فی الخلقة** : یعنی اعضاء کے ظہور وعدم ظہور کا علم نہ ہو۔

حکم: اس کا حکم یہ ہے کہ اگر حمل چار ماہ یا اس سے زیادہ کا ہو تو اسقاط کے بعد آنے والا خون نفاس ہوگا اس سے کم مدت کا ہو تو حیض یا استحاضہ۔

اگر مدت حمل کا علم نہ ہو تو اس کے حکم میں یہ تفصیل ہے کہ جس عورت کی عادت حیض میں دس طہر میں بیس اور نفاس میں چالیس دن ہے اگر اس کا اسقاط مذکور ایام حیض کے پہلے دن ہو کر خون جاری ہو جائے تو دس دن نماز چھوڑے گی، کیونکہ ان دنوں میں صرف دو ہی احتمال ہیں حیض یا نفاس کا، کیونکہ اگر بچہ **مستبین الخلقة** ہوتا تو یہ دن نفاس کے ہوتے اور اگر **غیر مستبین الخلقة** ہوتا تو یہ دن حیض کے ہوتے، ان دونوں حالتوں (حیض، نفاس) میں عورت پر نماز فرض نہیں۔ پھر غسل (**لاحتمال الخروج من الحيض**) کر کے بیس دن شک کے ساتھ صرف

وضو سے **نماز** پڑھے گی، کیونکہ ان دنوں میں طہر و**نفاس** دونوں کا احتمال موجود ہے۔ پھر دس دن یقیناً **نماز** چھوڑے گی، کیونکہ یہ دن حیض یا **نفاس** کے ہیں۔ پھر غسل (**لتمام مدة الحیض و النفاس**) کر کے بیس دن **نماز** پڑھے گی، اگر خون جاری رہا تو یونہی دس بیس کا حساب چلے گا... اگر ایامِ حیض گزرنے کے بعد اسقاط ہوا تو اسقاط کے بعد شک کے ساتھ بیس دن صرف وضو سے **نماز** پڑھے گی، کیونکہ ان دنوں میں طہر یا **نفاس** کا احتمال ہے، پھر دس دن یقیناً **نماز** چھوڑے گی، حیض یا **نفاس** کے احتمال کی وجہ سے۔ پھر غسل (**لاحتمال الخروج من الحیض**) کر کے شک کے ساتھ دس دن صرف وضو سے **نماز** پڑھے گی، طہر یا **نفاس** کے تردد کی بناء پر۔ پھر غسل (**لاحتمال خروجها من النفاس بتمام الاربعین**) کر کے یقیناً دس دن صرف وضو سے **نماز** پڑھے گی (**لتیقن الطهر**) اس کے بعد دس دن شک کے ساتھ **نماز** پڑھے گی... حاصل یہ ہے کہ جن دنوں میں **نفاس** یا حیض کا یقین ہو ان میں **نماز** نہیں پڑھے گی اور جن میں حیض وطہر یا **نفاس** وطہر میں شک ہو ان میں شک کے ساتھ **نماز** پڑھے گی، اور طہر کے یقین کی صورت میں یقین کے ساتھ پڑھے گی۔

کرسف: لغت میں روئی کو اور فقہائے کرام M کی اصطلاح میں **ما یوضع علی فم الفرج** کو کہتے ہیں یعنی وہ شے جو فرج داخل کے ابتدائی حصہ پر رکھی جاتی ہے۔

باکرہ: (یعنی جس کا پردۂ بکارت ابھی تک زائل نہیں ہوا) کے لیے صرف حالتِ حیض میں "کرسف" کا استعمال مستحب ہے۔

ثیبہ: (یعنی جس کا پردۂ بکارت زائل ہو چکا ہے) کے لیے حالتِ حیض میں **سنت** ہے اور حالتِ طہر میں مستحب ہے۔

تنبیہ نمبر ۱: پورا کرسف فرج داخل میں رکھنا **مکروہ** تحریمی ہے۔

تنبیہ نمبر ۲: **جب** خون کرسف کے اس حصہ **تک** پہنچ جائے جو فرج داخل کے کنارے کے برابر ہے تو اس کو خارج سمجھ کر تمام احکام (ابتدائے حیض، نقضِ وضو وغیرہ) جاری ہوں گے۔

عادت یاد رکھنا: دوسرے حیض کے اختتام تک پہلے حیض کی ابتدا وانتہا کی تاریخ اور صحیح وقت، گھنٹہ مع منٹ کا یاد رکھنا واجب ہے۔

ابتدا وانتہائے حیض طہر سے: معتادہ کے حیض کی ابتدا وانتہا دونوں طہر سے ہوسکتی ہیں۔ مبتدأہ کی انتہا ہوسکتی ہے ابتدا نہیں۔ مثلاً دوتا چار عادت ہے، اب پہلی تاریخ کو خون آکر تین دن رُکا رہا پھر پانچ سے گیارہ تاریخ تک آیا تو دوتا چار تین دن حیض ہوگا اور ایک دن پہلے اور سات دن بعد کے آٹھ دن استحاضہ، یہاں ابتدا اور انتہا دونوں طہر سے ہیں۔

حیض، نفاس اور طہر کی اقل واکثر مدت: حیض کی اقل مدت تین دن اور اکثر دس دن ہے۔ تین سے کم اور دس سے زیادہ حیض نہیں ہوسکتا، لہٰذا استحاضہ ہوگا۔

نفاس کی اقل مدت کی کوئی حد متعین نہیں ایک لمحہ بھی ہوسکتا ہے اور اکثر چالیس دن ہے۔ چالیس سے زیادہ نفاس نہیں ہوسکتا لہٰذا استحاضہ ہوگا۔ طہرِ تام کی اقل مدت پندرہ دن ہے اور اکثر کی کوئی حد متعین نہیں، سال اور اس سے زیادہ بھی ہوسکتا ہے۔

.... تمرین سبق نمبر۳ ....

سوال ۱ : (الف) عادت بدل جانے کیلیے تکرار شرط ہے یا نہیں؟

(ب) عادت دمِ صحیح کے آنے سے بدل جاتی ہے یا دمِ فاسد سے؟

سوال ۲ : (الف) حیض کی ابتدا وانتہا کا وقت بتائیں؟

(ب) حیض کی انتہا میں خون کے حکماً منقطع ہونے کی کم از کم تین مثالیں بتایئے؟

سوال ۳ : (الف) حیض آنے کی عمر بتایئے؟

(ب) آئسہ کا حکم کب لگتا ہے؟

(ج) آئسہ کا حکم لگنے کے بعد اگر حیض کی کوئی صورت ممکن ہے تو اسے بیان کریں؟

سوال ٤ : نفاس کی ابتدا وانتہا بتائیں؟

سوال ٥ : (الف) آپریشن سے بچہ نکالا تو نفاس کب شروع ہوگا؟

(ب) بچہ پیدا ہوا نہ اس پر خون کا دھبہ ہے اور نہ اس کے بعد خون آیا تو اس پر نفاس کا غسل واجب ہوگا یا نہیں؟

سوال ٦: (الف) اسقاط کی صورتیں بتائیں؟

(ب) **مستبین الخلقۃ** کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

(ج) **غیر مستبین الخلقۃ** کی تعریف اور حکم بیان کریں؟

(د) چار یا سوا چار ماہ کے حمل کا اسقاط ہو جائے اور اعضاء کی بناوٹ محسوس نہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

(ہ) تین یا سوا تین ماہ کا اسقاط ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(و) حمل کے مہینے یاد نہیں اور اسقاط کے بعد بچے کے اعضاء کی بناوٹ و عدمِ بناوٹ کا پتہ بھی نہ چلے تو اس کا حکم کیا ہے؟

سوال ۷: (الف) ''کرسف'' کی تعریف کر کے اس کا حکم بتائیں؟ باکرہ اور ثیبہ کا فرق ہو تو اس کی وضاحت کریں؟

(ب) کرسف رکھنے کا جائز اور ناجائز طریقہ واضح کیجیے؟

(ج) کرسف کے کس حصہ پر خون پہنچنے سے حیض شروع ہوگا؟

سوال ۸: عادت یاد رکھنے سے کیا مراد ہے اس کا حکم بتائیں؟

سوال ۹: (الف) معتادہ کے حیض کی ابتدا و انتہا دونوں طہر سے ممکن ہیں یا نہیں؟ اگر ہے تو تین مثالیں بیان کریں؟

(ب) مبتدأہ کے حیض کی ابتدا و انتہا دونوں طہر سے ممکن ہیں یا نہیں؟ تین مثالوں سے وضاحت کریں؟

سوال ۱۰: حیض ونفاس کی اقل و اکثر مدت بتائیں؟

سبق نمبر ۶

ایامِ عادت سے قبل خون آنے کی مختلف صورتوں میں نماز کا حکم

طہرِ صحیح کے بعد اگر ایامِ عادت میں خون نظر آئے تو فوراً نماز، روزہ چھوڑ دینا ضروری ہے، عادت سے پہلے آئے تو اس کی تین صورتیں ہیں :

(۱) ایامِ عادت سے اتنے دن پہلے خون نظر آئے کہ اگر ان دنوں کو ایامِ عادت سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے بڑھ جائے..... اس صورت کا حکم یہ ہے کہ ایامِ عادت سے قبل تک نماز پڑھے گی، مثلاً عادت حیض میں آٹھ دن اور طہر میں ۲۲ دن ہے۔ پندرہ دن طہر کے بعد خون دیکھا تو ۲۲ تاریخ تک نماز پڑھے گی، چھوڑنا جائز نہیں۔

(۲) مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے..... اس کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے، جیسے مثال مذکور میں ۲۰ دن طہر کے بعد خون نظر آیا تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، پھر اگر ایامِ عادت میں رک جائے تو پورا حیض ہوگا اگر اتنا بڑھ جائے کہ ۱۰ دن سے بھی گزر جائے تو صرف ایامِ عادت کے ۸ دن حیض ہوں گے اور عادت سے قبل وبعد استحاضہ۔

(۳) مجموعہ دس دن سے اتنا بڑھے کہ اس خون اور ایامِ عادت کے خون کو مستقل حیض بنانا درست ہو، یعنی ایامِ عادت سے کم از کم ۱۸ دن پہلے آئے..... اس کا حکم یہ ہے کہ خون نظر آتے ہی نماز وغیرہ چھوڑ دینا ضروری ہے۔

مثلاً: عادت حیض میں سات دن اور طہر میں ۴۰ دن ہے پھر ۲۰ دن طہر کے بعد خون دیکھا تو نماز وغیرہ چھوڑ دے گی، کیونکہ شروع کے تین دن اگر مسلسل خون آ کر رک جائے پھر دوبارہ ایامِ عادت میں آئے تو شروع کے تین دن کو مستقل اور ایامِ عادت کو مستقل حیض بنانا درست ہے، اس لیے کہ دونوں کے درمیان ۱۵ دن طہرِ صحیح موجود ہے۔

قاعدہ: ایامِ عادت کو حیض بنا کر ان سے قبل وبعد جن ایام کو حیض بنانا ممکن ہے ان میں نماز وغیرہ چھوڑنا ضروری ہے اور جن کو حیض بنانا ممکن نہیں ان میں چھوڑنا جائز نہیں۔

تمرین سبق نمبر ۴

سوال ۱ : طہر میں ۲۰، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۷ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۲ : طہر میں ۲۱، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۵ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ۳ : طہر میں ۴۳، حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۷ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ٤ : طہر میں ۲۲، حیض میں چھ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۹ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ٥ : طہر میں ۲۵ حیض میں چار دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۸ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ٦ : طہر میں ۴۵، حیض میں چھ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ٧ : طہر میں ۳۰ حیض میں سات دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۸ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ٨ : طہر میں ۵۰، حیض میں نو دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۳۰ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ٩ : طہر میں ۲۲ حیض میں تین دن کی معتادہ کو خلاف معمول پندرہ دن طہر کے بعد دم نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے یا نہیں؟

سوال ١٠ : طہر میں ۲٦ حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۰ دن طہر کے بعد دم

نظر آیا نماز، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۱۱ : طہر میں ۳۵، حیض میں سات دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۶ دن طہر کے بعد دم **نظر آیا نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۱۲ : طہر میں ۳۶، حیض میں آٹھ دن کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۰ دن طہر کے بعد دم **نظر آیا نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۱۳ : ۳۰ط ــ ۵ح کی معتادہ کو ۲۵ط پھر دم، **نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۱٤ : ۳۵ط ــ ۸ح کی معتادہ کو ۲۲ط پھر دم، **نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۱۵ : ۲۵ط ــ ۷ح کی معتادہ کو ۲۰ط پھر دم، **نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۱٦ : ۳۳ط ــ ۹ح کی معتادہ کو ۲۷ط پھر دم، **نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۱۷ : ۳٦ط ــ ۱۰ح کی معتادہ کو ۲۵ط پھر دم، **نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۱۸ : ۳۵ط ــ ۷ح کی معتادہ کو ۲۹ط پھر دم، **نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۱۹ : ۳۰ط ــ ۵ح کی معتادہ کو ۱۸ط پھر دم، **نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

سوال ۲۰ : ۴۰ط ــ ۵ح کی معتادہ کو ۱۹ط پھر دم، **نماز**، روزہ چھوڑے **یا نہیں**؟

﴿سبق نمبر۵﴾

نفاس سے متصل استحاضہ کا حکم

معتادۃ الحیض اگر نفاس کے متصل مستحاضہ بن جائے تو اس کا حیض اور طہر ہر ایک عادت کے مطابق ہوگا۔ مثلاً طہر ۲۵ دن تھا اور حیض پانچ دن تو نفاس کے بعد متصل ۲۵ دن طہر کے اور پھر پانچ دن حیض کے ہوں گے۔ غیر معتادہ اور بالغہ بالحمل کا طہر ۲۰ دن اور حیض دس دن ہوگا۔

سیلانِ رحم

سیلانِ رحم: وہ رطوبت اور پانی جو ایامِ طہر میں اختتام حیض پر رحم سے بہہ کر فرج داخل سے باہر آئے، انگریزی میں اس کو ''لیکوریا'' کہا جاتا ہے۔

سیلان رحم کے رنگ: اس کے مختلف رنگ ہیں:

(۱) خالص سفید۔

(۲) پیلا خواہ سرخی مائل سنہری یا بالکل زرد بھوسے کی طرح۔

(۳) مٹیالہ یعنی گدلے پانی کی طرح۔

(۴) خاکی یعنی خاک رنگ کا رقیق پانی۔

(۵) سبز۔

سیلانِ رحم کے متفرق مسائل

(۱) جس کو ایامِ حیض میں سرخ یا سیاہ رنگ آتا ہو اور ایامِ طہر میں ان کے سوا دوسرے رنگ آتے ہوں تو ان میں سے معمول کے مطابق جو بھی رنگ آئے اس سے حیض ختم ہو جائے گا اور طہر شروع ہو جائے گا۔

(۲) سبز رنگ ایام حیض میں حیض ہے اور ایام طہر میں سیلان رحم کا ایک رنگ ہے۔

(۳) بہشتی زیور میں آئسہ سے متعلق یہ لکھا ہے کہ سرخ، سیاہ کے علاوہ دوسرے رنگ جو

آئسہ **بننے** سے پہلے حیض میں آتے تھے **اگر** آجا**ئیں** تو حیض ہوگا یہ قول غیر مفتی بہ ہے۔ مفتی بہ قول یہ ہے کہ آئسہ صرف سرخ اور سیاہ دم سے حائضہ بن سکتی ہے اور بس۔

(۴) سیلان کا **تر** ہونے کی حالت میں جو **رنگ** ہو اسی کا اعتبار ہے۔ لہٰذا **اگر** ابتدا میں سرخ معلوم ہو رہا ہو اور سو**کھنے** کے بعد سفید، تو اس کو سرخ سمجھا جائے گا۔

(۵) سیلان **نجس** ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ **اگر** ہتھیلی کے پھیلاؤ سے **زیادہ** کپڑے **یا** جسم **پر** لگ جائے تو اس کے دھوئے بغیر **نماز** نہ ہوگی۔ (**مزید تفصیل** صفحہ ۵۷ **پر**)

(۶) بعض کو سیلان معمول سے ہٹ کر بہت کثرت سے **آتا** ہے جس کی وجہ سے اس کو **نماز** کے درمیان وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، ایسی مریضۂ سیلانِ رحم کے لیے حفاظتِ وضو کی **تدبیر** یہ ہے کہ **نماز** شروع کرنے سے قبل فرج داخل کے **اندر** کرسف اس طرح رکھے کہ اس کا کچھ حصہ فرج خارج میں بھی ہو۔ رطوبت **جب تک** کرسف کے اس حصہ **تک** نہ آئے جو فرج داخل کے کنارے کے **برابر** ہے اس وقت **تک** اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔

تنبیہ نمبر ۱: پیلا، سبز، مٹیالہ، خاکی، ان چار رنگوں کے خون ہونے اور نہ ہونے کا قاعدہ یہ ہے کہ **اگر** پندرہ دن سے کم ہے تو بحکم دم ہے اور پندرہ دن سے **زیادہ** ہے تو سیلان رحم (لیکوریا) ہے، لہٰذا **اگر** چھ دن کی معتادہ کو سات دن سرخ **یا** سیاہ دم آئے اور اس کے بعد ان رنگوں میں سے کوئی **ایک** شروع ہو جائے تو **اگر** یہ **رنگ** پندرہ دن سے کم ہے تو اس کے **ایام** حیض چھ دن **گزشتہ** عادت کے مطابق ہوں گے اور پندرہ **یا** اس سے **زیادہ** ہے تو سات دن ہوں گے۔

تنبیہ نمبر ۲: تنبیہ نمبر ۱ کا قاعدہ اس صورت میں ہے جبکہ ان رنگوں میں سے کسی **رنگ** کے حیض **یا** سیلان رحم ہونے کا معمول نہ ہو ورنہ صفحہ نمبر ۲۷... مسئلہ نمبر ۱ کے مطابق عمل ہوگا۔

.... تمرین سبق نمبر۵ ....

سوال ۱ : سیلانِ رحم کی تعریف کیجیے؟

سوال ۲ : سیلانِ رحم کے کتنے رنگ ہیں اور کیا کیا ہیں؟

سوال ۳ : ایک عورت کو ایام حیض میں سرخ اور ایام طہر میں سیلان رحم سبز رنگ آنے کا معمول ہے تو اس کے حیض اور طہر کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

سوال ٤ : آٹھ دن کی معتادہ کو چھ دن سرخ رنگ کا خون آیا اس کے بعد ۱۴ دن پیلا رنگ آتا رہا پھر سفید رنگ آنے لگا (یہ بھی یاد رہے کہ اس عورت کا گزشتہ معمول سیلان رحم میں پیلا رنگ تھا) پوچھنا یہ ہے کہ اس عورت کی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال ٥ : پانچ دن کی معتادہ کو آٹھ دن تک سیاہ رنگ کا خون آتا رہا اس کے بعد ۱۸ دن تک سبز رنگ آیا جبکہ سیلان رحم میں خاکی رنگ کا معمول تھا، اس کی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال ٦ : مبتدأہ کو چھ دن سرخ رنگ کا خون آیا پھر چار دن سبز رنگ کا آیا پھر سفید رنگ شروع ہو گیا جبکہ سیلان رحم میں کسی رنگ کا کوئی معمول نہیں ہے یہ معتادہ بن گئی یا نہیں؟

سوال ۷ : سات دن کی معتادہ کو پانچ دن تک سرخ رنگ آیا پھر چار دن ایسا رنگ آیا کہ دیکھنے میں سرخ لگ رہا تھا لیکن جب کپڑے پر سوکھ گیا تو پیلے رنگ کا ہو گیا اس کے بعد سفید سیلان شروع ہو گیا تو اس عورت کی عادت بدلی یا نہیں؟

سوال ۸ : رنگ کا اعتبار تری کی حالت میں کیا جائے گا یا سوکھنے کی حالت میں؟

سوال ۹ : آئسہ کس رنگ کے خون سے دوبارہ حائضہ بن سکتی ہے؟

﴿ سبق نمبر ٦ ﴾

احکام مبتدأہ حائضہ

(۱) مبتدأہ کو جب دس دن یا اس سے کم خون آئے تو یہ اس کا حیض ہوگا اس کے بعد پندرہ دن یا اس سے زیادہ جتنے دن پاک رہے وہ طہر ہوگا۔

(۲) اگر اس کا دم دس دن سے گزر گیا تو دس دن حیض ہوگا باقی استحاضہ۔

(۳) طہرِ متخلّل کا حکم یہاں بھی وہی ہے کہ پندرہ سے کم دمِ متوالی کے حکم میں ہے اور پندرہ یا اس سے زائد فاصل ہے، لہٰذا اگر مبتدأہ کو پہلی تاریخ سے چار دن دم آیا پھر ۵ سے ۱۸ تک طہر رہا اس کے بعد ۱۹ کو پھر دم آیا تو اس صورت میں یکم تا دس دن حیض ہوگا اور باقی استحاضہ اور ابتدا دم سے ہوگی اور انتہا طہر سے۔

(۴) اس کے نفاس کا بھی یہی حکم ہے چالیس تک جتنے دن خون آئے وہ نفاس کا ہوگا البتہ جب چالیس سے بڑھ جائے تو زائد استحاضہ ہوگا اور طہرِ متخلّل یہاں بھی ممکن ہے، جیسے ولادت کے ایک دن کے بعد خون بند ہوا اور ۳۸ دن تک بند رہا پھر ایک دن یعنی چالیسویں دن خون آیا تو طہرِ متخلّل کو دم متوالی کی طرح سمجھ کر چالیس دن نفاس ہوگا، طہر کے دنوں میں اگر روزے رکھ چکی ہے تو ان کی قضا بھی ضروری ہوگی۔

.... تمرین سبق نمبر ٦ ....

سوال ۱ : مبتدأہ کو پانچ دن خون آیا، چھ سات کو بند ہوگیا آٹھ کو پھر خون آ کر ۱۸ دن طہر رہا، حیض وطہر متعین کریں؟

سوال ۲ : مبتدأہ کو ۲ دن خون آیا پھر تین دن پاک رہ کر دو دن خون آیا پھر ایک دن پاک رہنے کے بعد سات دن خون آیا اس کے بعد پچیس دن پاک رہی، حیض وطہر متعین کریں؟

سوال ۳ : مبتدأہ آٹھ دن خون آنے کے بعد تین دن پاک رہی پھر پانچ دن خون آیا پھر سات دن پاک رہی پھر چار دن خون آ کر سولہ دن پاک رہی۔ حیض وطہر متعین کریں؟

سوال ٤ : مبتدأہ کو ہفتہ کے دن صبح سات بج کر دس منٹ پر خون شروع ہوا اور گیارہ دن کے بعد آئندہ منگل کو صبح سات بج کر بیس منٹ پر بند ہوا، ایامِ حیض کی تعیین کریں؟

سوال ٥ : مبتدأہ کو اتوار کے دن شام چھ بج کر پانچ منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعہ کے دن صبح نو بج کر چالیس منٹ پر بند ہوا، ایامِ حیض کی تعیین کریں؟

سوال ٦ : مبتدأہ بالنفاس کو پانچ دن خون آیا پھر ۲۰ دن بند رہا پھر ۱۳ دن خون آیا پھر ایک دن خون بند ہو کر پندرہ دن خون آیا، پھر پاک ہو گئی، نفاس اور استحاضہ متعین کریں؟

سوال ۷ : مبتدأہ بالنفاس کو ایک گھنٹہ خون آنے کے بعد ۳۵ دن ۲۰ گھنٹے خون بند رہنے کے بعد ۱٦ گھنٹے ۱۵ منٹ خون آیا، نفاس متعین کریں؟

سوال ۸ : مبتدأہ بالنفاس کو ۳۹ دن طہر کے بعد ایک گھنٹہ خون آیا پھر چار گھنٹے پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال ۹ : مبتدأہ بالنفاس کو ۳۵ دن طہر کے بعد تین گھنٹے خون آیا پھر آٹھ گھنٹے پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال ۱۰ : مبتدأہ بالنفاس کو بیس دن طہر کے بعد چار گھنٹے خون آیا پھر پانچ دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال ۱۱ : مبتدأہ بالنفاس کو دو دن طہر کے بعد ۳۵ دن خون آیا پھر چار دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

سوال ۱۲ : مبتدأہ بالنفاس کو ۳۳ دن طہر کے بعد ایک دن خون آیا پھر چار دن پاک رہی اس کے بعد استمرار شروع ہو گیا، نفاس واستحاضہ کی تعیین کریں؟

﴿سبق نمبر۷﴾

انقطاع حیض ونفاس پر نماز، روزہ اور وطء کے احکام

اس کی کل تین صورتیں ہیں:

(۱) مبتدأہ کا خون تین دن پورا ہونے سے پہلے بند ہوگیا۔ اس کے احکام یہ ہیں:

(الف) **بدوں** غسل **نماز** شروع کردے البتہ دس دن **تک نماز** کے مستحب وقت کے **آخری** حصہ **تک تا**خیر **واجب** ہے۔

(ب) نصف نہار شرعی سے پہلے **پا**ک ہوئی تو روزہ رکھے **درست** ہے بشرطیکہ کچھ **کھایا** پیا نہ ہو ورنہ تشبہ **با**لصائمین کرے۔

(ج) اس صورت میں انقطاع کے لیے سفید سیلان **آنا** ضروری نہیں ہے۔

(د) دس دن **تک** خون **نظر** آیا خواہ معمولی **ایک** قطرہ کیوں نہ ہو تو **فوراً نماز**، روزہ چھوڑ دے۔

(ہ) دس دن **تک** شوہر کے لیے اس سے وطء حرام ہے۔

(۲) مبتدأہ کا خون تین دن کے بعد اکثر مدت سے پہلے بند ہوا اس کے احکام درج ذیل ہیں:

(الف) فوراً غسل کرکے **نماز** شروع کردے البتہ اس **پر نماز** کے مستحب وقت کے **آخری** حصہ **تک تا**خیر مستحب ہے، **واجب** نہیں۔

(ب) **اگر نماز** کے وقت کے **آخر** میں خون بند ہوا تو غسل اور **پا**نی کے استعمال سے **عاجز** ہونے کی صورت میں تیمم اور لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار وقت **باقی** ہے تو یہ **نماز** اس کے ذمہ قرض ہوگی جس کی قضا ضروری ہے، اس مقدار سے کم **باقی** ہے تو ضروری نہیں۔

(ج) **اگر** صبح صادق سے اتنی دیر پہلے **پا**ک ہوگئی جس میں غسل اور لفظ ''اللہ'' دونوں کام ہوسکیں تو روزہ رکھے **درست** ہے اس سے کم وقت **باقی تھا یا** صبح صادق کے بعد **پا**ک ہوئی تو تشبہ **با**لصائمین کرے۔

(د) سفید سیلان **آنا** ضروری نہیں۔

(ہ) دس دن تک اگر خون کا ایک قطرہ بھی آجائے تو نماز، روزہ، وطء سب چھوڑ دے۔

(و) اگر عورت کتابیہ ہے تو بدوں غسل اس کے مسلم زوج کے لیے وطء جائز ہے۔

(ز) اگر عورت مسلمان ہے تو جوازِ وطء کے لیے ان امورِ ثلاثہ میں سے کسی ایک امر کا پایا جانا ضروری ہے:

(الف) غسل کرے اگرچہ اس سے نماز نہ پڑھے۔

(ب) پانی سے عجز کی صورت میں تیمّم کرے، تیمّم کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے دونوں قول ہیں، پڑھنے کا قول احوط ہے اور نہ پڑھنے کا اصح ہے۔

(ج) کوئی نماز اس کے ذمہ قرض ہو جائے (یعنی جب پاک ہوئی تو نماز کا صرف اتنا وقت باقی تھا جس میں غسل اور تحریمہ دونوں کام ہو سکیں جب یہ وقت گزر جائے تو وطء حلال ہے اگرچہ غسل نہ کیا ہو)۔

تنبیہ نمبر ۱: امرِ ثالث سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کسی عورت کا طلوعِ شمس کے بعد یا اس سے اتنا تھوڑا پہلے جس میں غسل اور تحریمہ دونوں کام نہ ہو سکیں خون رک گیا تو غسل یا تیمّم سے پہلے اس کے ساتھ عصر کا وقت آنے سے قبل وطء جائز نہیں اسی طرح عشاء کے بعد یا اس سے معمولی پہلے خون رکنے کی صورت میں صبح صادق سے پہلے غسل اور تیمّم کے بغیر وطء جائز نہیں۔

تنبیہ نمبر ۲: امورِ ثلاثہ میں سے کوئی امر نہیں پایا گیا لیکن اکثر مدت گزر گئی تو ان امور کے بغیر بھی وطء جائز ہے جیسے حیض میں دس دن پورے ہونے سے ایک گھنٹہ قبل خون بند ہو گیا اور وقتِ انقطاع طلوعِ شمس کے بعد متصل تھا تو ایک گھنٹہ گزرنے پر اس کے ساتھ وطء جائز ہے اگرچہ امورِ ثلاثہ میں سے یہاں کوئی امر موجود نہ ہو۔

تنبیہ نمبر ۳: یہاں غسل سے فرض غسل مراد ہے اور وقتِ غسل میں پانی بھرنا، کپڑے اتارنا اور نہانے کی جگہ پردہ وغیرہ لگانا سب داخل ہیں۔

(۳) مبتداٴہ کا خون دس دن پورا ہونے کے بعد بند ہو گیا۔ اس کے احکام یہ ہیں:

(الف) غسل کر کے فوراً نماز شروع کردے۔

(ب) اگر نماز کے وقت میں سے صرف لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی جس کی قضا ضروری ہے اس سے کم باقی ہے تو نہیں۔

(ج) صبح صادق سے ایک لمحہ بھی پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے، درست ہے صبح صادق کے ساتھ یا بعد پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے۔

(د) سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(ہ) بدوں غسل وطء جائز ہے البتہ مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد ہو۔

اوقات مستحبہ غیر مکروہہ

(۱) فجر : **طلوع سے پندرہ منٹ قبل تک**

(۲) ظہر : مثلِ اول کے **ختم تک**

(۳) عصر : غروب سے پندرہ منٹ **قبل تک**

(۴) مغرب : شفق احمر کے **ختم تک**

(۵) عشاء : نصف لیل کے **ختم تک**

.... تمرین سبق نمبر۷ ....

سوال ۱ : مبتدأہ کا خون ۵ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۲ : مبتدأہ کا خون ایک دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۳ : مبتدأہ کا خون ۹ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ٤ : مبتدأہ کا خون ۱۱ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ٥ : مبتدأہ کا خون پونے دو دن آ کر بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ٦ : مبتدأہ کا خون ۱۳ دن کے بعد بند ہوگیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۷ : مبتدأہ کا خون ۷ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۸ : مبتدأہ کا خون ۱۰ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۹ : مبتدأہ کا خون ۸ دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۱۰ : مبتدأہ کا خون سوا ایک دن کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۱۱ : ہندہ کو زندگی میں پہلی بار خون آنا شروع ہوا دو دن پانچ گھنٹے کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۱۲ : ہندہ کو زندگی میں پہلی بار خون آیا اور چار دن دس گھنٹے کے بعد بند ہو گیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۱۳ : مبتدأہ کا دم بیس دن جاری رہنے کے بعد بند ہوا تو نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۱۴ : ایک عورت کو ظہر کے وقت کے ختم ہونے سے دس منٹ پہلے یعنی پانچ بج کر دس منٹ پر خون شروع ہوا پانچ دن کے بعد پانچ بج کر پانچ منٹ پر بند ہو گیا، نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۱۵ : ہندہ کو عصر کے وقت کے ختم ہونے سے پندرہ منٹ پہلے خون شروع ہوا دو دن کے بعد پورے پانچ بجے بند ہو گیا، نماز، روزہ اور وطء کا کیا حکم ہے؟ پھر دو دن طہر کے بعد خون آنا شروع ہوا اب کیا کرے؟ یہ خون دو دن رہا پھر پاک ہو گئی اب کیا کرے؟ اس کے بعد تین دن پاک رہی پھر خون نظر آیا اب کیا کرے؟ یہ خون تین دن تک جاری رہا پھر بند ہو گیا، کیا کرے؟

سوال ۱٦ : عصر اور فجر کا وقت مستحب ومکروہ تحریر کریں؟

سبق نمبر۸

احکام معتادہ حائضہ

معتادہ کا حیض **اگر** معمول کے مطابق آ رہا ہے تو اس کا حکم ظاہر ہے کہ **ایامِ** عادت میں حیض ہوگا اور **باقی** طہر ہوگا البتہ **جب** معمول کے خلاف آنے لگے تو پھر اس کے احکام کا سمجھنا انتہائی ضروری اور دشوار ہے لہٰذا پہلے اس کے لیے **ایک** قاعدہ ذکر کیا جا**تا** ہے پھر امثالِ مختلفہ سے اس کی وضا**حت** کی جائے گی۔

قاعدہ: معتادۃ الحیض کو **اگر** خلافِ عادت دم **آیا** تو یہ دو حال سے خالی نہ ہوگا، دس دن سے متجاوز ہوگا **یا** نہ ہوگا، **اگر** ہے تو **ایامِ** عادت کا دم **نصاب** حیض ہوگا **یا** نہ ہوگا، **اگر** ہے تو **ایامِ** عادت کے موافق ہوگا **یا** نہیں، **اگر** ہے تو عادت **باقی** رہے گی، اور نہیں تو عدد کے اعتبار سے عادت **بدل** جائے گی اور زمان کے اعتبار سے **باقی** رہے گی، **اگر نصابِ** حیض نہیں تو زمان کے اعتبار سے عادت **بدل** گئی عدد کے اعتبار سے **باقی** ہے، اور اس صورت میں ابتدائے دم سے عددِ عادت کی مقدار حیض ہوگا **باقی** استحاضہ۔

اگر دم دس دن سے متجاوز نہیں تو تمام دم حیض ہوگا پھر **اگر** عددِ عادت کے موافق ہو تو عدد کے اعتبار سے عادت **باقی** رہے گی، موافق نہیں تو عدد کے اعتبار سے عادت **بدل** جائے گی، زمان کے اعتبار سے **بدلے یا** نہ **بدلے**۔

قاعدہ مذکورہ کا حاصل: اس کی کل **پانچ** صورتیں **بنتی** ہیں۔

(۱) **ایامِ** عادت کا خون **نصاب** حیض ہو اور عدد ایامِ عادت کے مساوی ہو.....اس کا حکم یہ ہے کہ عادتِ سابقہ **باقی** رہے گی عدد، زمان دونوں اعتبار سے۔ جیسے عادت **پانچ** دن پہلی **تا**ریخ سے ہے اب خلافِ معمول پہلی تاریخ سے **گیا**رہ دن خون **آیا** لہٰذا سابق عادت کے موافق پہلی **تا**ریخ **تا پانچ**، **پانچ** دن حیض ہوگا **باقی** استحاضہ، اسی طرح عادت **پانچ** دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی ہے، اب ۵۵ دن طہر کے بعد **گیا**رہ دن خون **آیا** تو شروعِ دم سے **پانچ** دن حیض ہوگا **باقی** استحاضہ۔

(۲) **ایامِ عادت کا خون نصابِ** حیض ہو لیکن عدد، **ایامِ** عادت سے کم ہو..... اس صورت کا حکم یہ ہے کہ عدد کے اعتبار سے عادت **بدل** جائے گی اور زمان کے اعتبار سے **باقی** رہے گی جیسے عادت پہلی **تاریخ** سے **پانچ** دن ہے اب خلافِ معمول تین **تاریخ** سے ۱۳ **تک گیارہ** دن خون آیا، لہٰذا تین سے **پانچ تک** تین دن حیض ہوگا **باقی** استحاضہ۔

اس طرح پانچ دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی عادت ہے اب ۵۷ دن طہر کے بعد **گیارہ** دن خون **آیا** تو شروع کے تین دن حیض ہوگا **باقی** استحاضہ۔

(۳) **ایامِ عادت کا خون نصابِ** حیض نہ ہو..... اس کا حکم یہ ہے کہ زمان کے اعتبار سے عادت **بدل** جائے گی، عدد کے اعتبار سے **باقی** رہے گی جیسے عادت پہلی **تاریخ** سے **پانچ تک** ہے اب خلاف معمول چار **یا** چھ **تاریخ** سے ۱۴ **یا** ۱۶ **تک گیارہ** دن خون آیا، لہٰذا چار سے آٹھ **یا** چھ سے دس **تک پانچ** دن حیض ہوگا **باقی** استحاضہ۔

اسی طرح عادت **پانچ** دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی ہے اب خلاف عادت ۵۸ دن **یا** ۶۰ دن طہر کے بعد **گیارہ** دن خون **آیا** تو شروع کے **پانچ** دن حیض ہوں گے، **باقی** استحاضہ۔

(۴) **ایامِ عادت کا خون** عدد کے اعتبار سے عادت کے مطابق ہو اور زمان کے اعتبار سے نہ ہو..... اس کا حکم یہ کہ زمان کے اعتبار سے عادت **بدل** جائے گی، عدد کے اعتبار سے **باقی** رہے گی۔ جیسے عادت پہلی سے **پانچ** دن ہے اب خلاف عادت تین سے سات **تک** خون آیا **یا** چار سے آٹھ **تک آیا** لہٰذا یہ تمام **پانچ** دن حیض ہوگا، اسی طرح عادت **پانچ** دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی ہے اب ۵۷ **یا** ۵۸ دن طہر کے بعد **پانچ** دن خون **آیا** تو یہ **سب پانچ** دن حیض ہوگا۔

(۵) **ایامِ عادت کا خون** عدد کے اعتبار سے عادت کے مساوی نہ ہو..... اس کا حکم یہ کہ عدد کے اعتبار سے عادت **بدل** جائے گی، زمان کے اعتبار سے کبھی **بدلے** گی کبھی نہ **بدلے** گی۔ جیسے عادت پہلی **تاریخ** سے **پانچ** دن ہے اب خلاف معمول دو **تا پانچ یا** چار **تا** سات دن دم **آیا**، تو یہ **سب** حیض ہوگا اور دو **تا پانچ** کی صورت میں عادت صرف عدد کے اعتبار سے اور چار **تا** سات کی صورت

میں دونوں اعتبار سے **بدل** گئی اسی طرح عادت **پانچ** دن حیض اور ۵۵ دن طہر کی ہے اب ۵۷ **یا** ۵۸ دن طہر کے بعد تین دن دم **آیا** تو یہ تین دن حیض ہوگا اور عادت صرف عدد **یا** دونوں کے اعتبار سے **بدل** گئی۔

.... تمرین سبق نمبر ۸ ....

سوال ۱ : ۳۵ط ــ ۵ح ــ ۳۲ط ــ ۱۲اد ــ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

حلِ سوال نمبر (۱)

۱۲

ق ــ ع ــ ب

۳ ۵ ۴

شروع کے تین اور **آخر** کے چار کل سات دن استحاضہ کے ہیں اور درمیان کے **پانچ** دن حیض کے ہیں اور پچھلی عادت (۳۵ ــ ۵) کی **برقرار** ہے۔

تنبیہ: قاف (ق) سے مراد وہ دن ہیں جن میں **ایام** عادت سے پہلے دم **آیا** ہے، اور عین (ع) سے **ایام** عادت اور با (ب) سے **ایام** عادت کے بعد کے وہ دن مراد ہیں جن میں خون **آیا** ہے۔

سوال ۲ : ۳۰ط ۵ح ۲۸ط ۱۲اد۔ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۳ : ۲۱ط ۶ح ۲۰ط ۱۲اد۔ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ٤ : ۲۶ط ۷ح ۱۸ط ۱۳اد۔ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۵ : ۳۳ط ۹ح ۲۳ط ۱۴اد۔ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ٦ : ۳۵ط ۵ح ۳۲ط ۱۲اد۔ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۷ : ۲۸ط ۴ح ۲۹ط ۱۱اد۔ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۸ : ۴۰ط ۵ح ۲۰ط ۱۲اد۔ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۹ : ۵۵ط ۹ح ۴۷ط ۱۳اد۔ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۰ : ۴۵ط ۳ح ۵۵ط ۱۱اد۔ حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۱ : ۸۵ط ۵ح ۳۵ط ۱۵ د۔حیض، استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۲ : ۲۸ دن طہر ۷ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۳۱ دن طہر کے بعد ۱۳ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۳ : ۲۵ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۹ دن طہر کے بعد ۱۲ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۴ : ۳۶ دن طہر ۵ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد ۱۳ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۵ : ۴۵ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۳۵ دن طہر کے بعد ۱۴ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۶ : ۳۰ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۶ دن طہر کے بعد ۱۴ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۷ : ۳۵ دن طہر ۸ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۴۴ دن طہر کے بعد ۱۴ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۸ : ۲۶ دن طہر ۴ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۱۵ دن طہر کے بعد دس دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۱۹ : ۱۵ دن طہر ۵ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۵ دن طہر کے بعد پانچ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۰ : ۴۵ دن طہر ۷ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۸ دن طہر کے بعد گیارہ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۱ : ۲۸ دن طہر ۸ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۲۶ دن طہر کے بعد ۱۴ دن دم آیا حیض اور استحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۲ : ۲۶ دن طہر ۶ دن حیض کی معتادہ کو خلاف معمول ۳۱ دن طہر کے بعد ۱۴ دن دم

آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۳ :۳۱دن طہر۹دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۴۰دن طہر کے بعد پندرہ دن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۴ :۴۰دن طہر ۷دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۲۹دن طہر کے بعد **گیا**رہ دن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۵ :۳۳دن طہر۱۰دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۲۰دن طہر کے بعد۱۶دن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۶ :۲۰دن طہر۳دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۲۶دن طہر کے بعد۱۷دن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۷ :۲۶دن طہر۴دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۲۵دن طہر کے بعد۱۳دن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۸ :۲۶دن طہر۶دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۲۵دن طہر کے بعد **گیا**رہ دن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۲۹ :۲۶دن طہر۶دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۲۸دن طہر کے بعد۱۲دن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۳۰ :۲۶دن طہر۶دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۲۰دن طہر کے بعد **گیا**رہ دن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۳۱ :۲۶دن طہر۶دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۳۰دن طہر کے بعد **گیا**رہ دن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟

سوال ۳۲ :۳۲دن طہر۵دن حیض کی معتادہ کوخلاف معمول۱۸دن طہر کے بعد دودن دم آٹھ دن طہر پھر چاردن دم آیا حیض اوراستحاضہ کی تعیین کیجیے؟ نیز آئندہ کی عادت بھی معلوم کیجیے؟

﴿ سبق نمبر۹ ﴾

معتادۃ النفاس کے احکام

(۱) اگر خون عادت کے موافق آرہا ہے تو عادت برقرار رہی گی۔

(۲) اگر خون معمول کے خلاف آیا تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) خون چالیس دن سے بڑھ جائے۔

(ب) عادت سے کم یا زیادہ ہو جائے لیکن چالیس سے نہ بڑھے۔

پہلی صورت میں عادت باقی رہے گی اور عادت سے زائد استحاضہ ہوگا دوسری صورت میں عادت بدل جائے گی۔

مثال نمبر ۱: عادت ۲۵ دن تھی، اب خلاف عادت ۴۵ دن خون آیا، لہذا صورتِ اولیٰ کے مطابق اس کا نفاس ۲۵ دن ہوگا اور باقی استحاضہ ہوگا۔

مثال نمبر ۲: عادت بیس دن ہے اب تیس دن خون آیا، اس صورت میں تیس دن نفاس ہوگا اور اس کی عادت بدل جائے گی۔

مثال نمبر ۳: اسی طرح اگر عادت بیس دن ہو اور خون پندرہ دن پر بند ہو گیا، تو بھی عادت بدل جائے گی اور اب پندرہ دن نفاس کی عادت ہوگی۔

.... تمرین سبق نمبر۹ ....

سوال ۱ : ۳۰ دن کی معتادۃ النفاس کو ۳۵ دن دم آیا پھر ۱۴ دن طہر رہا پھر تین دن دم آیا نفاس کتنا ہوگا؟

سوال ۲ : ۱۵ دن کی معتادۃ النفاس کو ۲۰ دن دم پھر ۷ ادن طہر پھر ۳ دن دم، نفاس کتنا ہوگا؟

﴿سبق نمبر: ۱﴾

معتادہ کے انقطاع حیض ونفاس پر نماز، روزہ اور وطء کے احکام

اس کی کل چار صورتیں ہیں :

(۱) عادت حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن تھی اور خون عادت کے مطابق دس اور چالیس دن گزرنے پر بند ہوا اس کے احکام درج ذیل ہیں:

(الف) غسل کرکے فوراً نماز شروع کردے، اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا نہ واجب ہے نہ مستحب۔

(ب) اگر نماز کے وقت میں سے صرف لفظ "اللہ" کہنے کی مقدار یا اس سے زیادہ باقی ہے تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی۔ اس کی قضا لازم ہے، ورنہ نہیں۔

(ج) صبح صادق سے ایک لمحہ بھی پہلے پاک ہوئی تو روزہ رکھے، درست ہے اگر صبح صادق کے ساتھ یا اس کے بعد پاک ہوئی تو تشبہ بالصائمین کرے۔

(د) بدوں غسل وطء جائز ہے البتہ بہتر یہ ہے کہ غسل کے بعد ہو۔

(ہ) انقطاع کے لیے سفید سیلان کا آنا ضروی نہیں۔ (صرف بند ہو جانا کافی ہے)۔

(۲) عادت اکثر مدت سے کم تھی اور دم عادت کے مطابق یا اس کے بعد اکثر مدت سے قبل بند ہو گیا تو اس کے احکام درج ذیل ہیں :

(الف) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے اس پر مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا دس دن پورا ہونے تک صرف مستحب ہے واجب نہیں۔

(ب) نماز کے وقت میں سے مقدار غسل ولفظ "اللہ" کہنے اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم ولفظ "اللہ" کہنے کا یا اس سے زیادہ وقت ہے تو یہ نماز اس پر قرض ہوگئی جس کی قضا ضروری ہے اگر اس سے کم وقت ہے تو قضا ضروری نہیں۔

(ج) صبح صادق سے پہلے اگر اتنا وقت ملے جس میں غسل ولفظ ''اللہ'' اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم ولفظ ''اللہ'' دونوں کام ہوسکیں تو روزہ رکھے، درست ہے ورنہ تشبہ بالصائمین کرے یعنی شام تک روزہ داروں کی طرح نہ کچھ کھائے نہ پیئے۔

(د) انقطاعِ دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

(ہ) حیض میں دس دن اور نفاس میں چالیس دن پورا ہونے سے قبل اگر خون نظر آئے تو نماز، روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(و) اگر عورت کتابیہ ہے تو بدوں غسل اس کے مسلم زوج کے لیے وطء جائز ہے۔

(ز) اگر عورت مسلمان ہے تو جواز وطء کے لیے ان امور ثلاثہ میں سے کسی ایک امر کا پایا جانا ضروری ہے:

☆ غسل کرے اگرچہ اس سے نماز نہ پڑھے۔

☆ پانی سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم کرے، تیمّم کے ساتھ نماز پڑھے یا نہ پڑھے دونوں قول ہیں پڑھنے کا قول احوط ہے اور نہ پڑھنے کا اصح ہے۔

☆ کوئی نماز اس کے ذمہ قرض ہوجائے۔

(۳) خون ایامِ عادت سے پہلے تین دن کے بعد رک گیا، اس کے احکام یہ ہیں:

(الف) فوراً غسل کرکے نماز شروع کردے البتہ اس پر ایامِ عادت کے اختتام تک مستحب وقت کے آخری حصہ تک تاخیر کرنا واجب ہے اور عادت کے بعد دس دن پورا ہونے تک مستحب ہے۔

(ب) وقت کے آخر میں اگر غسل اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم اور لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار وقت پالیا تو یہ نماز اس کے ذمہ قرض ہوگئی جس کی قضا لازم ہے ورنہ نہیں۔

(ج) صبح صادق سے پہلے اگر غسل اور پانی کے استعمال سے عاجز ہونے کی صورت میں تیمّم

اور لفظ "اللہ" کہنے کی مقدار پاک ہوئی تو روزہ رکھے درست ہے ورنہ تشبہ بالصائمین کرے۔

(د) ایامِ عادت ختم ہونے تک وطء حرام ہے اس کے بعد جائز ہے۔

(ہ) حیض میں دس دن کے اندر اور نفاس میں چالیس دن کے اندر خون نظر آیا تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(و) انقطاعِ حیض ونفاس کے لیے سفید سیلان ضروری ہے (یعنی ضرورت کے موقع پر دم کے بند ہونے کے بعد جب سفید سیلان آنے لگے تو حیض ونفاس کے اختتام کا حکم لگایا جائیگا مثلاً جن کا معمول یہ ہے کہ ایک دن دم آتا ہے دوسرے دن بند ہوجاتا ہے وہ اس پر عمل کریں)

(۴) معتادۃ الحیض کا خون تین دن سے پہلے بند ہوگیا: اس کے احکام یہ ہیں :

(الف) بغیر غسل کے نماز شروع کردے البتہ اس پر ایامِ عادت کے اختتام تک مستحب وقت کے آخری حصہ تک انتظار کرنا واجب ہے اور دس دن پورے ہونے تک صرف مستحب ہے

(ب) اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک ہوئی اور ابھی تک کچھ کھایا پیا بھی نہیں تو نیت کرکے روزہ رکھے ورنہ (یعنی اگر نصف نہار شرعی سے پہلے پاک نہیں ہوئی یا کچھ کھا پی لیا تو) تشبہ بالصائمین کرے یعنی شام تک روزہ داروں کی طرح نہ کچھ کھائے نہ پیئے۔

(ج) ایامِ عادت کے اختتام تک وطء حرام ہے اس کے بعد حلال ہے۔

(د) دس دن گزرنے سے قبل خون نظر آیا تو نماز روزہ وغیرہ سب کچھ چھوڑ دے۔

(ہ) انقطاعِ دم کے لیے سفید سیلان آنا ضروری نہیں۔

.... تمرین سبق نمبر ۱۰ ....

سوال ۱ : ۱۰ دن کی معتادہ کو ۱۴ دن خون آیا، نماز روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۲ : پانچ دن کی معتادہ کو ہفتہ کے دن صبح سات بج کر دس منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعہ کے دن صبح پورے چھ بجے بند ہوگیا، نماز روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۳ : چار دن کی معتادہ کو اتوار کے دن چھ بج کر پچاس منٹ پر خون شروع ہوا اور جمعرات کے دن صبح چھ بج کر دس منٹ پر بند ہوگیا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ٤ : چھ دن کی معتادہ کو جمعہ کے دن صبح پانچ بج کر چالیس منٹ پر دم شروع ہوا اور آئندہ جمعہ شام چھ بج کر نو منٹ پر بند ہوگیا، نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ٥ : آٹھ دن کی معتادہ کو پیر کے دن شام پانچ بج کر دس منٹ پر دم شروع ہوا اور جمعرات کے دن شام چار بج کر تیس منٹ پر بند ہوا نماز، روزہ اور وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ٦ : ۲ کی معتادہ کا دم ۵ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ٧ : ۵ کی معتادہ کا دم ۶ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ٨ : ۲ کی معتادہ کا دم ۲ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ٩ : ۷ کی معتادہ کا دم ۸ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ١٠ : ۹ کی معتادہ کا دم ۵ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ١١ : ۹ کی معتادہ کا دم ۷ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ١٢ : ۴ کی معتادہ کا دم ۵ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ١٣ : ۷ کی معتادہ کا دم ۱ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ١٤ : ۱۰ کی معتادہ کا دم ۲ دن کے بعد بند ہوا نماز، روزہ وطء کے احکام بتائیں؟

﴿سبق نمبر ۱۱﴾

مستحاضہ کی اقسام واحکام

اس کی تین قسمیں ہیں : (۱) مبتدأہ (۲) معتادہ (۳) ضالہ

مستحاضہ مبتدأہ کے احکام

اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) حیض سے **بالغہ** ہو (۲) حمل سے **بالغہ** ہو۔

قسم اول کی تین صورتیں ہیں:

اگر دونوں کا مجموعہ تیس سے زیادہ ہو، تو اس کا حکم یہ ہے کہ ابتداء دم فاسد سے دس دن حیض اور ابتداء استمرار **تک** طہر ہوگا، اول استمرار سے دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

مثال: یکم **تا گیارہ تاریخ گیارہ** دن خون آیا پھر بارہ **تاریخ** سے دوسرے مہینہ کی پہلی **تاریخ تک** بیس دن طہر رہا۔ اس کے بعد دو سے استمرار شروع ہوا تو یکم تا دس حیض اور **گیارہ تا** یکم طہر ہوگا پھر ہر ماہ دو **تا گیارہ** دس دن حیض اور **بارہ تا** یکم بیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا۔

(۳) دمِ صحیح اور طہرِ فاسد کے بعد استمرار شروع ہو جائے۔

حکم: یہ دم کے اعتبار سے **معتادہ** ہے لہٰذا ہر ماہ عادت کے **ایام** کے مطابق حیض ہوگا اور مہینہ کے **باقی** دن طہر ہوگا اور طہر کے جملہ احکام جاری ہونگے۔

مثال: **پانچ** دن دم، پندرہ دن طہر، پھر **ایک** دن دم پھر پندرہ دن طہر، پھر استمرار شروع ہو **گیا** تو ابتدائے استمرار کی **تاریخ** سے **پانچ** دن حیض اور بقیہ ماہ پچیس دن طہر کا دور چلتا رہے گا

قسم ثانی کی بھی تین صورتیں ہیں:

(۱) طہرِ صحیح کے بعد استمرار شروع ہو جائے:

حکم: **چونکہ** یہ طہر کے اعتبار سے **معتادہ** ہے اس لیے اس کا طہر ہمیشہ کے لیے یہی رہے گا اور

حیض اول استمرار سے دس دن ہوگا۔

مثال: مراہقہ بالغہ بالحمل کا بچہ پیدا ہوا نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد پندرہ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہوگیا تو حکم مذکور کے مطابق دس پندرہ کا دور چلتا رہے گا۔

(۲) طہرِ فاسد کے بعد استمرار شروع ہوجائے۔

حکم: نفاس کے بعد بیس دن طہر ہوگا اس کے بعد دس دن حیض اور یہی حساب چلتا رہے گا بشرطیکہ طہرِ فاسد بیس دن سے کم ہو ورنہ اول استمرار سے دس بیس کا حساب چلتا رہے گا۔

مثال نمبر ا: نفاس کے چالیس دن گزرنے کے بعد چودہ دن یا اس سے کم طہر رہا پھر استمرار شروع ہوگیا تو نفاس کے متصل بیس دن طہر اور اس کے بعد دس دن حیض کے ہوں گے۔

مثال نمبر ۲: نفاس اکتالیس دن تک جاری رہا پھر پندرہ دن طہر رہا اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا تو نفاس کے متصل بیس دن طہر اور اس کے بعد دس دن حیض کے ہوں گے۔

مثال نمبر ۳: نفاس کے بعد پندرہ دن طہر ایک دن دم پھر پندرہ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہوگیا اس صورت کا حکم یہ ہے کہ نفاس کے متصل اکتیس دن طہر ہوگا پھر اول استمرار سے دس دن حیض اور بیس دن طہر کا حساب چلتا رہے گا۔

(۳) نفاس کے بعد متصل استمرار شروع ہوجائے:

اس کا حکم یہ ہے کہ نفاس کے بعد بیس دن طہر اور دس دن حیض کا دور چلتا رہے گا۔

.... تمرین سبق نمبر ۱۱ ....

سوال ۱ : مستحاضہ کی اقسام بیان کریں؟

سوال ۲ : مستحاضہ مبتداۃ کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کون کون سی ہیں؟

سوال ۳ : مستحاضہ مبتداٗہ کی ہر قسم کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟ ہر صورت کی تین مثالوں سے وضاحت مع حکم بیان کیجیے؟

سوال ٤ : نفاس کے بعد پانچ دن طہر رہا پھر استمرار شروع ہوگیا حیض وطہر کی تعیین کیجیے؟

سوال ۵ : حیض میں پانچ دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد چودہ دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجیے؟

سوال ٦ : حیض میں سات دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد سولہ دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجیے؟

سوال ۷ : حیض میں تین دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد اکیس دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجیے؟

سوال ۸ : حیض میں چھ دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد بیس دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجیے؟

سوال ۹ : حیض میں دس دن کی معتادہ کو نفاس کے بعد اُنیس دن طہر آیا پھر استمرار شروع ہوا اس کے طہر وحیض کی تعیین کیجیے؟

﴿سبق نمبر۱۲﴾

مستحاضہ معتادہ کے احکام

اس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) جس کا طہر چھ ماہ سے کم ہو، جیسے پانچ دن حیض اور پانچ ماہ طہر کی عادت ہے، اس کے بعد استمرار شروع ہوگیا۔

حکم : اس کا حیض وطہر عادت کے مطابق ہوں گے۔

(۲) جس کا طہر چھ ماہ یا اس سے زیادہ ہو، جیسے پانچ دن حیض اور چھ ماہ طہر کی عادت ہے

حکم : اس کا حیض عادت کے مطابق ہوگا اور طہر میں مختلف اقوال ہیں :

(۱) چھ ماہ سے ایک لحہ کم (۲) عادت کے مطابق، خواہ سال کی عادت ہو۔

(۳) بیس دن (۴) ایک ماہ

(۵) دو ماہ، مفتی بہ ومختار آخری قول ہے

.... تمرین سبق نمبر۱۲ ....

سوال ۱ : مستحاضہ معتادہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی کم از کم تین مثالوں سے وضاحت کیجیے؟

سوال ۲ : مستحاضہ معتادہ کی قسموں کا حکم بیان کیجیے؟

سوال ۳ : مستحاضہ معتادہ کی قسم ثانی کے حکم میں مفتی بہ قول کو بیان کریں؟

سوال ٤ : ۷ح ۴ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال ٥ : ۵ح ٦ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال ٦ : ۷ح ۷ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال ۷ : ۷ح ٦۱ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سوال ۸ : ۷ح ۲۵ماہ ط کی معتادہ کو استمرار شروع ہوا، حیض اور طہر کی تعیین کریں؟

سبق نمبر ۱۲

مستحاضہ ضالہ کے احکام

قاعدہ : **اگر** ضالہ ظن **غالب** سے عدد اور مکان متعین کرسکتی ہے تو اس کے مطابق عمل کرے، اس وقت اس کے تمام احکام معتادہ کے ہوں گے۔ اور **اگر** ظن **غالب** نہیں بلکہ **تر**دد ہے تو جن **ایام** میں دخول فی الحیض کا **تر**دد ہے ان میں ہر **نماز** صرف وضو کر کے پڑھے گی اور جن **ایام** میں **خروج** من الحیض کا **تر**دد ہے ان میں ہر **نماز** کے لیے غسل کرے گی اور ہر دوسری **نماز** کے ساتھ پہلی **نماز** کا اعادہ بھی کرے گی۔ جن **ایام** کے **بارے** میں حیض کے **ایام** ہونے کا شبہ ہو ان میں وطء حرام ہے۔ **اگر** کچھ **ایام** ایسے ہوں کہ ان کے طہر **یا** حیض ہونے کا یقین ہو تو ان میں اسی یقین کے مطابق حیض **یا** طہر کے احکام جاری ہوں گے۔

ضالہ کی قسمیں : اس کی چار قسمیں ہیں :

(۱) **ضالہ بالعدد والمکان کلیهما.**

(۲) **ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشهر.**

(۳) **ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشهر.**

(۴) **ضالہ بالعدد فقط.**

ضالہ بالعدد والمکان کلیهما کا بیان

تعریف: جس کو نہ عدد یاد ہو نہ مکان، بلکہ ہر دن کے **بارے** میں یہ **تر**دد ہو کہ یہ حیض کا دن ہے **یا** طہر کا۔ اس کو ضالہ **با**ضلال عام بھی کہا جا**تا** ہے۔ اس کے کل **گیا**رہ احکام ہیں :

حکم اول : اس کے لیے درج ذیل امور ممنوع ہیں :

(۱) مسجد میں داخل ہو**نا**

(۲) قرآن مجید کا چھو**نا** اور تلاوت کر**نا**، البتہ **نماز** میں تلاوت جائز ہے

(۳) نفل نماز پڑھنا

(۴) نفل روزہ رکھنا

(۵) طواف زیارت وصدر کے سوا کوئی طواف کرنا

(۶) شوہر کا اس سے وطء کرنا

حکم دوم: طواف زیارت وطواف صدر کرے گی البتہ دس دن کے بعد طواف زیارت کا اعادہ ضروری ہے، طواف صدر کا اعادہ نہیں (کیونکہ حائضہ پر طواف صدر واجب نہیں)

حکم سوم: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب وسنن مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ صرف اتنی قراءۃ جائز ہے جو نماز کی صحت کے لیے ضروری ہے فرض کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورۂ فاتحہ پڑھنا جائز ہے مزید قراءۃ جائز نہیں۔

حکم چہارم: دعاء قنوت اور دوسری تمام دعائیں پڑھ سکتی ہے۔

حکم پنجم: ہر نماز غسل کر کے پڑھے گی اور ساتھ پچھلی نماز کا اعادہ کرے گی۔

حکم ششم: آیت سجدہ سن کر فوراً سجدہ کیا تو سجدہ ساقط ہو جائے گا کچھ وقفہ کے بعد کیا تو دس دن کے بعد دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

حکم ہفتم: اگر اس کے ذمہ کوئی قضا نماز ہے تو اس کو پڑھ کر دس دن کے بعد دوبارہ پڑھے گی۔

حکم ہشتم: پورا رمضان روزے رکھے گی، ایک دن بھی روزہ چھوڑنا جائز نہیں، ایام حیض کے روزوں کی قضا کی تفصیل ذیل میں ہے۔

تفصیل حکم صوم: اس کے کل چوبیس احوال ہیں:

وجہ الضبط: مستحاضہ باضلال عام دو حال سے خالی نہیں، یا اسے ہر ماہ ایک بار حیض آنے کا علم ہوگا، یا نہیں پھر ہر شق تین حال سے خالی نہیں ابتدا باللیل کا علم ہوگا یا ابتدا بالنہار کا علم ہوگا یا کسی کا علم نہ ہوگا ان میں سے ہر حال میں رمضان کامل ہوگا یا

ناقص پھر ہر تقدیر پر قضا متصل ہوگی یا منفصل۔

احوال مع الاحکام

(۱) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو اور ابتداء حیض کا علم بھی نہ ہو کہ رات سے شروع ہوتا تھا یا دن سے۔ اور رمضان تیس دن کا ہو اور ایام حیض کے روزوں کی قضا متصل کرے۔

(۲) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء **با**لنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضا متصل دوشوال سے ہو۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ رمضان کے پورے روزے رکھے گی بعد میں قضا کے لیے ۳۲ روزے رکھے گی۔

(۳) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء **با**لنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضا متصل نہ کرے بلکہ کچھ مدت کے بعد کرے۔

(۴) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء **با**لنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو قضا متصل نہ کرے۔

ان دونوں صورتوں کا حکم یہ ہے کہ رمضان کے پورے روزے **رکھنے** کے علاوہ ۳۸ روزے رکھے گی۔

تنبیہ: یہاں فصل کی بعض ایسی صورتیں بھی ممکن ہیں جن میں روزے ۳۸ دن سے کم لازم ہوتے ہیں **مگر** یہ حساب دان کا کام ہے یہاں آسانی کے لیے صرف احتیاطی حکم لکھا **گیا** ہے۔

(۵) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء حیض کا علم نہ ہو، رمضان انتیس دن کا ہو قضا متصل ہو۔

(۶) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء **با**لنہار کا علم ہو۔ رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

ان دوصورتوں میں رمضان کے تمام روزے رکھ کر متصل ۳۲ روزے رکھے گی۔

(۷) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداءِ حیض کا علم نہ ہو، رمضان انتیس دن کا ہو قضا متصل نہ ہو۔

(۸) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء **با**لنہار کا علم ہو۔ رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان دوصورتوں میں رمضان کے پورے روزے رکھ کر **مزید** ۳۷ روزے رکھے گی۔

(۹) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء **با**للیل کا علم ہو رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۱۰) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو، ابتداء **با**للیل کا علم ہو رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان دوصورتوں میں رمضان کے تمام روزے **رکھنے** کے علاوہ **مزید** ۲۵ روزے رکھے گی۔

(۱۱) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو ابتداء **با**للیل کا علم ہو رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

اس صورت میں رمضان کے تمام روزے **رکھنے** کے بعد متصل ۲۰ روزے رکھے گی۔

(۱۲) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہ ہو البتہ ابتداء **با**للیل کا علم ہو رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

اس صورت میں رمضان کے روزوں کے علاوہ ۲۴ دن کی قضا **واجب** ہے۔

(۱۳) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہو، ابتداء **با**لنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۱۴) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہو، ابتداء **با**لنہار کا علم ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

(۱۵) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہو، ابتداء **با**لنہار کا علم ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضا

متصل ہو۔

(۱۶) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہو، ابتداء **با**لنہار کا علم ہو، رمضان انتیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

(۱۷) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہو، ابتداء **با**لنہار و **با**للیل کا علم نہ ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۱۸) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہو، ابتداء **با**لنہار و **با**للیل کا علم نہ ہو، رمضان تیس دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

(۱۹) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہو، ابتداء **با**لنہار و **با**للیل کا علم نہ ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضا متصل ہو۔

(۲۰) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہو، ابتداء **با**لنہار و **با**للیل کا علم نہ ہو، رمضان ۲۹ دن کا ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان آٹھ صورتوں میں رمضان کے علاوہ **مزید ۲۲** روزے رکھنا **واجب** ہے۔

(۲۱) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے اور ابتدا **با**للیل کا علم ہو، رمضان کامل ہو، قضا متصل ہو۔

(۲۲) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے اور ابتدا **با**للیل کا علم ہو، رمضان کامل ہو، قضا متصل نہ ہو

(۲۳) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے اور ابتدا **با**للیل کا علم ہو، رمضان **نا**قص ہو، قضا متصل ہو

(۲۴) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہو، ابتدا **با**للیل کا علم ہو، رمضان **نا**قص ہو، قضا متصل نہ ہو۔

ان چار صورتوں میں رمضان کے علاوہ بیس روزوں کی قضا **واجب** ہے۔

حکم نہم: درج ذیل تفصیل کے مطابق کفارات ادا کرے گی۔

کفارۂ قتل و رمضان کے احکام: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء **پر** کفارۂ قتل و رمضان ادا کرنے کی چار صورتیں ہیں۔

(۱) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہے، ابتدا **با**للیل کا بھی علم ہے۔ اس صورت میں کفارہ

نوے روزے پے درپے رکھنے سے ادا ہوگا۔

(۲) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم ہے، لیکن ابتدا **بالیل** کا علم نہیں۔ اس صورت میں کفارہ **ایک** سو چار روزوں سے ادا ہوگا۔

(۳) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہیں، ابتدا **باللیل** کا علم ہے۔ اس صورت میں سو روزے **رکھنے** ضروری ہیں۔

(۴) ہر ماہ **ایک بار** حیض آنے کا علم نہیں، ابتدا **باللیل** کا بھی علم نہیں۔ اس صورت میں **ایک** سو پندرہ روزے **رکھنے** ضروری ہیں۔

تنبیہ: اس **پر** ضالہ **بننے** سے **پہلے** قصداً رمضان کا روزہ توڑنے کی وجہ سے کفارہ واجب **ہوتا** ہے، ضالہ **بننے** کے بعد توڑے گی تو بوجہ شبہہ کفارہ واجب نہیں، صرف قضا **واجب** ہے۔

کفارۂ یمین کے احکام: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء **پر** کفارۂ یمین ادا کرنے کے چار طر**یقے** ہیں:

(۱) یہ **یاد** ہے کہ ابتداء حیض رات سے ہے اس صورت میں ادا کفارہ کے دو طر**یقے** ہیں:

(الف) پندرہ روزے رکھے۔

(ب) تین روزے رکھے پھر دس دن کے بعد تین اور رکھے

(۲) ابتداء حیض رات سے ہونا **یاد** نہ ہو، اس صورت میں ادا کفارہ کے دو طر**یقے** ہیں:

(الف) سولہ روزے رکھے۔

(ب) تین روزے رکھے پھر نو دن کے بعد ۴ روزے رکھے۔

حکم دہم: **ایام** حیض کے سوا دوسرے روزوں کی قضا درج ذیل طر**یقے پر** ہوگی۔

طریقہ قضاء رمضان: ضالہ کے احوال مختلفہ کی بناء **پر** قضا کے تین طر**یقے** ہیں:

(الف) رات سے حیض شروع ہونا **یاد** ہے اور قضا روزے دس ہیں:

اس صورت میں قضاء کے دوطریقے ہیں:

☆پے درپے ۲۰روزے رکھے۔

☆دس روزے **ایک** ماہ۔مثلاً رجب کے پہلے **عشرہ** میں اور ۱۰ روزے دوسرے ماہ یعنی شعبان کے درمیانی **عشرہ** میں رکھے۔آخری طریقہ اس صورت کے ساتھ خاص ہے کہ ہر ماہ **ایک بار** حیض آنا یادہو۔

(ب) رات سے حیض شروع ہونا یادنہیں اور قضاروزے دس ہیں اس صورت میں قضا کا طریقہ یہ ہے کہ پے درپے اکیس روزے رکھے۔

(ج) قضاروزے دس سے کم ہیں خواہ رات سے ابتداءحیض یاد ہو یا نہ ہو،البتہ ہر ماہ **ایک بار** حیض آنا یاد ہے۔

اس صورت میں **ایک** ماہ کے پہلے **عشرہ** میں مقدار قضا رکھے اور پھر دوسرے ماہ کے دوسرے **عشرہ** میں بھی اتنے روزے رکھے۔

حکم یازدہم: عدت مندرجہ ذیل تفصیل کے مطابق گزارے گی۔

انقطاع رجعت کا حکم: حقِ رجوع انتالیس دن پرختم ہو جاتا ہے یعنی وقتِ طلاق سے انتالیس دن تک شوہر رجوع کرسکتا ہے اس کے بعد نہیں کرسکتا۔

انقضاء عدتِ طلاق: اس میں اختلاف ہے،احوط قول چار لمحات کم انیس ماہ دس دن ہے اور مفتی بہ قول **ایک** لمحہ کم سات ماہ دس دن ہے۔

انقضاء عدت وفات: چار ماہ دس دن، **کالنساء الاخر .**

.... تمرین سبق نمبر۱۳ ....

سوال ۱ :ضالہ کی اقسام بیان کریں؟

سوال ۲ :**ضالہ بالعدد والمکان کلیھما** کی تعریف مع حکم بیان کریں؟

سوال ۳ :**ضالہ بالعدد والمکان کلیھما** کے ایام حیض کے روزوں کے احوال مع وجہ

الضبط بیان کریں؟

سوال ٤ :**ضالہ بالعدد والمکان کلیھما** کے رمضان کے ۳ روزوں کی قضا کی تفصیل بیان کریں؟

سوال ٥ :**ضالہ بالعدد والمکان کلیھما** کے کفارہ قتل ورمضان ویمین کے احکام بیان کریں؟

سوال ٦ :**ضالہ بالعدد والمکان کلیھما** کی عدت کی کتنی صورتیں ہیں؟ تمام صورتیں مع احکام بیان کریں؟

سوال ٧ :ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے معتادہ تھی لیکن عدد اور زمان دونوں اعتبار سے عادت بھول گئی اس کے طہر اور حیض کی تعیین کریں؟

سوال ٨ :ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے ۵ دن کی معتادہ تھی لیکن اب یہ یاد نہیں کہ دو تاریخ سے شروع ہوتا یا تین سے یا چار سے، اس کے طہر اور حیض کی تعیین کریں؟ اور نماز وغیرہ احکام کی تفصیل بتائیں؟

سوال ٩ :ہندہ کا استمرار چل رہا ہے اور یہ پہلے سے معتادہ تھی لیکن عدد اور زمان دونوں اعتبار سے عادت بھول گئی البتہ ظن غالب سے تعیین کرسکتی ہے اس کو ظن غالب پر عمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ وضاحت سے بتائیں؟

سوال ١٠ :معتادہ ضالہ باضلال عام مستمرہ کو شوہر نے طلاق دی، اس کی عدت کی صورتیں تفصیل سے بیان کیجیے؟

﴿ سبق نمبر۱۴ ﴾

ضالۃ العادۃ فی النفاس کے احکام

(۱) اگر دم نفاس چالیس دن سے متجاوز نہیں ہوا تو پورا نفاس ہوگا۔

(۲) اگر دم نفاس چالیس دن سے متجاوز ہوگا تو سوچ کر ظن غالب سے جو عادت مقرر ہوجائے وہ نفاس ہے اور زائد استحاضہ۔

(۳) تحرّی سے فیصلہ نہ کرسکے تو چالیس دن کی نمازوں کی قضا کرے گی۔

(۴) اگر رمضان کی پہلی رات میں بچہ پیدا ہو، رمضان تیس یوم کا ہو اور عادۃ فی الحیض یاد نہ ہو، البتہ رات سے ابتدا یاد ہو تو پورے رمضان کے روزے بھی رکھے اور متصل دو شوال سے انچاس روزے بھی رکھے۔

(۵) اگر رمضان کے پہلے دن بچہ پیدا ہو، رمضان تیس یوم کا ہو اور عادۃ فی الحیض یاد نہ ہو، ابتداء حیض دن سے ہو یا ابتدا یاد نہ ہو تو رمضان کے پورے روزوں کے علاوہ ۶۲ روزے متصل دو شوال سے رکھنا واجب ہے۔

تنبیہ: صوم کے قواعد مفصلہ مذکورہ فی المنہل سے قضا منفصل اور مقدار حیض کے اختلاف کی تمام صورتوں کا حکم معلوم ہوسکتا ہے۔ بوقتِ ابتلا کسی مفتی سے رجوع کرکے ان کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔

.... تمرین سبق نمبر۱۴ ....

سوال ۱ : **ضالۃ العادۃ فی النفاس** کی تعریف کریں؟

سوال ۲ : **ضالۃ العادۃ فی النفاس** کے احکام بیان کریں؟

سوال ۳ : **معتادۃ النفاس** ظن غالب سے تعیین کرسکتی ہے، کیا اس کے لیے ظن غالب پر عمل جائز ہے؟

﴿سبق نمبر۱۵﴾

ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشہر کا بیان

تعریف: عدد یاد ہے مکان یاد نہیں مہینہ کی ہر تاریخ میں تردد ہے کہ طہر ہے یا حیض۔

احکام: اس کے اور ضالہ با ضلال عام کے احکام میں معمولی فرق کے سوا اتحاد ہے، فرق یہ ہے کہ یہاں عدد متعین ہے، لہٰذا ایام حیض دس اور تین کے درمیان بھی ہو سکتے ہیں، بخلاف قسم اول کے کہ اس میں احتیاط کے پیش نظر دس اور تین میں سے کوئی ایک عدد متعین ہے۔

احکام متباینہ کی چند مثالیں

(۱) **اگر** عدد نو ہے اور ابتدا باللیل یاد ہے تو پورے رمضان کے روزے رکھنے کے بعد اٹھارہ روزوں کی قضا کرے گی۔ اور **اگر** ابتدا نہار سے یاد ہو تو بیس روزوں کی قضا واجب ہے۔ اسی طرح عدد کی کمی سے بھی روزوں کی قضا میں بھی کمی آئے گی **ایک** دن کی کمی سے دو روزے کم ہوں گے۔ لیکن یہ حکم اس وقت ہے **جب** ہر ماہ **ایک** بار حیض آنا یاد ہو۔

(۲) **اگر** حیض کا عدد یاد ہے **مگر** طہر کا عدد یاد نہیں ہے تو احتیاط پر عمل کرتے ہوئے پندرہ دن **یا** دو ماہ **یا** چھ ماہ سے کچھ کم طہر سمجھا جائے گا۔

(۳) **اگر** عدد طہر یاد نہیں اور عدد حیض مثلاً چھ دن ہے تو انقطاعِ رجعت میں پندرہ دن طہر کے ساتھ چھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا اور انقضائے عدت میں دو ماہ **یا** کچھ کم چھ ماہ **علی اختلاف القولین** اور چھ دن جمع کر کے حساب کیا جائے گا۔

حساب کا طریقہ برائے انقضائے عدت: انقضائے عدت کے لیے ایام حیض کا **ایک** لمحہ گزرنے کے بعد طلاق متصور ہوگی۔ لہٰذا اس حیض کے بعد تین حیض اور تین طہر گزرنا ضروری ہیں۔ پہلا حیض محسوب نہیں ہوگا۔

بقول دو ماہ طہر کل مدتِ عدت: چھ دن حیض + دو ماہ طہر + چھ دن حیض + دو ماہ طہر + چھ

دن حیض + دو ماہ طہر + چھ دن حیض = **ایک لمحہ** کم چھ ماہ چوبیس دن۔

بقول لمحہ کم چھ ماہ طہر کل مدت عدت: چھ دن حیض + چھ ماہ طہر + چھ دن حیض + چھ ماہ طہر + چھ دن حیض + چھ ماہ طہر + چھ دن حیض = چار لحات کم اٹھارہ ماہ چوبیس دن۔

حساب کا طریقہ برائے انقطاعِ رجعت: انقطاع رجعت کے لیے طہر کے **آخری لمحہ** میں طلاق متصور ہوگی اور صرف تین حیض اور دو طہر یعنی تیس دن کا حساب کیا جائے گا۔

انقطاع رجعت کی کل مدت چھ دن حیض + پندرہ دن طہر + چھ دن حیض + پندرہ دن طہر + چھ دن حیض = **ایک** ماہ اٹھارہ دن۔

.... تمرین سبق نمبر ۱۵ ....

سوال ۱ : **ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشہر** کی تعریف مع حکم بیان کریں؟

سوال ۲ : **ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشہر** کے انقضائے عدت کے حساب کا طریقہ بیان کریں؟

سوال ۳ : **ضالہ بالمکان فقط فی جمیع الشہر** کے انقطاع رجعت کے حساب کا طریقہ کیا ہے؟

سوال ٤ : ۵ دن کی معتادہ مکان حیض بھول گئی اس کی **نماز** کا حکم **بتائیں**؟

سوال ٥ : ۸ دن کی معتادہ مکان حیض بھول گئی اس کی عدت کا حساب کیا ہے؟ کتنے مہینوں اور دنوں میں اس کی عدت ختم ہوگی؟

سوال ٦ : ۳ دن کی معتادہ جو مکان حیض بھول گئی تھی شوہر نے ۲۵ **رجب** کو طلاق دی اب شوہر رجوع کرنا چاہتا ہے، پوچھنا یہ ہے کہ اس کی رجوع کی مدت **کب تک** ہوگی؟ اور **کب** ختم ہوگی؟ اس کو **کب تک** رجوع کا حق حاصل ہوگا؟

﴿سبق نمبر16﴾

ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشہر کا بیان

تعریف: جس کو عدد یاد ہو اور یہ بھی یاد ہو کہ حیض مہینہ کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے **عشرہ** میں آتا تھا، **مگر** یہ یاد نہ ہو کہ کس تاریخ سے شروع ہوتا تھا۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) مکان اضلال عدد سے دو چند یا اس سے زیادہ ہو، جیسے عدد حیض تین دن ہے اور مکانِ اضلال چھ دن یا دس دن ہے اس کو کسی **ایک** دن کے بارے میں بھی حیض سے ہونے کا یقین نہیں ہے۔

(۲) مکانِ اضلال عدد کے **دوگنا** سے کم ہو جیسے عدد چھ ہے اور مکانِ اضلال دس دن ہے اس کو بعض ایام کے حیض سے ہونے کا یقین ہوتا ہے۔

حکم قسم اول: یہ عورت مکانِ اضلال کی ابتدا سے عدد کے مطابق ایام میں ہر **نماز** وضو سے پڑھے گی اور اس کے بعد مکانِ اضلال کے **آخر تک** ہر **نماز** غسل کے ساتھ پڑھے گی پچھلی **نماز** کا ساتھ اعادہ بھی کرے گی۔

مثال: عدد حیض تین دن ہے اور مکانِ اضلال مہینہ کا آخری **عشرہ** ہے تو ۲۱ تاریخ سے ۲۳ تاریخ **تک** ہر **نماز** کے لیے صرف وضو کرے گی اور ۲۴ سے آخری تاریخ **تک** ہر **نماز** کے لیے غسل کرے گی۔ البتہ **ایک** صورت اس سے مستثنیٰ ہے وہ یہ ہے کہ **اگر** وقت انقطاع یاد ہے مثلاً عصر کے وقت انقطاع ہوتا تھا، تاریخ یاد نہیں ہے تو ۲۴ تاریخ سے **آخر تک** روزانہ عصر کی **نماز** غسل سے پڑھے گی اور مغرب، عشاء، فجر اور ظہر صرف وضو سے پڑھے گی۔

حکم قسم دوم: جس دن کے بارے میں حیض سے ہونے کا یقین ہے اس میں **نماز** چھوڑنا **واجب** ہے اور اس دن سے پہلے دنوں میں صرف وضو سے **نماز** پڑھے گی اور اس دن کے بعد

والے دنوں میں ہر نماز غسل سے پڑھے گی اور پچھلی نماز کا اعادہ بھی کرے۔

مثال: عدد چھ ہے اور مکانِ اضلال مہینہ کا آخری **عشرہ** ہے، اس مثال میں ۲۵، ۲۶ تاریخ کا حیض سے ہونا یقینی ہے اس لیے ان دو تاریخوں میں نماز اور دیگر ممنوعاتِ حیض سے اجتناب ضروری ہے۔ ۲۱ تاریخ سے ۲۴ تاریخ تک صرف وضوء سے نماز پڑھے گی اور ۲۷ تاریخ سے آخر ماہ تک ہر نماز غسل سے پڑھے گی۔

.... تمرین سبق نمبر ۱۶ ....

سوال ۱ : **ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشہر** کی تعریف کریں؟

سوال ۲ : **ضالہ بالمکان فقط فی بعض الشہر** کی اقسام مع حکم بیان کریں؟

سوال ۳ : ہر قسم کی کم از کم تین مثالیں بیان کریں؟

سوال ٤ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں :

(۱) عدد حیض چھ دن ہے (۲) مکان اضلال پندرہ دن ہے اس کا حکم بتائیں؟

سوال ٥ : ضالہ کو دو باتیں یاد ہیں :

(۱) عدد حیض سات دن ہے (۲) مکانِ اضلال بارہ دن ہے اس کا حکم بتائیں؟

سوال ٦ : ضالہ کو تین باتیں یاد ہیں:

(۱) عدد حیض تین دن ہے (۲) مقام اضلال چھ دن

(۳) انقطاع حیض رات دس بجے ہوتا، نماز، روزہ، وطء کے احکام بتائیں؟

سوال ۷ : ۴ دن کی معتادہ کو صرف یہ یاد ہے کہ ہر ماہ ۶ تاریخ کو حیض ہوتا اس کا حکم بتائیں؟

سوال ۸ : ٦ دن کی معتادہ کو صرف یہ یاد ہے کہ مہینے کی ۱۰ اور ۱۱ تاریخ کو حیض ہوتا اور کچھ یاد نہیں اس کا حکم بتائیں؟

﴿سبق نمبر۱۷﴾

ضالہ بالعدد فقط کا بیان

تعریف: جس کو مکان حیض ابتدا یا انتہا کے اعتبار سے معلوم ہو لیکن عدد معلوم نہ ہو۔

اقسام: اس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) انتہائے حیض معلوم ہو (۲) ابتدائے حیض معلوم ہو

حکم قسم اول: انتہا سے قبل دس دن کے سوا مہینہ کے بقیہ بیس دن یقیناً طہر کے ہوں گے، لہذا نماز وغیرہ طاہرات کے سب احکام اس پر جاری ہوں گے۔ اور بیس کے بعد سات دن تک ہر نماز صرف وضو سے پڑھے گی اور آخری تین دن یقیناً حیض کے ہونے کی وجہ سے حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے، نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔

مثال: یہ یاد ہے کہ تیس تاریخ کو حیض ختم ہو جاتا تھا، عدد یاد نہیں تو پہلا، دوسرا عشرہ یعنی بیس تاریخ تک بیس دن یقیناً طہر کے ہیں اور ۲۱ تا ۲۷ دخول فی الحیض میں تردد کی وجہ سے صرف وضو سے نماز پڑھے گی اور ۲۸ تا ۳۰ تین دن یقیناً حیض کے ہیں لہذا نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔

حکم قسم دوم: ابتدا سے تین دن تک یقیناً حیض ہوگا لہذا حیض کے تمام احکام جاری ہوں گے اس کے بعد خروج من الحیض میں تردد کی وجہ سے ہر نماز کے لیے غسل کرنا ضروری ہوگا۔

مثال: یہ یاد ہے کہ ۲۱ تاریخ سے حیض شروع ہو جاتا تھا۔ عدد یاد نہیں ہے تو ۲۱ تا ۲۳ تین دن یقیناً حیض ہوگا اور ۲۴ تا ۳۰ ہر نماز کے لیے غسل کرنا ضروری ہوگا اور یکم تا ۲۰ یقیناً طہر کے دن ہوں گے۔

.... تمرین سبق نمبر۱۷ ....

سوال ۱ : ضالہ بالعدد فقط کی تعریف کریں؟

سوال ۲ : ضالہ بالعدد فقط کی اقسام مع حکم بیان کریں؟

سوال ۳ : ہر قسم کی کم از کم تین مثالیں بیان کریں؟

سوال ٤ : ضالہ کو دو **با**تیں **یا**د ہیں:

(۱) عدد حیض سات دن ہے۔

(۲) انتہائے حیض پچیس **تا**ریخ ہے اس کا حکم بتا **ئیں**؟

سوال ٥ : ضالہ کو دو **با**تیں **یا**د ہیں:

(۱) عدد حیض **پا**نچ دن ہے۔

(۲) ابتدائے حیض تین **تا**ریخ سے ہے اس کا حکم بتا **ئیں**؟

سوال ٦ : معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے پہلے **عشرہ** میں حیض آ **تا** تھا اس کا حکم بتا **ئیں**؟

سوال ٧ : معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی دس **تا**ریخ کو حیض ختم **ہوتا** تھا اس کا حکم بتا **ئیں**؟

سوال ٨ : معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی دس **تا**ریخ کو حیض شروع **ہوتا** تھا اس کا حکم بتا **ئیں**؟

سوال ٩ : معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے پہلے ۱۵ دنوں میں حیض آ **تا** تھا اس کا حکم بتا **ئیں**؟

سوال ١٠ : معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کے آ**خری** ۱۰ دنوں میں حیض آ **تا** تھا اس کا حکم بتا **ئیں**؟

سوال ١١ : معتادہ اپنی عادت بھول گئی صرف اتنا یاد ہے کہ مہینہ کی ۲۰ **تا**ریخ کو حیض ختم ہوتا تھا اس کا حکم بتا **ئیں**؟

﴿سبق نمبر۱۸﴾

احکام حیض ونفاس واستحاضہ

احکام حیض ونفاس: مندرجہ ذیل احکام میں حیض اور نفاس مشترک ہیں۔

(۱) **حرمۃ الصلاۃ**: یعنی نماز پڑھنا ممنوع ہے خواہ فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل۔

(۲) **حرمۃ السجدۃ**: یعنی ہر قسم کا سجدہ کرنا خواہ واجب ہو جیسے سجدۂ تلاوت یا واجب نہ ہو جیسے سجدۂ شکر۔

(۳) **عدم وجوب الصلاۃ اداءً و قضاءً**: یعنی حالت حیض ونفاس میں فرض اور واجب نماز کا ادا کرنا واجب نہیں اور نہ بعد میں اس کی قضا واجب ہے۔

(۴) **عدم وجوب سجدۃ التلاوۃ**: یعنی اگر آیت سجدہ خود پڑھے یا دوسرے سے سنے تو سجدہ واجب نہ ہوگا۔

تنبیہ نمبر ۱: نماز تو واجب نہیں، لیکن مستحب یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر کے نماز کی جگہ میں نماز پڑھنے کی مقدار بیٹھ کر تسبیح وتحمید کرے، تا کہ عبادت کی عادت باقی رہے۔

تنبیہ نمبر ۲: **عدم وجوب الصلاۃ** میں آخری وقت کا اعتبار ہے، اور آخری وقت سے مراد صرف لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار ہے۔ اگر اس میں حیض یا نفاس شروع ہوا تو وجوب ساقط ہو جائے گا۔

تنبیہ نمبر ۳: اکثر مدت پر دم منقطع ہوا تو نماز کی قضا واجب ہو جائے گی، اکثر مدت گزرنے سے قبل رک گیا تو قضا واجب تب ہوگی جب کہ انقطاع کے بعد غسل اور تحریمہ یعنی لفظ ''اللہ'' کہنے کی مقدار وقت باقی ہو۔

(۵) **حرمۃ الصوم اداءً**: یعنی ہر قسم کا روزہ رکھنا حرام اور ممنوع ہے خواہ فرض ہو یا نفل، البتہ فرض روزوں کی قضا ضروری ہے۔

تنبیہ: اگر دن میں ایک لمحہ کے لیے بھی حیض یا نفاس کا خون نظر آیا اگر چہ مغرب سے ایک لمحہ پہلے ہو تو یہ روزہ ٹوٹ گیا، اس کی قضا واجب ہے خواہ یہ روزہ فرض ہو یا نفل۔

(٦) ایام حیض یا نفاس میں صوم یا صلوٰۃ کی نذر مانی یعنی یوں کہا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے میرے حیض یا نفاس کے دن میرے ذمہ روزہ یا نماز ہے، تو یہ نذر صحیح نہیں اور اس پر کچھ واجب نہیں۔ اگر کسی مخصوص دن میں صوم یا صلوٰۃ کی نذر مانی، پھر اسی دن حیض یا نفاس شروع ہوا، تو یہ نذر درست ہے، اور اس روزے اور نماز کی قضا واجب ہے۔

(٧) **حرمة القراءة**: یعنی قرآن کریم کی قراءۃ کرنا ممنوع اور حرام ہے، البتہ دعا اور ثنا کے ارادے سے قرآن کریم کی کوئی آیت پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ اس میں دعا کا مضمون ہو۔

مسألة المعلمة: معلمہ کے لیے پوری آیت یا نصف آیت جو دو کلموں پر مشتمل ہو، کی تعلیم جائز نہیں، یعنی ایک سانس میں دو کلمے ادا کرنا جائز نہیں۔ (ایک روایت جواز کی بھی ہے) البتہ ایک ایک کلمہ کر کے تعلیم دینا جائز ہے۔

(٨) **کراهة قراءة التوراة و الانجیل و الزبور**: ان سب کتابوں کی تلاوت مکروہ ہے البتہ تحریف شدہ کی قراءۃ مکروہ نہیں ہے۔

(٩) قرآن کریم کی حرفاً حرفاً تہجی کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ دعا قنوت اور دوسرے تمام اذکار و ادعیہ پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔

(١٠) قرآن کریم کو دیکھنا جائز ہے۔

(١١) قرآن کریم کا چھونا ممنوع اور حرام ہے۔ البتہ قرآن کریم کے سوا دوسری اشیاء جیسے کتب تفسیر و حدیث و فقہ اور متفرق اوراق، الواح، دراہم وغیرہ میں جہاں آیت لکھی ہوئی ہو وہاں ہاتھ لگانا جائز نہیں، دوسرے حصہ کو چھونا جائز ہے۔

تنبیہ نمبر ١: ہاتھ دھونے اور کلی کرنے سے قرآن کریم کا چھونا اور پڑھنا جائز نہیں ہوتا۔

تنبیہ نمبر ٢: وہ غلاف جو قرآن کریم سے جدا ہے اس کے ذریعہ یا دوسرے کپڑے کے

ذریعہ قرآن کریم اٹھانا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ البتہ جو کپڑا پہنا ہوا ہے جیسے دوپٹہ قمیص وغیرہ اس کے ذریعہ ہاتھ لگانا اور قرآن کریم پکڑنا جائز نہیں ہے۔

تنبیہ نمبر۳: وہ چیزیں جن میں اذکار وادعیہ لکھی ہوئی ہیں، ان کا چھونا جائز ہے البتہ بہتر اور مستحب ان میں اور کتب تفسیر وحدیث وفقہ میں یہ ہے کہ بلا وضو نہ چھوئے۔

(۱۲) قرآن کریم کا لکھنا حرام اور ممنوع ہے البتہ کاغذ پر ہاتھ لگائے بغیر صرف قلم لگا کر لکھ رہی ہو تو جائز ہے۔

(۱۳) **حرمة الدخول فی المسجد**: یعنی اس کے لیے مسجد میں داخل ہونا ممنوع اور حرام ہے، خواہ گزرنے کے ارادے سے ہو یا ٹھہرنے کے ارادے سے۔ البتہ ضرورت سے جائز ہے۔ جیسے کسی درندے یا چور یا سردی یا پیاس کے خوف سے، لیکن اولیٰ اور بہتر اس صورت میں یہ ہے کہ تیمّم کر کے داخل ہو۔

تنبیہ نمبر۴: عیدگاہ اور قبرستان میں داخل ہونا جائز ہے۔

(۱۴) **حرمة الطواف** : اس کے لیے طواف کرنا حرام اور ممنوع ہے، البتہ اگر کیا تو صحیح ہو جائے گا لیکن گناہ گار ہوگی اور طوافِ زیارت کی صورت میں "بدنہ" واجب ہوگا اور دوسرے طوافوں میں دم واجب ہے۔

(۱۵) **حرمة الجماع و الاستمتاع ما تحت الازار**: اس کے ساتھ صحبت کرنا، اور بلا حائل ناف اور گھٹنوں کے درمیان حصہ سے استمتاع کرنا یعنی ہاتھ یا جسم کا کوئی اور حصہ لگانا اگر چہ بلا شہوت ہو، حرام اور ممنوع ہے، اسی طرح اس حصہ کو دیکھنا بھی جائز نہیں۔ البتہ اس حصہ کو حائل کے ساتھ اور دوسرے حصہ کو بلا حائل بھی چھونا جائز ہے، اسی طرح ایک بچھونے پر اس کے ساتھ بوس وکنار اور لیٹنا بھی جائز ہے۔

تنبیہ نمبر۱: جب عورت نے حیض کی خبر دے دی، تو اب شوہر کے لیے جماع اور استمتاع ماتحت الازار وغیرہ امور حرام ہو گئے بشرطیکہ شوہر کو اس کے قول کے صدق کا ظن غالب ہو جائے یا

عورت عفیفہ اور پاک دامن ہو۔ اگر فاسقہ ہے اور ایام حیض نہ ہونے کی بنا پر شوہر کو صدق کا ظن غالب بھی نہیں تو بالاتفاق اس کا قول مقبول نہ ہوگا۔

تنبیہ نمبر۲: میاں بیوی دونوں اگر خوشی ورضا سے جماع کریں تو دونوں گنہگار ہوں گے، اگر ایک راضی تھا اور دوسرا مکرَہ (یعنی اس کام پر دھمکی دے کر مجبور کیا گیا تھا) تو صرف خوشی سے عمل کرنے والا گنہگار ہوگا، بلکہ اس حالت میں جماع کو حلال سمجھنے والے کو بعض نے کافر کہا ہے جیسا کہ جمہور علماء نے وطء فی الدبر کے حلال سمجھنے والے کی تکفیر کی ہے لیکن خلاصہ، دُرّ اور بحر و غیرہ میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ دونوں مسئلوں میں تکفیر نہ کی جائے گی۔ البتہ احتیاطاً ان پر واجب ہے کہ تجدید ایمان ونکاح دونوں کریں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۱۶) **حرمة الاعتکاف**: اس کے لیے اعتکاف کرنا حرام اور ممنوع ہے، اگر اس حالت میں اعتکاف کیا تو صحیح نہ ہوگا اسی طرح طہارت کی حالت میں اعتکاف شروع کیا درمیان میں دم حیض یا نفاس شروع ہوا تو فاسد ہو جائے گا اور صرف اسی ایک دن کی قضاء واجب ہوگی۔

(۱۷) اس حالت میں طلاق دینا مکروہ تحریمی بحکم حرام ہے۔ تاہم طلاق واقع ہو جائے گی۔

(۱۸) حیض ونفاس دونوں کے اختتام پر غسل واجب ہے۔

.... تمرین سبق نمبر۱۸ ....

سوال ۱ : (الف) مسئلۃ المعلمۃ بیان کریں؟

(ب) وہ احکام بتائیں جو حیض ونفاس میں مشترک ہیں؟

سوال ۲ : حالت حیض ونفاس میں جماع اور استمتاع ماتحت الازار کا حکم بیان کریں؟

سوال ۳ : حیض ونفاس کے اختتام پر غسل کرنا سنت ہے یا واجب؟

﴿سبق نمبر ۱۹﴾

احکام حیض فقط

ذیل میں وہ احکام ہیں جو حیض کے ساتھ مختص ہیں :

(۱) **تعلق انقضاء العدۃ** : عدت گزرنے کا تعلق حیض سے ہے، **نفاس** سے نہیں کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل سے ختم ہو جاتی ہے **اگر** چہ دم **نفاس ایک** قطرہ بھی نہ آئے۔ اسی وجہ سے **اگر** وضع حمل سے طلاق معلق تھی تو بچہ پیدا ہوتے ہی طلاق **پڑ** جائے گی اور اس کی عدت **تب** ختم ہوگی، جب **نفاس** کے بعد تین حیض **گز** رجائیں۔

(۲) **تعلق استبراء** : **استبراء** رحم کا تعلق بھی حیض سے ہے یعنی جب کسی نے کوئی **باندی خریدی**، تو **ایک** حیض **گز** رنے **تک** اس کے ساتھ وطء جائز نہیں، **ایک** حیض **گز** رنے سے پتہ **چل گیا** کہ رحم دوسرے کے **پانی** کے ساتھ مشغول نہیں لہذا اب وطء جائز ہے۔ **استبراء** کا تعلق **نفاس** سے نہیں، اسی وجہ سے **اگر** کسی نے حاملہ **باندی خریدی**، اور قبضہ سے قبل اس کا بچہ پیدا ہوا، پھر قبضہ کیا، تو **نفاس** کے بعد **ایک** حیض کا **گز** رنا حلتِ وطء کے لیے ضروری ہے۔

(۳) **تعلق بلوغها**: حیض آنے **پر بالغ** ہونے کا حکم کیا جائے گا۔ **نفاس** میں یہ حکم متصور نہیں، کیونکہ **نفاس** سے قبل حمل کی وجہ سے **بالغ** ہونے لگ چکا ہے۔

(۴) **تعلق الفصل بین طلاقی السنۃ و البدعۃ** : طلاق سُنی اور بدعی میں فرق کا تعلق حیض سے ہے **نفاس** سے نہیں۔ کیونکہ جب **ایک** سے زائد کوئی سنی طلاق دینا چاہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہر دو طلاقوں میں **ایک** حیض کا فصل ہو، **نفاس** کا فصل ممکن نہیں اس لیے کہ **نفاس** سے قبل وضع حمل سے عدت ختم ہوگئی محل طلاق نہ رہی۔

تنبیہ: جس طرح حالت حیض میں دی ہوئی طلاق طلاقِ **بدعی** ہے اسی طرح حالت **نفاس** کی بھی طلاقِ **بدعی** ہوتی ہے، تاہم طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

(۵) **عدم قطع التتابع فی صوم الکفارۃ :** یعنی کفارے کے جو روزے پے در پے رکھنے واجب ہیں اگر درمیان میں حیض آجائے تو اس سے تتابع اور پے در پے ہونے میں کوئی فرق نہیں آتا، جبکہ نفاس مُخلِ تتابع ہے۔

.... تمرین سبق نمبر ۱۹ ....

سوال ۱ : وہ احکام بتائیں جو فقط حیض کے ساتھ خاص ہیں؟

سوال ۲ : کفارے کے وہ روزے جو پے در پے رکھنا واجب ہیں اگر درمیان میں حیض آجائے تو مُخلِ تتابع ہے یا نہیں؟

سوال ۳ : حیض کی حالت میں دی ہوئی طلاق واقع ہوجاتی ہے یا نہیں؟ نیز اس طلاق کو بدعی کہا جاتا ہے یا سنی؟

سوال ٤ : استبراء کا تعلق حیض سے ہے یا نفاس سے؟

سوال ۵ : بلوغ کا تعلق نفاس سے کیوں نہیں؟

سوال ٦ : ایک عورت کفارۂ رمضان کے دو مہینے روزے رکھ رہی تھی آخری روزہ میں عصر کے بعد حیض شروع ہوا، اب اس پر دوبارہ دو مہینے روزے رکھنے ضروری ہیں یا جس روزے میں حیض آیا ہے اختتام حیض کے بعد صرف اسی دن کی قضا کرے؟

سوال ۷ : ایک شخص نے باندی خریدی قبضہ سے پہلے اس کا بچہ پیدا ہوا پھر قبضہ کیا، پوچھنا یہ ہے کہ نفاس کے ختم ہوتے ہی اس شخص کے لیے اس سے وطء جائز ہے یا نہیں؟

سوال ۸ : ایک شخص نے اپنی حاملہ بیوی کو طلاق دی، اب پوچھنا یہ ہے کہ اس کی عدت نفاس سے ختم ہوگی یا نفاس کے بعد تین حیضوں سے ختم ہوگی؟

سبق نمبر ۲

احکام استحاضہ

استحاضہ نکسیر کی طرح حدثِ اصغر ہے اور حدثِ اصغر کے احکام یہ ہیں:

(۱) **حرمة الصلوة والسجدة :** اس حالت میں ہر قسم کی نماز پڑھنا اور ہر قسم کا سجدہ کرنا حرام اور ممنوع ہے۔

(۲) **حرمة مس القرآن :** قرآن کریم کا چھونا ممنوع اور حرام ہے، اس میں بعینہ وہی تفصیل ہے جو حیض ونفاس میں گزر چکی۔

(۳) **كراهة الطواف :** حدثِ اصغر میں طواف کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۴) زبانی قرآن کریم پڑھنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔

حدث اصغر کی قسمیں: اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نماز کے پورے وقت کو گھیرے (۲) پورا وقت نہ گھیرے

قسمِ اول کا حکم: حکم سے قبل اس کا اصطلاحی نام اور مطلب سمجھنا ضروری ہے۔ ''پورے وقت کو گھیرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ پورے وقت میں سے اتنی مقدار جس میں وضو اور نماز پڑھ سکے، حدث سے خالی نہ ہو۔ اصطلاح میں اس حدث کو عذر اور صاحبِ حدث کو معذور اور صاحبِ عذر کہتے ہیں۔

حکمِ معذور میں دخول کی پہچان کا آسان طریقہ

صاحب عذر ایک دفعہ ایسی نماز کا وقت منتخب کرے جو کم از کم ہو، مغرب کا وقت سب اوقات سے کم ہوتا ہے، مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب قدس سرہ کے مرتبہ نقشہ میں غروب شفق احمر کا وقت دیا گیا ہے اس کو وقتِ مغرب کی انتہا کہا جا سکتا ہے پس بوقتِ مغرب اس کی کوشش کرلے کہ پورے وقت میں ایسا موقع مل جائے جس میں وضو اور فرض نماز کی سنتیں چھوڑ کر

فرض ادا کر سکے **اگر** اتنا وقت نہیں ملتا تو معذورین کی **فہرست** میں داخل **ہوگیا**، **اگر** ملتا ہے تو پھر کسی اور وقت کا تجربہ کریں عشاء کا وقت وسیع ہونے کی وجہ سے اس کے تجربہ میں **اگر** چہ مشقت زیادہ ہوگی **مگر** اس لحاظ سے اس میں فائدہ ہے کہ عشاء کی **نماز** سب **نمازوں** سے زیادہ طویل ہے اس لیے کہ اس میں **وتر** بھی شامل ہیں، پورے وقت میں چار فرض اور تین **وتر**، سات رکعات **پڑھنے** **تک اگر** وضو نہ ٹھہرا تو بھی معذورین کی **فہرست** میں داخل ہو جائے گا۔

حکم معذور: معذور **جب** عذر کی وجہ سے **ایک** مرتبہ وضو کر **لیتا** ہے تو اسی عذر کے **بار بار** آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ البتہ **اگر** دوسرا حدث ظاہر ہو جائے **یا** فرض **نماز** کا وقت **گزر** جائے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ مثلاً کسی کو قطرے آنے کا عذر ہے ظہر کے وقت میں وضو کیا اب اسی عذر کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ **جب** ظہر کا وقت **گزر گیا یا** ظہر کے وقت میں نکسیر آئی تو وضو **باقی** نہ رہے گا۔

معذور کے اہم مسائل

(۱) معذور نے عید **یا** اشراق کی **نماز** کے لیے وضو کیا تو اس سے ظہر کی **نماز پڑھنا** درست ہے۔

(۲) **ایک** وضو سے **ایک** وقت میں فرائض، سنن اور نوافل وغیرہ ہر قسم کی **نماز پڑھ** سکتا ہے جبکہ درج ذیل تین شرائط پائی **جائیں**:

(الف) وضو اس حدث سے کیا ہو جس سے معذور ہے۔

(ب) اس حدث کے علاوہ کوئی دوسرا حدث لاحق نہ ہوا ہو۔

(ج) اسی وقت میں وضو کیا ہو۔

(۳) معذور موزوں **پر ایک** وقت میں مسح کر سکتا ہے، دوسرے وقت میں جائز نہیں، جیسے ظہر کے وقت وضو کر کے موزے پہن لیے، تو ظہر کے پورے وقت میں **اگر** دو **بارہ** وضو کرنا **پڑا** تو مسح صحیح ہے عصر کے وقت میں صحیح نہیں ہے لیکن یہ حکم اس وقت ہے **جب** کہ وضو **یا** موزے **پہننے** کے وقت عذر منقطع نہ ہو جیسے مستحاضہ کا خون کہ اس وقت بھی جاری تھا۔ **اگر** وضو اور موزے **پہننے** کے وقت عذر منقطع تھا تو پھر پوری مدت مسح کرنا صحیح ہوگا، یعنی مقیم **ایک** دن **ایک** رات اور مسافر تین

دن تین رات مسح کرسکتا ہے۔

(۴) معذورین میں داخل ہونے کے بعد **اگر نماز** کے پورے وقت میں **ایک** مرتبہ بھی عذر پیش آئے تو معذور کا حکم **باقی** رہے گا۔ پورے وقت میں مسلسل عذر لاحق رہنا ضروری نہیں اور **جب** کسی **نماز** کا پورا وقت اسی عذر سے خالی **گزرا** تو معذور کا حکم ختم ہوجائے گا اور اولِ انقطاع سے عذر کو ساقط سمجھا جائے گا۔ لہٰذا **اگر** مستحاضہ کا خون ظہر کے وقت وضو یا **نماز** کے درمیان رک **گیا** اور ظہر کے **آخری** وقت **تک** رکا رہا، اس کے بعد عصر کا پورا وقت رکا رہا تو اس **پر** ظہر کی **نماز** کا اعادہ واجب **ہے**، **اگر** عصر کے وقت میں دوبارہ خون **آنا** شروع ہوا تو اعادہ ضروری نہیں ہوگا۔

(۵) ظہر کے وقت پھوڑے پھنسی سے خون اور **پیپ** رسنا شروع ہوا **یا** استحاضہ کا دم شروع ہوا تو ظہر کے **آخر** وقت **تک** انقطاع کا انتظار کرے **اگر** منقطع نہ ہوا تو وضو کر کے اسی حدث کے ساتھ **نماز** ادا کرے ظہر کے بعد عصر کے پورے وقت میں بھی **اگر** منقطع نہ ہوا تو یہ عذر ہے اور ظہر کی **نماز** ہوگئی، اعادہ ضروری نہیں۔ **اگر** عصر میں منقطع ہوا تو عذر نہیں، لہٰذا ظہر کی **نماز** کا اعادہ ضروری ہے۔

حاصل یہ کہ جس طرح سقوطِ عذر، اولِ انقطاع سے معتبر سمجھا **جاتا** ہے اسی طرح ثبوتِ عذر بھی اولِ استمرار سے معتبر ہے۔

(۶) مستحاضہ نے وضو کرلیا اس کے بعد مثلاً پندرہ، بیس منٹ، آدھ گھنٹہ **تک** خون رک **گیا**، اور اس دوران بول سے اس کا وضو ٹوٹ **گیا** پھر دوبارہ وضو کرلیا اس کے بعد استحاضہ کا خون آیا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا، **کیونکہ** یہاں دوبارہ وضو اس عذر سے نہیں جس سے یہ معذور بن گئی ہے بلکہ دوسرے حدث سے ہے۔

(۷) خون منقطع ہونے کے زمانہ میں بول سے وضو **ٹوٹا** پھر دوبارہ کرلیا، اور وقت نکل **گیا** لیکن ابھی **تک** خون دوبارہ شروع نہیں ہوا تو اس صورت میں **خروج** وقت سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، البتہ **جب** خون شروع ہوجائے **یا** دوسرا حدث لاحق ہوجائے تو ٹوٹ جائے گا۔

(۸) اول وقت ظہر میں خون جاری تھا پھر رک گیا، حالتِ انقطاع میں استحاضہ کی وجہ سے وضو کیا اس کے بعد ظہر کا وقت گزر گیا اور خون دوبارہ شروع نہیں ہوا تو بھی ظہر کا وقت گزرنے سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

(۹) ایک نتھنے سے نکسیر کا عذر تھا، اس عذر سے وضو کر لیا، پھر دوسرے نتھنے سے نکسیر پھوٹی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ (یعنی ہر ایک نتھنا مستقل عضو ہے)۔

(۱۰) دونوں نتھنوں سے نکسیر کا عذر تھا اس عذر کی وجہ سے وضو کیا پھر ایک نتھنے کی نکسیر بند ہوگئی تو وضو باقی رہے گا جب تک دوسرے نتھنے کی نکسیر باقی ہے۔

(۱۱) جسم پر کئی پھوڑے، پھنسیاں ہیں وضو کرتے وقت ان میں سے بعض سے پیپ اور خون بہہ رہا تھا اور بعض سے نہیں، وضو کے بعد دوسرے بعض سے بھی بہنا شروع ہوگیا تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اگر وضو کرتے وقت سب سے بہہ رہا تھا تو جب تک وقت نہ گزرے وضو اس عذر سے نہ ٹوٹے گا۔

(۱۲) معذور نے وضو کر کے نماز شروع کر دی نماز کے درمیان وقت گزر گیا تو وضو کر کے نماز دوبارہ نئے سرے سے پڑھنا ضروری ہے پڑھی ہوئی رکعتوں پر وضو کر کے بنا درست نہیں ہے۔

(۱۳) معذور نے بلا حاجت وضو کر لیا اس کے بعد وہ عذر جو وضو سے پہلے منقطع ہوا تھا جاری ہوا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

مثلاً: حالتِ انقطاعِ عذر میں وضو کیا، پھر وقت گزر گیا اور اس کا وضو باقی تھا، دوسرا وقت آنے کے بعد دوبارہ وضو کیا، اس کے بعد وہ عذر شروع ہوا تو اس وقت کا کیا ہوا وضو ٹوٹ جائے گا، اس لیے کہ یہ بلا حاجت ہے کیونکہ وضو اول باقی تھا لہٰذا اس دوسرے وضو کا اعتبار نہ ہوگا۔

(۱۴) دوسرے وقت کی نماز کے لیے اس سے پہلی نماز کے وقت میں وضو کیا تو اس سے دوسرے وقت کی نماز پڑھنا درست نہیں۔

مثلاً: ظہر کے وقت میں عصر کی نماز کے لیے وضو کیا تو اس سے عصر کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔

البتہ اگر زوال کے وقت ظہر کی نماز کے لیے وضو کیا تو اس سے ظہر پڑھنا جائز ہے۔

(۱۵) معذور اگر زخم کے خون، پیپ کو پٹی وغیرہ سے باندھ کر روک سکتا ہے تو اس طرح کرنا لازم ہے اور یہ معذور کے حکم سے نکل جائے گا۔

(۱۶) اگر زخم ایسا ہے کہ حالتِ سجدہ میں اس سے خون وغیرہ بہتا ہے، دوسرے حالات میں نہیں بہتا، جیسے حلق پر کوئی دانہ ہو تو اس کے لیے سجدہ جائز نہیں۔ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر اشارہ سے نماز ادا کرے۔

(۱۷) اگر زخم ایسا ہے جس سے حالتِ قیام میں خون، پیپ وغیرہ رستا ہے، قعود میں نہیں، تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر حالتِ قیام میں قراءۃ سے عاجز ہو اور قعود میں پڑھ سکتا ہو تو بیٹھ کر قراءۃ سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

(۱۸) اگر چت لیٹ کر نماز پڑھے تو زخم نہیں بہتا، حالتِ قیام وقعود میں بہتا ہے تو چت نہ لیٹے بلکہ قیام وقعود کی حالت میں پڑھے۔

(۱۹) معذور کے کپڑوں پر اگر ہتھیلی کے گہراؤ سے زیادہ نجاست لگ گئی ہو تو اس کی طہارت کا حکم یہ ہے کہ اس کا یقین ہو کہ کپڑے دھونے کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک دوبارہ ناپاک نہیں ہوں گے تو دھونا ضروری ہے اور اگر دوبارہ ناپاک ہونے کا اندیشہ ہو تو دھونا ضروری نہیں۔...... ہتھیلی کے گہراؤ کی۔

مقدار: مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب ا تحریر فرماتے ہیں کہ :حضرات فقہائے کرام M نے ہتھیلی کے گہراؤ کی وسعت معلوم کرنے کے لیے یہ طریقہ لکھا ہے کہ چلو میں پانی بھر کر ہتھیلی کو پھیلا دیا جائے، جتنی جگہ پر پانی ٹھہرا رہے اتنی وسعت مراد ہے، اکابر نے اس کی مقدار ایک روپے کے برابر تحریر فرمائی ہے، مگر آج کل دھات کا روپیہ بالکل غائب ہو چکا ہے اور ہتھیلی کی پیمائش آسان نہیں اس لیے اس کی پیمائش کو ضبط کرنے کی ضرورت محسوس کر کے بندہ نے بطریقِ مذکور متعدد بار احتیاط سے پیمائش کی تو قطر = ۱ء۱ انچ = ۲ء۷۵ سینٹی

میٹر ہوا، اس کے بعد اتفاق سے ایک روپیہ دھات کامل گیا تو اس کا قطر بھی اس کے مطابق پایا۔لہٰذا اس کی کل پیائش=مربع ۲/ا قطر × پائی=۹۵،۰ اِنچ=۹۴،۵سینٹی میٹر ہوئی۔(احسن الفتاوٰی۲/۸۹)

قسمِ ثانی کا حکم: اگر حدث نے پورا وقت نہیں گھیرا تو یہ عذر نہیں اور صاحب حدث معذور نہیں۔لہٰذا ہر نماز کوطہارت سے پڑھنا ضروری ہوگا۔اگر نماز کے درمیان حدث ظاہر ہوجائے تو نماز فاسد ہوجائے گی ، دوبارہ وضوکر کے بنا کرنا یا پوری نماز پڑھنا ضروری ہے اگر تمام سنن و مستحبات کی رعایت رکھ کر طہارت سے نماز پڑھنا ممکن نہ ہوتو سنن ومستحبات میں تخفیف کر کے طہارت سے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

.... تمرین سبق نمبر۲۰ ....

سوال ۱ : استحاضہ حدث اصغر ہے یا اکبر؟

سوال ۲ : اگر اصغر ہے تو احکام بتائیں؟ نیز حدث اصغر کی اقسام مع حکم بیان کریں؟

سوال ۳ : صاحب عذر کے عذر کی پہچان کا طریقہ بیان کریں؟ نیز معذور کا حکم مع معذور کے اہم مسائل بیان کریں؟

حضرت امام احمد بن حنبل ا کا مذہب

ضالہ کی قسم اول وثانی سے متعلق امام احمد بن حنبل ا کا مذہب یہ ہے کہ جس کو عدد اور زمانہ دونوں یاد نہ ہو، وہ ہر قمری ماہ کے شروع کے پندرہ دن حیض شمار کرے اور باقی طہر۔اور جس کو عدد تو یاد ہے لیکن زمانہ یاد نہیں ، مہینے کے ہر دن میں تردد ہے کہ حیض ہے یا طہر، تو وہ ابتدائے ماہ سے ایام حیض کی تعداد کے برابر حیض شمار کرے اور باقی طہر۔

لہٰذا اگر کسی مریضہ کو ہر نماز کے لیے غسل کرنے کی مشقت کا تحمل نہ ہوتو ایسی مجبوری کی حالت میں امام احمد ا کے مذہب پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔جس کی تفصیل یہ ہے:

قسم اول کی ضالہ ہر قمری ماہ کی ابتدا سے دس دن حیض شمار کرے اور **باقی** طہر، اس لیے کہ حنفیہ کے ہاں اکثر حیض دس دن ہے۔ **ایام** حیض میں حیض کے احکام جاری ہوں گے اور طہر میں طہر کے۔

صحبت ابتدائے حیض سے پندرہ دن کے بعد **جائز** ہے۔

قسم ثانی کی ضالہ ہر ماہ کی ابتدا سے **ایام** حیض کی تعداد حیض شمار کرے **باقی** طہر۔

تنبیہ: مذکورہ **بالا** تفصیل **پر** کوئی عورت ازخود عمل نہ کرے، بلکہ اپنی پوری کیفیت کسی مفتی صاحب کے سامنے بیان کرے اور ان کی تجویز **پر** عمل کرے۔

حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ

تنبیہات: ان تنبیہات کا پڑھنا از حد ضروری ہے ورنہ مسائل سمجھنا مشکل ہوگا۔

تنبیہ نمبر۱: پیشِ **نظر** رسالہ میں نصف صاع کی تعبیر سوا دو کلو گندم سے کی گئی ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ نصف صاع کی مقدار میں حضرات اکابر علمائے کرام M کا اختلاف ہے ہماری معلومات کے مطابق **سب** سے زیادہ مقدار سوا دو کلو بتائی گئی ہے۔ احتیاط کی غرض سے اسی مقدار کو لکھا گیا ہے۔

تنبیہ نمبر۲: صدقہ کے صحیح اور **درست** ہونے کے لیے یہ شرطیں ضروری ہیں :

(الف) مسکین کو دیا جائے، غنی کو دینا جائز نہیں۔ **اگر** غنی کو دیا تو دوبارہ دینا ہوگا۔

(ب) **ایک** مسکین کو **ایک** دن میں سوا دو کلو گندم **یا** اس کی قیمت دی جائے۔ **اگر** زیادہ دیا تو یہ زیادہ نفلی صدقہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ دینا ہوگا۔ **اگر** کم دیا تو ناقص ہونے کی وجہ سے دوبارہ دینا ہوگا۔[1]

تنبیہ نمبر۳: یہ صدقہ حرم کے مساکین کو بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم کے مساکین کو بھی، اسی طرح حرم میں بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم میں بھی۔ البتہ حرم کے مساکین کو دینا افضل ہے الاّ یہ کہ غیر حرم کے مساکین زیادہ حاجت مند ہوں تو ان کو دیا جائے گا۔

تنبیہ نمبر۴: جہاں **ایک** بکرے کا دم لکھا ہے وہاں اونٹ **یا** گائے کا ساتواں حصہ بھی دیا جاسکتا ہے۔

---

(۱) قال العلامة السندی رحمہ اللہ تعالی فی بیان شرائط الصدقة : فالأول : القدر و هو أن یکون نصف صاع من بر أو صاعا من تمر أو شعیر فلا یجوز أقل منه ، و ان زاد فهو تطوع .... و یجوز أداء القیمة فی الکل دراهم ، أو دنانیر ، أو فلوسا ، أو عروضا ، أو ما شاء و الدقیق أولی من البر و قیل : المحصر ص أولی ، الثالث : أن لا یعطی الفقیر أقل من نصف صاع من بر فلو تصدق به علی فقیرین أو أکثر لم یجز ، الا أن یکون الواجب أقل منه ، و لو أعطاه أکثر منه فهو تطوع له ، الرابع : أهلیة المحل المصروف الیه الصدقة و هو أن لا یکون غنیا (مناسک القاری ۳۹۷۔ ۳۹۹)

تنبیہ نمبر۵: دم کا حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے اگر حدودِ حرم سے باہر ذبح کیا تو دوبارہ حدودِ حرم میں ذبح کرنا ہوگا۔ البتہ ذبح کرنے کے بعد تصدق میں اختیار ہے، حرم کے مساکین کو بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم کے مساکین کو بھی، اسی طرح حرم میں بھی دیا جاسکتا ہے اور غیر حرم میں بھی۔

تنبیہ نمبر۶: جنایت اور ترکِ واجب کی وجہ سے جو دم واجب ہوتا ہے اس کا کھانا، خود دینے والے اور غنی دونوں کے لیے جائز نہیں۔ صرف مساکین کو کھلایا جائے گا۔

تنبیہ نمبر۷: رسالہ میں لکھے گئے تمام مسائل کی عربی عبارات بھی حاشیہ میں اہلِ علم وفہم حضرات کی تسکینِ خاطر کی غرض سے لکھ دی گئی ہیں۔ البتہ جن مسائل کا تعلق باب الحیض سے ہے ان کی عربی عبارات، اربابِ علم خود ہی باب الحیض میں ملاحظہ فرمائیں۔

گزارش: آخر میں حضرات علمائے کرام زید مجدہم سے انتہائی متأدبانہ گذارش ہے کہ وہ مسائل کی غلطیوں سے بندہ کو ضرور آگاہ فرمائیں۔ فجزاکم اللہ تعالی خیرا۔

بندہ احمد ممتاز عفی عنہ

جامعہ خلفائے راشدین ﷺ

مدنی کالونی گریکس ماریپور، کراچی

....

التنبیه ۳، ۴، ۵: قال العلامة السندي رحمه الله تعالى : و أما شرائط جواز الدماء .... و الثالث : ذبحه في الحرم ...... و السابع : التصدق به على فقير فلو أعطاه لغني لم يجز ..... و الثاني عشر : أن يتصدق به على من يجوز التصدق عليه فلا يجوز التصدق به على أصله أو فرعه ..... و لا يشترط في التصدق به عدد المساكين ، فلو تصدق به على فقير واحد جاز و لا فقراء الحرم و لا الحرم ، فلو تصدق به على غيرهم أو أخرجه عن الحرم بعد الذبح فتصدق به جاز ، و فقراء الحرم أفضل إلا أن يكون غيرهم أحوج . (مناسک القاری ۳۹۲-۳۹۶)

حائض اور مسائلِ احرام

مسئلہ ۱ : احرام کا غسل جس طرح پاک اور طاہرہ عورت کے لیے مستحب ہے اسی طرح حائضہ کے لیے بھی مستحب ہے۔ البتہ حائضہ کے لیے احرام کے دو **نفل** پڑھنا، مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ ۲ : اگر حائضہ یہ سمجھ کر میقات سے بدوں احرام **گزر** جائے کہ حیض کی حالت میں احرام جائز اور درست نہیں، **یا** اس جہالت کے بغیر قصداً **یا** سہواً **گزر** جائے تو اس کی کل تین صورتیں ہیں۔ ہر **ایک** صورت اور اس کا حکم ذیل میں مذکور ہے :

(۱) میقات سے **گزر** گئی لیکن ابھی **تک** حج وعمرہ میں سے کسی کا احرام نہیں **باندھا**۔

••

المسألة ۱ : قال العلامة السندي رحمه الله تعالى : و سنه كونه في أشهر الحج ...... و الغسل ،

و قال الملا علي القاري رحمه الله تعالى : ثم هذا الغسل للنظافة في الأصل حتى يلزم الحائض و النفساء و لا يقوم مقامه التيمم (مناسك القاري : ۹۰)

المسألة ۲ : قال القاري رحمه الله تعالى : (من جاوز وقته) أي ميقاته الذي وصل إليه (غير محرم) بالنصب على الحال (ثم أحرم) أي بعد المجاوزة (أو لا) أي لم يحرم بعدها (فعليه العود) أي فيجب عليه الرجوع (إلى وقت) أي إلى ميقات من المواقيت و لو كان أقربها إلى مكة و لم يتعين عليه العود إلى خصوص ميقاته الذي تجاوز عنه بلا إحرام إلا في رواية عن أبي يوسف ، الأولى أن يحرم من وقته كما صرح به في المحيط خروجا من الخلاف (و إن لم يعد) أي مطلقا (فعليه دم) أي لمجاوزة الوقت ، (فلو أحرم آفاقي داخل الوقت) أي في داخل الميقات ...... (فعليهم العود إلى الوقت) أي ميقات شرعي لهم لارتفاع الحرمة و سقوط الكفارة (و إن لم يعودوا فعليهم الدم) و الإثم لازم لهم (فإن عاد) أي المجاوز (قبل شروعه في طواف) أي من طواف نسك ، كطواف عمرة أو قدوم (أو وقوف) أي في وقوف بعرفة (سقط) أي الدم (إن لبى منه) أي من الميقات على فرض أنه أحرم بعده و إلا فلا بد أن ينوي و يلبي ليصير محرما حينئذ و قيل يسقط عنه بمجرد العود و إن لم يلب (و إن عاد) أي المجاوز إلى الوقت (بعد شروعه) أي في أحدهما (كأن استلم الحجر) الأولى : كأن نوى الطواف سواء استلمه أو لا و سواء ابتدأ منه أم لا ، بل الصواب أن يقال : بأن نوى فإنه ليس له و كما بعده نظير في الباب (أو وقف بعرفة) أي من غير طواف قدوم (لا يسقط) أي الدم (مناسك القاري ۸۳ ، ۸۵ ، ۸٦)

حکم: اس صورت میں یہ چار امور واجب ہیں :

(الف) میقات سے بدوں احرام گزرنے کے گناہ سے توبہ کرے۔

(ب) واپس میقات پر جا کر حج یا عمرہ کا احرام باندھے۔

(ج) اگر میقات پر واپس نہ گئی تو ایک بکرے یا اونٹ، گائے کے ساتویں حصہ کا دم دے۔

(د) واپس میقات پر نہ جانے کے گناہ سے توبہ کرے۔

(۲) میقات سے گزر کر حج یا عمرہ کا احرام باندھا، لیکن ابھی طوافِ عمرہ یا قدوم یا وقوفِ عرفہ میں سے کوئی عمل شروع نہیں کیا۔

حکم: اس صورت میں بھی نمبر ایک کی طرح چاروں امور واجب ہیں۔ البتہ یہاں میقات پر جانے کے بعد از سرِ نو حج یا عمرہ کا احرام نہ باندھے گی، پہلے سے حج یا عمرہ کا جو احرام باندھ چکی ہے وہی کافی ہے۔ البتہ اسی احرام کا تلبیہ میقات پر آ کر پڑھے۔

(۳) میقات سے گزر کر احرام باندھا اور طواف یا وقوفِ عرفہ کا عمل بھی شروع کر دیا۔

حکم: اس صورت میں یہ تین امور واجب ہیں :

(۱) میقات سے بغیر احرام گزرنے کے گناہ سے توبہ کرے۔

(۲) ایک بکرے کا دم دے۔

(۳) واپس میقات پر جا کر اسی احرام کا تلبیہ پڑھے، البتہ اس صورت میں واپس جانے سے دم ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ ۳ : عمرہ کے احرام کے بعد طواف سے پہلے حیض شروع ہوا، اس بنا پر وہ مدینہ منورہ چلی گئی تو اس پر اسی احرام کے ساتھ واپس مکہ مکرمہ آنا واجب اور ضروری ہے دوسرا احرام باندھنا جائز نہیں۔ اگر اس نے میقات سے دوسرا احرام باندھ کر اس ناجائز کا ارتکاب کیا تو اس پر درج ذیل چار امور واجب ہوں گے۔

(۱) اس ناجائز فعل اور گناہ سے توبہ کرنا۔

(۲) فی الحال ایک عمرہ کو ادا کرنا اور دوسرے کو چھوڑنا۔

(۳) حلال ہونے کے بعد چھوڑے ہوئے عمرے کی قضا کرنا۔

(۴) دو بکروں کا دم دینا۔

مسئلہ ٤ : اگر عمرہ کے طواف سے فارغ ہوتے ہی حیض شروع ہو جائے تو حیض ہی کی حالت میں سعی کر سکتی ہے کیونکہ طہارت کے ساتھ سعی کرنا صرف مستحب ہے، واجب نہیں۔ لیکن اگر کسی نے جہالت کی وجہ سے یہ سمجھا کہ حیض کی حالت میں سعی جائز نہیں اس لیے وہ جدہ یا مدینہ منورہ چلی گئی اور حیض ختم ہونے کے بعد واپس ہوئی تو اس پر واجب ہے کہ اسی پہلے عمرہ کے احرام کے ساتھ واپس ہو جائے، اگر اس نے جہالت سے دوسرا احرام باندھا تو پھر اس کے ذمہ یہ چار امور واجب ہو جائیں گے :

(۱) احرام پر احرام کی جنایت اور گناہ سے توبہ۔

(۲) اس دوسرے احرام اور عمرہ کو چھوڑنا اور پہلے عمرہ کی سعی کر کے حلال ہو جانا۔

(۳) حلال ہونے کے بعد اس چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضا کرنا۔

(۴) دو بکروں کا دم دینا (احرام پر احرام اور رفض عمرہ کی وجہ سے)۔

مسئلہ ٥ : اگر پاکستان یا مدینہ منورہ یا کسی اور علاقہ کے میقات سے عمرہ کا احرام باندھا مکہ مکرمہ آئی اور خلافِ توقع طواف عمرہ سے پہلے حیض شروع ہوا تو اس پر واجب ہے کہ حیض کے

المسألة ۳، ۴، ۵ : قال السندي رحمه الله تعالى : فلو أحرم بعمرة فطاف لها شوطا أو كله أو لم يطف شيئا ثم أحرم بأخرى قبل أن يسعى للأولى لزمه رفض الثانية و دم للرفض و قضاء المرفوض (المناسک: ۲۹۳)

قال القاري رحمه الله تعالى : (و كل من عليه الرفض) أي رفض حجة أو عمرة (يحتاج الى نية الرفض) أي ليرتفض (الا من جمع) بين الحجتين قبل فوات وقت الوقوف أو بين العمرتين (قبل السعي للأولى ففي هاتين الصورتين) أي من الجمعين (ترتفض احداهما من غير نية رفض لكن اما بالسير الى مكة أو الشروع في أعمال احداهما كما مر) أي من الخلاف في الصاحبين ...... ثم اعلم أن من جمع بين الحجتين أو العمرتين أو حجة و عمرة و لزمه رفض احداهما او رفضها فعليه الدم للرفض و هل يلزمه دم آخر للجمع أم لا ؟ فالمذكور في عامة الكتب أن دم الجمع انما يلزمه فيما اذا لم يرفض احداهما، أما اذا رفضها فلم يذكر فيها الا دم الرفض، بل المفهوم منها تصريحا و تلويحا عدم لزوم دم الرفض و دم آخر للجمع بين احرامي العمرة و في وجوب الدم بسبب الجمع بين احرامي الجمع روايتان، أصحهما الوجوب، انتهى . و تبعه أبو البقا في منسكه فقال : فيما اذا جمع بين الحجتين أو العمرتين يلزمه رفض احداهما و ضمان للرفض و الجمع (المناسک : ۲۹۷)

ختم ہونے کا انتظار کرے، **جب** حیض ختم ہوجائے تو غسل کر کے عمرہ کا طواف اور سعی کر کے حلال ہوجائے۔ لیکن **اگر** کسی عورت نے جہالت سے یہ سمجھا کہ حیض سے عمرہ کا احرام فاسد **ہوگیا** اس وجہ سے اس نے حیض ختم ہونے کے بعد مسجدِ عائشہ R میں جا کر عمرہ کا دوسرا احرام **باندھا** تو اس **پر** بھی مسئلہ نمبر ۴ کی طرح چار امور **واجب** ہوں گے یعنی توبہ، پہلے عمرہ کا طواف پھر سعی، عمرہ کی قضا اور دو بکروں کا دم۔

مسئلہ ٦ : عمرہ کا احرام **باندھ** کر مکہ **مکرمہ** پہنچ گئی لیکن حیض کی وجہ سے عرفہ کے دن **تک** عمرہ کے طواف کا موقع نہ **ملا** تو اس **پر** چار امور **واجب** ہیں :

(۱) فی الفور عمرہ کا احرام ختم کرے، جس کے رفض اور ختم کرنے کا **طریقہ** یہ ہے کہ ممنوعاتِ احرام میں سے کسی **ایک** ممنوع کو رفض اور ختمِ احرام کی **نیت** سے کرے، مثلاً عمرہ کے احرام کو ختم کرنے کی **نیت** سے سر میں تیل لگا کر کنگھی کرے۔

(۲) حج کا احرام **باندھ** کر اس کے افعال میں لگ جائے۔

(۳) ادائے حج کے بعد چھوڑے ہوئے عمرہ کی قضا کرے۔

(۴) **ایک** بکرے کا دم دے (بوجہ رفضِ احرامِ عمرہ)۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

المسألة ۲ : عن عائشة رضي الله تعالى عنها أنها قالت : خرجنا مع رسول الله ﷺ عام حجة الوداع فأهللنا بعمرة ...... فقدمت مكة و أنا حائض لم أطف بالبيت و لا بين الصفا و المروة فشكوت ذلک الى رسول الله ﷺ فقال : انقضي و امتشطي و أهلي بالحج و دعي العمرة ، قالت : ففعلت فلما قضينا الحج أرسلني رسول الله ﷺ مع عبد الرحمن بن أبي بكر الى التنعيم فاعتمرت ، فقال : هذه مكان عمرتک (الصحيح لمسلم)

قال القاري رحمه الله تعالى : (و كل من لزمه رفض العمرة فعليه دم و قضاء عمرة) لا غير لأنه في معنى فائت العمرة (المناسک : ۲۹٦)

قال العلامة السندي رحمه الله تعالى : و كل من عليه الرفض يحتاج الى نية الرفض الا من جمع قبل السعي للأولى ففي هاتين الصورتين ترتفض احداهما من غير نية الرفض الخ (المناسک : ۲۹۷)

و قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالى : فعلم من مجموع ما في البحر و اللباب أنه لا يحصل الا بفعل شيء من محظورات الاحرام مع نية الرفض به (الشامية ۲ / ۵۸۵)

طوافِ قدوم کے مسائل

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی جو طواف مفرد اور قارن کرتا ہے اسے طوافِ قدوم کہتے ہیں اور اسی کو طوافِ تحیہ، طوافِ لقاء، طوافِ اول عہد بالبیت، طوافِ احداث العہد بالبیت اور طواف الوارد والورود بھی کہا جاتا ہے۔ یہ طواف صرف مفرد اور قارن کے لیے سنت ہے، معتمر اور متمتع پر یہ طواف نہیں، نیز یہ آفاقی کے لیے ہے میقاتی اور مکی کے لیے نہیں۔ [1]

مسئلہ ۱ : اگر کوئی عورت صرف حج کا احرام باندھ کر چلی تو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی سب سے پہلے طوافِ قدوم کرے۔

مسئلہ ۲ : وقوفِ عرفہ سے قبل تک جب چاہے طوافِ قدوم کرسکتی ہے جب عرفات کے میدان میں جا کر زوال کے بعد وقوف شروع کر دیا تو یہ طواف ساقط ہوگیا، اب اس کے ادا کا کوئی دوسرا وقت نہیں۔

مسئلہ ۳ : جس عورت نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا اس کے لیے بھی طوافِ قدوم سنت ہے۔ پہلے جا کر عمرہ کا طواف پھر سعی کرے لیکن سعی کے بعد حلال ہو جانا جائز نہیں اسی احرام میں حج ادا کرنا ضروری ہے۔ عمرہ کے طواف اور سعی کے بعد طوافِ قدوم کرے۔

---

(۱) قال القاری رحمہ اللہ تعالی : (الأول طواف القدوم) ويسمى طواف التحية و طواف اللقاء و طواف أول عهد بالبيت و طواف احداث العهد بالبيت و طواف الوارد و الورود (و هو سنة) أي على ما في عامة الكتب المعتمدة و في "خزانة المفتين" انه واجب على الأصح (للآفاقي) دون الميقاتي و المكي (المفرد بالحج و القارن) أي الجامع بين الحج و العمرة معا (بخلاف المعتمر) أي المفرد بالعمرة مطلقا (و المتمتع) و لو آفاقيا (و المكي) أي و بخلاف المكي اذا كان مفردا بالحج (و من بمعناه) أي و من سكن أو أقام من أهل الآفاق بمكة و صار من أهلها (فانه لا يسن في حقهم) أي طواف القدوم اذا أفردوا بالحج (المناسك : ۱۳۱)

المسألة ۱، ۲، ۳ : قال العلامة السندي رحمہ اللہ تعالی : هو سنة للآفاقي المفرد بالحج و القارن ..... و أول وقته حين دخوله مكة و آخره وقوفه بعرفة فاذا وقف فقد فات وقته و ان لم يقف فالى طلوع فجر النحر (المناسك : ۱۳۲) و قال أيضا : اذا دخل أي القارن بمكة بدأ بأفعال العمرة و ان أخرها في الاحرام فيطوف لها سبعا و يضطبع و يرمل في الثلاثة الأول ثم يصلي ركعتين و يسعى بين الصفا و المروة ثم يطوف للقدوم ..... ثم يقيم حراما (المناسك : ۲۶۱)

مسئلہ ٤ : طوافِ قدوم میں اضطباع، رمل اور سعی نہیں البتہ **اگر** کوئی طوافِ زیارت کے بعد والی سعی کو اب ادا کرنا چاہتی ہے تو وہ طوافِ قدوم میں اضطباع اور رمل کرے۔

اگر اژدھام اور بھیڑ سے بچنے کی وجہ سے کوئی عورت طوافِ زیارت کے بعد سعی سے بچنا چاہتی ہے تو وہ طوافِ قدوم کے بعد سعی کرے بشرطیکہ صرف حج **یا** حج وعمرہ کا اکٹھا احرام **باندھ** کر آئی ہے۔ **اگر** متمتعہ ہے اور صرف عمرہ کا احرام **باندھ** کر آئی ہے تو منیٰ جانے سے پہلے نفلی طواف کر کے سعی کر لے، دونوں صورتوں میں اس سے طوافِ زیارت کے بعد سعی کا وجوب ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ ٥ : بلا عذر طوافِ قدوم چھوڑنا **مکروہ** ہے **اگر** حیض **یا نفاس** وغیرہ اعذار کی وجہ سے چھوٹ جائے تو کراہت بھی نہیں۔

مسئلہ سیلانِ رحم (لیکوریا)

وہ رطوبت اور پانی جو حیض کے اختتام پر رحم سے بہہ کر آگے کی راہ سے باہر آئے اسے سیلانِ رحم کہا جاتا ہے اور انگریزی میں اس کو لیکوریا کہا جاتا ہے۔

مسئلہ ۱ : سیلانِ رحم **نجس** ہے اور اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے **اگر** ہتھیلی کے پھیلاؤ کے **برابر** کپڑے **یا** جسم **پر** لگ جائے تو دھوئے بغیر **نماز** نہ ہوگی۔

مسئلہ ۲ : بعض خواتین کو معمول سے ہٹ کر بہت کثرت سے یہ پانی آتا ہے جس کی وجہ سے ان کو **نماز** کے دوران وضو ٹوٹ جانے کا خطرہ رہتا ہے، اس عورت **پر** واجب ہے کہ کرسف اور روئی کے ذریعہ اس کو روکنے کی کوشش کرے۔ **اگر** اس سے بند ہونا ممکن نہ ہو تو کسی **ایک نماز**

المسألة ٤ : قال العلامة السندي رحمه الله تعالى : ثم يطوف للقدوم و يضطبع فيه و يرمل ان قدم السعي (۲٦۱)

قال القاري رحمه الله تعالى : (اذا أراد) أي المفرد أو القارن (تقديم سعي الحج على وقته الأصلي و هو) أي وقته الأصلي (طواف الزيارة) لأن السعي واجب و الأصل فيه أن يتبع الفريضة كما في الصحفة ، لكن رخص لضالة الزحمة تقديمه على وقته اذا فعله عقيب طواف و لو نفلا الخ (المناسك : ۱۴۱ ، ۱۴۲)

المسألة ٥ : قال القاري رحمه الله تعالى : (و لو تركه) أي طواف القدوم (كله فلا شيء عليه لأنه ليس بواجب) الا انه كره له ذلك و اساء لتركه السنة (مناسك القاري : ۳۵۲)

میں تجربہ کرے کہ پورے وقت میں سنن اور مستحبات چھوڑ کر فرض نماز پانی آنے کے بغیر وضو کے ساتھ ادا کرسکتی ہے یا نہیں؟ اگر ادا نہیں کرسکتی تو معذور کے حکم میں داخل ہے اور ہر نماز کے وقت میں صرف ایک مرتبہ وضو کرے اور بس۔ جب وقت ختم ہو جائے گا تو اس عذر کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور دوسرے وقت میں دوبارہ وضو کرے گی اور اگر فرض ادا کرسکتی ہے تو پھر یہ معذور کے حکم میں داخل نہیں ہوگی۔

مسئلہ ۳ : جو عورت سیلانِ رحم کی کثرت کی وجہ سے پورا طواف ایک وضو سے نہیں کرسکتی وہ کرسف اور روئی کے ذریعہ بند کرنے کی کوشش کرے۔

مسئلہ ٤ : اگر سیلان اتنی کثرت سے ہے کہ کرسف کے باوجود بند نہیں ہوتا اور معذور کے حکم میں بھی داخل نہیں تو اس پر واجب ہے کہ طواف کے دوران جب بھی پانی آئے فوراً مطاف سے نکل کر دوبارہ وضو کرے اور جہاں سے طواف چھوڑا ہے وہیں سے شروع کر کے باقی ماندہ چکر پورا کرے۔

مسئلہ ٥ : اگر کوئی عورت معذور کے حکم میں داخل نہیں لیکن طواف میں چلنے کی وجہ سے ہر چکر پر پانی آ جاتا ہے تو بھی اس پر لازم ہے کہ سات مرتبہ وضو کر کے طواف پورا کرے۔

تنبیہ: اس مسئلے کی تحقیق صفحہ نمبر ۱۰۲ پر موجود ہے۔

مسئلہ ٦ : اگر مریضہ سیلان معذور کے حکم میں داخل ہو تو نماز کے پورے وقت میں پانی آنے کے باوجود اس کے لیے طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۷ : سیلان کی معذورہ پر اگر دوران طواف نماز کا وقت گزر جائے تو فوراً طواف چھوڑ کر چلی جائے اور دوبارہ وضو کر کے باقی ماندہ چکر ادا کرے البتہ اگر باقی ماندہ چکر چار یا اس سے زیادہ ہیں تو پورے طواف کا ازسرِ نو اداء کرنا افضل ہے۔

مسئلہ ۸ : اگر کسی عورت نے سیلان کو ناقضِ وضو نہیں سمجھا اور عمرہ کا پورا طواف کیا یا اکثر چکر لگائے یا کم لگائے تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں:

(۱) اس طواف کا اعادہ کرے۔

(۲) اعادہ نہ کیا تو **ایک** بکرے کا دم دے۔

(۳) **چونکہ** اس **پر** طہارت کے ساتھ طواف کرنا **واجب** تھا اس لیے اس **واجب** کے چھوڑنے کے گناہ سے بھی توبہ کرے۔

مسئلہ ۹ : اگر یہ سمجھ کر کہ اس سیلان کے **پانی** سے وضو نہیں ٹوٹتا اسی **حالت** میں طوافِ زیارت کے سات چکر **یا** اکثر چکر ادا کیے تو اس کے لیے درج ذیل احکام ہیں :

(۱) طہارت کی **حالت** میں اس کا اعادہ مستحب ہے۔

(۲) اس جنایت کی وجہ سے **ایک** بکرے کا دم واجب ہے۔

(۳) **اگر** اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا **اگر** چہ یہ اعادہ **ایامِ نحر** کے بعد ہی ہو۔

(۴) اعادۂ طواف کو **ایامِ نحر** سے **مؤخر** کرنے کی وجہ سے اس پر دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

المسألة ۴ الی ۸ : قال الملا علی القاری رحمه الله تعالی : (و صاحب العذر الدائم) أی حقیقة أو حکما (اذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت توضأ) أی قیاسا للطواف علی الصلاة (و بنی) أی علیه و أتی بالباقی من الواجب (و لا شیء علیه) أی بفعله ذلک لترکه الموالاة بعذر و الظاهر أن الحکم ذلک فی أقل من الأربعة الا ان الاعادة حینئذ أفضل لما تقدم ، و الله أعلم (المناسک : ۱۲۷)

المسألة ۸ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للعمرة کله أو أکثره أو أقله و لو شوطا جنبا أو حائضا أو نفساء أو محدثا فعلیه شاة (المناسک : ۳۵۲)

و قال أیضا : و لو طاف القارن طوافین للعمرة و القدوم و سعی سعیین محدثا أعاد طواف العمرة قبل یوم النحر و لا شیء علیه و ان لم یعد حتی طلع فجر یوم النحر لزم دم لطواف العمرة محدثا و قد فات وقت القضاء (المناسک : ۳۵۳)

المسألة ۹ : قال السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للزیارة کله أو أکثره محدثا فعلیه شاة و علیه الاعادة استحبابا و قیل حتما فان أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده فی أیام النحر أو بعدها و لا شیء علیه للتأخیر لأن النقصان فیه یسیر (مناسک القاری : ۳۲۶) المسألة ۹ : قال السندی رحمه الله تعالی : و لو طاف للزیارة کله أو أکثره محدثا فعلیه شاة و علیه الاعادة استحبابا و قیل حتما فان أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده فی أیام النحر أو بعدها و لا شیء علیه للتأخیر لأن النقصان فیه یسیر (مناسک القاری : ۳۲۶)

مسئلہ ۱۰ : طوافِ زیارت کے چار **یا** پانچ چکر لگانے کے بعد سیلان کی وجہ سے وضو ٹوٹ **گیا** پھر بھی اس نے اسی بے وضو ہونے کی حالت میں **باقی** دو، تین چکر لگائے تو اس **پر** ہر چکر کے **بدلے** سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے اور اس **پر** اس طواف کا اعادہ نہیں لیکن **اگر** اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا البتہ ایامِ **نحر** کے بعد اعادہ کرنے سے صدقہ ساقط نہ ہوگا۔

مسئلہ ۱۱ : سیلان سے وضو ٹوٹ **گیا** پھر بھی اس نے طوافِ صدر کے کل **یا** اکثر **یا** اقل چکر ادا کیے تو اس **پر** ہر چکر کے عوض سوا دو کلو گندم کا صدقہ **واجب** ہے، **اگر** سب چکروں کے صدقہ کا مجموعہ، دم اور بکرے کی قیمت کے **برابر** ہو تو تھوڑا کم کر کے دیا جائے نیز **اگر** اس طواف کا اعادہ کیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۲ : **اگر** اس بے وضو ہونے کی **حالت** میں طوافِ قدوم کے سارے **یا** کم زیادہ چکر لگائے تو بھی ہر چکر کے **بدلے** سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے اور **جب** مجموعہ دم کے **برابر** ہو جائے تو دم کی قیمت سے تقریباً سوا دو کلو کم کیا جائے گا، نیز **اگر** طوافِ قدوم کا اعادہ کر لیا تو صدقہ ساقط ہو جائے گا۔

****

المسألة ۱۰ : قال العلامة القاری رحمه الله تعالی : (و لو طاف الأقل محدثا فعليه صدقة) أی نصف صاع من بر علی ما فی " المحيط " (لكل شوط) أی اتفاقا لما فی " البحر الزاخر " فعليه صدقة فی الروايات كلها و تسقط الاعادة بالاجماع ...... فان أعاده بعد أيام النحر لا يسقط عنه الصدقة عند أبی حنيفة رحمه الله تعالی للتأخير ، انتهی (مناسک القاری : ۳۳۷)

المسألة ۱۱ : قال العلامة القاری رحمه الله تعالی : (و ان طافه محدثا فعليه صدقة لكل شوط) ...... ثم اذا أعاد الطواف سقط عنه الجزاء (مناسک القاری : ۳۵۱)

المسألة ۱۲ : قال العلامة القاری رحمه الله تعالی : (و لو طاف محدثا فعليه صدقة) ...... (لكل شوط نصف صاع من بر الا أن يبلغ ذلک دما فينقص منه ما شاء) و فی " البحر الزاخر " فينقص منه نصف صاع ــــــــــــــــ (مناسک القاری : ۳۵۲)

حیض بند کرنے کی ادویات کا حکم

مسئلہ ۱ : حیض ونفاس بند کرنے کی ادویات کا استعمال دو وجہ سے درست نہیں :

(الف) ان میں سے بعض ادویات پیشاب وغیرہ نجس اشیاء سے بنتی ہیں۔

(ب) یہ ادویات جسم کے لیے مضر ہیں۔

مسئلہ ۲ : اگر ان ادویات سے مکمل طور پر خون بند ہو گیا تو اس کے لیے مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۳ : اگر ادویات سے خون کم تو ہوا لیکن بالکل بند نہ ہوا ایک ایک قطرہ وقفہ وقفہ سے آتا رہا یا کپڑوں پر دھبہ لگتا رہا یا پیشاب کے وقت سرخی محسوس ہوتی رہی تو ان سب صورتوں میں اس کے لیے ایام حیض میں مسجد میں داخل ہونا اور طواف کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے طواف کیا تو اس کا حکم وہی ہے جو حیض کی حالت میں طواف کرنے کا ہے (حیض کی حالت میں طواف کا حکم مسائلِ طواف میں دیکھ لیا جائے)۔

مسئلہ ٤ : بعض خواتین کو ادویات کے استعمال کی وجہ سے پورے ایک دو ماہ تک تھوڑا تھوڑا خون آتا رہتا ہے اور وہ اسے حیض سمجھ کر مہینہ دو مہینہ نہ نماز پڑھتی ہے نہ روزہ رکھتی ہے اور طواف کے لیے بھی پریشان رہتی ہے تو یہ اس عورت کی لاعلمی ہے، اس خون کو استحاضہ اور بیماری کا خون کہا جاتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ ایام حیض میں حیض ہے اور دوسرے ایام میں بیماری ہے لہٰذا صرف حیض کے دنوں میں نماز، روزہ اور طواف چھوڑنا ضروری ہے دوسرے ایام میں باوجود خون آنے کے نماز، روزہ اور طواف سب کچھ ادا کرنا ضروری ہے۔

طواف زیارت کے مسائل

مسئلہ ۱ : مرد کی طرح عورت کے لیے بھی رمی، ذبح اور قصر کے بعد طواف زیارت کرنا مستحب اور افضل ہے البتہ جس عورت کو حیض آنے کا اندیشہ ہے اس کے لیے مناسب اور احتیاط

اسی میں ہے کہ ایامِ نحر شروع ہوتے ہی سب سے پہلے طواف زیارت کرے تاکہ حیض کی وجہ سے مشکلات میں نہ پڑے۔

مسئلہ ۲ : اگر کسی عورت نے حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت پورا یا اس کے اکثر چکر ادا کیے تو اس پر درج ذیل تین امور واجب ہیں :

(۱) ناپاکی کی حالت میں دخول مسجد اور طواف کے گناہ سے توبہ کرنا۔

(۲) اس طواف کا پاکی کی حالت میں اعادہ کرنا۔

(۳) اعادہ نہ کرنے کی صورت میں بدنہ یعنی مکمل اونٹ یا گائے ذبح کرنا۔

تنبیہ : اگر اعادہ کے بغیر وطن واپس آ گئی تو بھی اس پر واپس جا کر اعادہ واجب ہے واپس جانے کی صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر جائے، جب مکہ مکرمہ پہنچے تو پہلے عمرہ کا طواف کرے اس کے بعد طواف زیارت کرے اگر واپس نہ گئی بلکہ بدنہ یعنی پورا اونٹ یا گائے حرم میں ذبح کروایا تو بھی درست ہے اور حلال ہو جائے گی۔

مسئلہ ۳ : اگر حیض کی حالت میں دسویں تاریخ کو طواف زیارت کیا پھر گیارہویں تاریخ کو یا بارھویں کی صبح کو پاک ہوئی لیکن طواف زیارت کا اعادہ نہ کیا ایامِ نحر گزرنے کے بعد اعادہ کیا

••

المسألة ۱ : قال القاري رحمه الله تعالى : (و أما الترتيب بينه) أي بين طواف الزيارة (و بين الرمي و الحلق) أي كونه بعدهما (فسنة و ليس بواجب) تأكيد لما قبله ، و كذا الترتيب بينه بين الحلق ، حتى لو طاف قبل الرمي و الحلق لا شيء عليه إلا أنه قد خالف السنة فيكره على ما صرح به غير واحد ، إلا أن أبا الحجاج ذكر في منية المناسك وجوب الترتيب بين ذلك (مناسك القاري : ۲۳۳)

المسألة ۲ : قال العلامة السندي رحمه الله تعالى : و لو طاف للزيارة جنبا أو حائضا أو نفساء كله أو أكثره و هو أربعة أشواط فعليه بدنة و يقع معتدا به في حق التحلل و يصير عاصيا و عليه أن يعيده طاهرا حتما فإن أعاده سقط عنه البدنة و لو رجع إلى أهله وجب عليه العود لإعادته ثم إن جاوز الوقت يعود بإحرام جديد و إن لم يجاوزه عاد بذلك الإحرام اتفاقا . فإذا عاد بإحرام جديد بأن أحرم بعمرة يبدأ بطواف العمرة ثم يطوف للزيارة و لو لم يعد و بعث بدنة أجزأه (مناسك القاري : ۳۴۴ ـ ۳۴۵)

و قال القاري رحمه الله تعالى : (فإن أعاد سقطت عنه البدنة) و أما المعصية فموقوفة على التوبة أو معلقة بالمشيئة و لو كفرت بالبدنة (مناسك القاري : ۳۴۴)

تو اس اعادہ کی وجہ سے **بدنہ** یعنی پوری گائے کا دم دینا ساقط ہوجائے گا لیکن طواف زیارت کو ایام **نحر** سے مؤخر کرنے کی وجہ سے **ایک** بکرے کا دم واجب ہوگا، البتہ **اگر** بارھویں کے غروب آفتاب سے پہلے پہلے اعادہ کیا تو بدنہ بھی ساقط ہوجائے گا اور بکرے کا دم دینا بھی واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ ٤ : اگر حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کے صرف تین چکر یا اس سے کم ادا کیے تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں۔

(۱) حالت حیض یا نفاس میں دخول مسجد و طواف کے گناہ سے توبہ کرنا۔

(۲) پاکی کے دنوں میں ان چکروں کا اعادہ کرنا۔

(۳) اعادہ نہ کرنے کی صورت میں ایک بکرے کا دم دینا۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

المسألة ۳ الی ۴ : قال العلامة الحسین المکی رحمه الله تعالی تحت قوله (و لو طاف أقله جنبا فعليه لكل شوط صدقة اتفاق) : أقول يخالفه ما فی " غاية البيان " حيث أوجب الدم و كذا فی " البحر الرائق " حيث قال عند قول المتن : و بدنة لو جنبا قيد بالركن و هو الأكثر لأنه لو طاف الأقل جنبا و لم يعد وجب عليه شاة و ان أعاده وجبت عليه صدقة لتأخير الأقل من طواف الزيارة لكل شوط نصف صاع انتهى ، و أقره الشيخ عبد الحق و فی " رد المحتار " : أما لو طاف أقله جنبا و لم يعد وجب عليه شاة فان أعاده وجبت صدقة لكل شوط نصف صاع لتأخير الأقل من طواف الزيارة " بحر " لكن فی " اللباب " : و لو طاف أقله جنبا فعليه لكل شوط صدقة و ان أعاده سقطت تأمل انتهى و قال العلامة طاهر سنبل عند قول صاحب الدر : و لو جنبا البدنة ما نصه : أی اذا طاف كله أو أكثره فلو طاف أقله جنبا فعليه دم ، كذا فی " البحر " و " شرح الطحاوی " و غيرهما فما فی الكبير و اللباب من أن عليه صدقة يظهر أنه وهم ناشئ مما فی المبسوط و غيره أنه لو أخر الأقل فعليه صدقة ـــــــــــــ (ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری : ۳۴۵)

المسألة ۳ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : ثم ان أعاده فی أيام النحر فلا شیء عليه و ان أعاده بعد أيام النحر فعليه دم و لو أخر أقله فعليه صدقة لكل شوط (مناسک القاری : ۳۴۵)

مسئلہ ۵ : اگر کسی عورت نے حیض ونفاس کے عذر کے بغیر پورے طواف زیارت یا اس کے اکثر چکروں کو ایام نحر گزرنے کے بعد ادا کیا تو اس پر تاخیر کی وجہ سے ایک بکرے کا دم دینا واجب ہے نیز تاخیر کے گناہ سے استغفار بھی لازم ہے۔

مسئلہ ٦ : اگر کسی عورت نے حیض ونفاس کے عذر کے بغیر طواف زیارت کے تین سے کم چکر ایام نحر کے بعد ادا کیے تو اس پر ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ کرنا واجب ہے نیز تاخیر کے گناہ سے توبہ بھی لازم ہے۔

مسئلہ ۷ : اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے پورا طواف زیارت یا اکثر چکر چھوڑ کر اپنے وطن چلی گئی تو اس پر فرض ہے کہ اسی احرام سے واپس جا کر طواف زیارت کرے، اونٹ اور گائے کے دم دینے سے یہ فرض ادا نہ ہوگا۔

تنبیہ : اس صورت میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں، طواف زیارت نہ کرنے کی وجہ سے جو احرام باقی ہے اسی کے ساتھ جانا لازم ہے۔

* *

المسألة ۵ ــ ٦ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لو أخر طواف الزیارة کله أو أکثره عن أیام النحر فعلیه دم و لو أخر أقله فعلیه صدقة لکل شوط (مناسک القاری : ۳۴۸)

و قال العلامة القاری رحمه الله تعالی : (أول وقت طواف الزیارة طلوع الفجر الثانی من یوم النحر فلا یصح قبله) خلافا للشافعی حیث یجوزه بعد نصف اللیل منه (و لا آخر له فی حق الصحة فلو أتی به و لو بعد سنین صح و لکن یجب فعله فی أیام النحر أو لیالیها عند الامام و یسن اجماعا فیکره تأخیره عنها بالاتفاق تحریما أو تنزیها (فلو أخره عنها) أی بغیر عذر (و لو الی آخر ایام التشریق لزمه دم) أی علی الأصح الخ ــــــــــــ (المناسک ۲۳۲ ، ۲۳۳)

المسألة ۷ : قال القاری رحمه الله تعالی : (و لو ترک الطواف کله أو طاف أقله و ترک أکثره) أی و رجع الی أهله (فعلیه حتما) أی وجوبا اتفاقا (أن یعود بذلک الاحرام و یطوفه) أی لأنه محرم فی حق النساء و لا یجوز احرام العمرة علی بعض افعال الحج من الطواف و السعی و لو بعد الحلق من التحلل الأول (و لا یجزئ عنه) أی عن ترک الطواف الذی هو رکن الحج کله أو أکثره (البدل) و هو البدنة لأنه ترک رکنا فلا یقوم مقامه غیره بل یجب الاتیان بعینه و لا یجزئ عنه البدل (أصلا) أی سواء عاد الی أهله أو لم یعد ــــــــــــ (مناسک القاری : ۳۳۵)

مسئلہ ۸ : اگر حیض یا نفاس کی وجہ سے تین یا تین سے کم چکر چھوڑ کر وطن واپس چلی گئی تو اس پر واجب ہے کہ واپس آ کر اسے پورا کرے اگر واپس نہ آئی اور اس جنایت کے بدلے ایک بکرے کا دم دیا تو بھی جائز اور کافی ہے البتہ اگر آنا چاہتی ہے تو پھر اس پر واجب ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر آئے بشرطیکہ میقات سے گزر چکی ہو ورنہ احرام نہ باندھے واپس آ کر پہلے عمرہ ادا کرے پھر طواف زیارت کے چکر پورے کرے۔

مسئلہ ۹ : ایام نحر سے پہلے حیض شروع ہوا اور ایام نحر ختم ہونے کے بعد بند ہوا اس وجہ سے ایام نحر میں طواف زیارت نہ کر سکی تو اس پر اس تاخیر کی وجہ سے دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں۔ ایام نحر کے بعد جب پاک ہو جائے تو طواف زیارت کرے۔

مسئلہ ۱۰ : اگر ایام نحر کی ابتدا میں اتنا وقت مل گیا جس میں طواف زیارت کے چار سے کم چکر لگا سکتی تھی لیکن اس نے غفلت کی وجہ سے طواف شروع ہی نہیں کیا اور حیض آ گیا تو اس پر درج ذیل امور واجب ہیں :

(۱) سوا دو کلو گندم کا صدقہ کرے۔

(۲) چونکہ اس پر واجب تھا کہ فوراً طواف شروع کر کے جتنے چکر ممکن ہیں اتنے چکر لگاتی لیکن غفلت اور سستی سے اس نے اس واجب کو چھوڑا، لہٰذا اس ترکِ واجب کے گناہ سے توبہ بھی کرے۔

مسئلہ ۱۱ : اگر ایام نحر کی ابتدا میں حیض آنے سے قبل اتنا وقت مل گیا تھا جس میں پورا طواف زیارت یا اکثر چکر ادا کر سکتی تھی لیکن کاہلی اور غفلت سے ادا نہیں کیا تو اس پر درج ذیل

••

المسألة ٨ : قال القاری رحمه الله تعالی : (و لو ترک من طواف الزیارة أقله) و هو ثلاثة أشواط فما دونها ..... (فعلیه دم) أی و لا تجزئه الصدقة ان لم یعده (و ان أعاده سقط) أی الدم عنه (و لو عاد الی أهله بعث شاة) أی أجزأه أن لا یعود ، و لا یلزم العود بل یبعث شاة أو قیمتها لتذبح عنه فی الحرم و یتصدق بها (و ان اختار العود یلزمه احرام جدید ان جاوز الوقت) أی کما سبق بیانه (مناسک القاری : ۳۴۷)

امور واجب ہیں:

(۱) ترک واجب کے گناہ سے توبہ واستغفار کرے۔

(۲) اگر حیض آنے کا وقت معلوم نہ تھا تو سوا دو کلو گندم کا صدقہ کرے۔

(۳) اگر حیض کا وقت معلوم تھا کہ طواف کے اکثر چکر یا سب چکر لگانے کے بعد فوراً حیض شروع ہونے کا وقت ہے تو بجائے سوا دو کلو گندم صدقہ کرنے کے ایک بکرے کا دم دے۔

مسئلہ ۱۲ : ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے قبل اتنی دیر پہلے پاک ہوئی کہ اگر یہ غسل کر کے مسجد میں جاتی اور طواف زیارت شروع کرتی تو کل طواف یا اکثر چکر غروب سے قبل ادا کر لیتی لیکن غفلت و سستی سے اس نے کچھ نہیں کیا تو اس پر درج ذیل دو چیزیں واجب ہیں :

(۱) تاخیر کی وجہ سے ایک بکرے کا دم دینا۔

(۲) طواف شروع نہ کرنے کے گناہ سے توبہ واستغفار کرنا۔

مسئلہ ۱۳ : ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب سے اتنی دیر پہلے پاک ہوئی جس میں غسل کر کے اگر مسجد میں جا کر طواف زیارت شروع کرتی تو تین یا اس سے کم چکر لگا لیتی لیکن اس نے کچھ بھی نہ کیا تو اس پر دو چیزیں واجب ہیں :

(۱) سوا دو کلو گندم کا صدقہ دینا۔

(۲) طواف شروع نہ کرنے کے گناہ سے توبہ کرنا۔

مسئلہ ۱٤ : اگر کسی کی عادت مثلاً نو دن ہے اور حیض ایام نحر سے پہلے ۸/ ذی الحجہ کو منی میں شروع ہوا اور خلاف معمول ایک دن یا تین دن آنے کے بعد بند ہو گیا تو اس پر واجب ہے کہ ۱۲/ ذی الحجہ کے غروب سے اتنی دیر قبل تک انتظار کرے جتنی دیر میں طواف زیارت کر سکتی ہے، انتظار کے بعد اگر ۱۲/ ذی الحجہ کو غروب سے قبل خون نظر نہ آیا تو طواف زیارت کر لے، اگر نظر آ گیا تو ایام عادت کے نو دن گزرنے اور حیض بند ہونے کے بعد کرے۔

تنبیہ : خون نظر نہ آنے کی صورت میں طواف زیارت کرنے کے حکم سے یہ لازم اور

ضروری نہ سمجھا جائے کہ اب یہی طواف اس کے لیے مطلقاً کافی بھی ہے کیونکہ اس طواف کے کافی ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ خون بند ہونے کے وقت سے مکمل پندرہ دن تک پاکی رہے لہٰذا اگر اس طواف کے بعد ایام عادت میں دم آیا یا بند ہونے کے وقت سے پندرہ دن پاکی کے گزرنے سے پہلے آیا تو یہ طواف حالت حیض میں ہونے کی وجہ سے کافی اور کامل نہ ہوگا اور اس عورت پر واجب ہوگا کہ وہ اس کے بدلے پاکی کے دنوں میں دوسرا طواف کرے۔ اگر دوسرا طواف نہ کیا تو اس کے بدلے ایک اونٹ یا گائے کا دم دینا ضروری ہوگا۔

* *

المسألة ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴ : قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لا یلزمها دم لترک الصدر و تأخیر طواف الزیارة عن وقته لعذر الحیض و النفاس (مناسک القاری : ۱۱۵)

قال القاری رحمه الله تعالی : (حائض طهرت فی آخر أیام النحر) أی و بقی قلیل من زمان یومه (و یمکنها) أی بعد سیر مسافتها الی المسجد (طواف الزیارة کله أو أکثره و هو أربعة أشواط قبل الغروب فلم تطف فعلیها دم للتأخیر و ان أمکنها أقله فلم تطف لا شیء علیها) الا أن الأفضل بل الواجب أن تطوف مهما أمکن فان ما لا یدرک کله لا یترک کله و لیصح کون ترک الباقی عن عذر (و لو حاضت فی وقت تقدر) أی حال کونها قادرة (علی أن تطوف فیه أربعة أشواط فلم تطف) أی قبل الحیض (لزمها دم التأخیر) ..... (و لو حاضت فی وقت تقدر علی أقل من ذلک لم یلزمها شیء) کان القیاس أن یجب علیها صدقة ثم اذا عرفت هذا التفصیل (فقولهم) أی مجملا (لا شیء علی الحائض) و کذا النفساء (لتأخیر الطواف) أی طواف الزیارة کما فی الفتاوی السراجیة و غیرها (مقید بما اذا حاضت فی وقت لم تقدر علی أکثر الطواف) أی قبل الحیض (أو حاضت قبل أیام النحر و لم تقدر علی أکثر الطواف) أی جمیعها، و حاصله ما فی "البحر الزاخر" من أن المرأة اذا حاضت أو نفست قبل أیام النحر فطهرت بعد مضیها فلا شیء علیها و ان حاضت فی اثنائها وجب الدم بالتفریط فیما تقدم و الله تعالی أعلم (مناسک القاری : ۳۴۹، ۳۵۰) و قال العلامة الحسین المکی رحمه الله تعالی تحت قوله (و ان أمکنها أقله فلم تطف لا شیء علیها) : أقول کان الظاهر وجوب الصدقة لتأخیر الأقل من غیر عذر کما تقدم فی المسألة التی قبیل الفصل و الله أعلم (ارشاد الساری علی هامش مناسک القاری : ۳۴۹)

قال العلامة السندی رحمه الله تعالی : و لو أخر أقله فعلیه صدقة لکل شوط (المناسک : ۳۴۸)

قال العلامة ابن عابدین رحمه الله تعالی : لکن ایجاب الدم فیما لو حاضت فی وقته بعد ما قدرت علیه مشکل لأنه لا یلزمها فعله فی أول الوقت نعم یظهر ذلک فیما لو علمت وقت حیضها فأخرته عنه تأمل

(رد المحتار ۳ / ۵۱۹)

حائض اور طوافِ عمرہ کے مسائل

مسئلہ ۱ : ایام حیض سے کئی دن پہلے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچ گئی وہاں خلافِ توقع طواف سے اتنے دن پہلے خون نظر آ گیا کہ اگر ان دنوں کو ایامِ عادت (یعنی وہ دن جن میں حیض آنے کا معمول ہے) سے ملایا جائے تو مجموعہ دس دن سے نہ بڑھے تو اس عورت پر لازم ہے کہ اب طواف نہ کرے، جب خون بند ہو جائے اور ایامِ عادت گزر جائیں پھر طواف کرے، اگر مجموعہ دس دن سے بڑھتا ہے تو یہ استحاضہ اور بیماری کا خون ہے لہٰذا اسی حالت میں ایامِ عادت سے قبل طواف درست اور جائز ہے البتہ احتیاط اس صورت میں بھی یہی ہے کہ ایامِ عادت گزرنے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ ۲ : بعض خواتین کو ہر ماہ حیض نہیں آتا بلکہ دو تین ماہ کے بعد آتا ہے ایسی عورت اگر عمرہ پر چلی گئی اور اس کو خلاف معمول عادت سے پہلے خون آیا مثلاً معمول یہ ہے کہ ہر تین ماہ کے بعد حیض آتا ہے اب جب احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچی تو طواف کرنے سے قبل خلافِ معمول ایک ماہ پاکی کے بعد خون آنے لگا تو اس کے لیے طواف جائز نہیں، جب خون بند ہو جائے پھر طواف کرے (کیونکہ اس خون اور ایامِ عادت کے خون کو حیض بنانا درست ہے)۔

تنبیہ: اس مسئلہ اور حیض کے دوسرے تفصیلی مسائل اسی کتاب کے ابتدائی حصہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

مسئلہ ۳ : کسی عورت کی عادت چھ دن حیض کی ہے اس کو مکہ مکرمہ پہنچتے ہی حیض شروع ہوا لیکن خلافِ معمول تین یا چار دن کے بعد بند ہو گیا جب کہ ہمیشہ کا معمول چھ دن پر بند ہونا تھا تو اس کے لیے چھ دن پورے ہونے تک طواف جائز نہیں یعنی خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے نمازیں پڑھتی رہے گی لیکن طواف کے لیے انتظار کرے گی۔ جب چھ دن عادت کے گزر جائیں پھر طواف کرے گی نیز چھ دن کے بعد طواف سے پہلے احتیاطاً غسل بھی دوبارہ کرے تاکہ طہارت کے بغیر طواف کرنے کے محظور سے حفاظت ہو۔

مسئلہ ٤ : مثلاً عادت آٹھ دن ہے **ایک** دن خون آکر بند ہو **گیا** تو بھی اس کے لیے جائز نہیں کہ آٹھ دن پورا ہونے سے قبل طواف کرے یہاں بھی آٹھ دن کے بعد طواف سے قبل غسل کرے پھر عمرہ کا طواف کرے۔

مسئلہ ٥ : مثلاً عادت **پانچ** دن ہے اور حیض بھی **پانچ** دن **مکمل** آکر بند ہو **گیا یا پانچ** سے بڑھ کر چھ **یا** سات دن **پر** دس دن سے قبل بند ہو **گیا** تو اس کے لیے دس دن پورے ہونے **تک** طواف کو **موخر** کرنا صرف مستحب ہے **واجب** نہیں۔

مسئلہ ٦ : مثلاً عادت سات دن ہے تین **یا** چار دن خون آکر بند ہو **گیا**، بند ہوتے ہی اس نے غسل کر کے طواف کیا پھر بند ہونے کے بعد سے **پا**کی کے پندرہ دن **گزر**نے سے پہلے پہلے خون کے کچھ قطرے **یا** دھبے **یا** زیادہ مقدار میں خون **نظر آیا** تو اس **پر** ایام حیض میں طواف کرنے کے **گناہ** سے توبہ واستغفار اور اس طواف کا **پا**کی کے دنوں میں اعادہ **واجب** ہے، **اگر** اعادہ نہ کیا تو **ایک** بکرے کا دم دینا **پڑ**ے گا (خواہ اس عورت کو ایامِ عادت پورا ہونے **تک** انتظار کا مسئلہ معلوم ہو **یا** نہ ہو)۔

مسئلہ ۷ : مثلاً عادت **پا**نچ دن ہے **ایک** دن خون آکر بند ہو **گیا** اور اس نے فوراً غسل کر کے طواف کر لیا پھر ایامِ عادت کے تیسرے **یا** چوتھے **یا پا**نچویں دن خون **آیا یا** پندرہ دن **پا**کی کے **گز**رنے سے پہلے پہلے آیا تو اس **پر** بھی توبہ اور اس طواف کا لوٹانا **واجب** ہے **اگر** نہیں لوٹا**یا** تو **ایک** بکرے کا دم دینا **واجب** ہوگا۔

مسئلہ ۸ : مثلاً عادت تین دن ہے اور خون بھی تین دن ختم ہونے **پر** بند ہو **گیا**، بند ہوتے ہی اس نے فوراً غسل کر کے عمرہ کا طواف کیا اور سعی کر کے حلال ہوگئی لیکن دس دن سے پہلے اس کو دوبارہ خون شروع ہوا اور دس دن **گز**رنے سے قبل بند ہوا مثلاً تین دن **پر** بند ہونے کے بعد دو **یا** تین دن بند رہا پھر چھٹے **یا** ساتویں دن شروع ہوا اور **ایک یا** دو دن آکر بند ہو **گیا یا** صرف دسویں دن تھوڑا سا خون **آیا** اور اسی دن بند ہوا اس کے بعد پندرہ دن **تک مکمل پا**کی رہی **ایک** قطرہ خون بھی

نہ آیا تو اس پر واجب ہے کہ اس طواف کو لوٹائے اگر نہیں لوٹایا تو ایک بکرے کا دم دینا واجب ہوگا البتہ اس صورت میں چونکہ اس نے قصداً حیض کی حالت میں طواف نہیں کیا اس لیے گنہگار نہ ہوگی۔

تنبیہ : اس پر طواف کا اعادہ تو واجب ہے لیکن سعی کا اعادہ واجب نہیں۔

مسئلہ ۹ : طواف کے دوران حیض شروع ہوا تو فوراً طواف چھوڑ کر مسجد سے نکل جائے پاک ہونے کے بعد باقی ماندہ چکر پورا کرے البتہ اگر چار چکر یا اس زیادہ باقی ہیں تو از سرِ نو پورے طواف کا اعادہ افضل ہے۔

مسئلہ ۱۰ : پورا طواف مکمل کرنے یا اکثر چکر لگانے کے بعد حیض شروع ہوا تو اس کے لیے جائز ہے کہ اسی حالت میں سعی کرے اور طواف مکمل ہونے کی صورت میں حلال بھی ہو جائے البتہ طواف کے کچھ چکر باقی ہوں تو سعی کے بعد حلال ہونا جائز نہیں، سعی کے بعد حیض کے ختم ہونے کا انتظار کرے جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کرکے باقی ماندہ چکروں کو پورا کرے اس کے بعد بال کاٹ کر حلال ہو جائے، اگر انتظار نہ کیا اور حلال ہوگئی تو اس پر عمرہ کے طواف کے چکر چھوڑنے کی وجہ سے ایک بکرے کا دم اور گناہ سے توبہ دونوں واجب ہوں گے۔

****

المسألة ۳ الی ۸ : قال القاری رحمه الله تعالی : (الطواف) ای جنس الطواف حال کون الطائف (جنبا او حائضا او نفساء) حرام اشد حرمة (المناسک : ۱۶۴)

و قال ایضا : (و لو طاف للعمرة کله او اکثره او اقله ، و لو شوطا او حائضا او نفساء او محدثا ، فعلیه شاة) ای فی جمیع الصور المذکورة (و لا فرق فیه) ای فی طواف العمرة (بین الکثیر و القلیل و الجنب و المحدث ، لانه لا مدخل فی طواف العمرة للبدنة) ای لعدم ورود الروایة (و لا للصدقة) و الله اعلم ، بما فیه من الدرایة . ____ (المناسک : ۳۵۲)

المسألة ۹ : قال القاری رحمه الله تعالی : فصل فی مستحباته (و استئناف الطواف لو قطعه) ای و لو بعذر ، و الظاهر انه مقید بما قبل اتیان اکثره (مناسک القاری : ۱۶۰) و قال ایضا : (و لو صاحب العذر الدائم) ای حقیقة او حکما (اذا طاف اربعة اشواط ثم خرج الوقت توضأ) ای قیاسا للطواف علی الصلاة (و بنی) ای علیه و اتی بما بقی من الواجب (و لا شیء علیه) ای بفعله ذلک لترکه الموالاة بعذر ، و الظاهر ان الحکم کذلک فی اقل من الاربعة الا ان الاعادة حینئذ افضل لما تقدم ، و الله اعلم (مناسک القاری : ۱۶۷)

تنبیہ: طوافِ زیارت حیض میں کرنے کی وجہ سے بدنہ واجب ہوتا ہے اور طوافِ عمرہ حیض میں کرنے سے بدنہ کا ساتواں حصہ یا بکرا دینا واجب ہے۔

طوافِ صدر کے مسائل

طواف زیارت کے بعد مکہ مکرمہ سے رخصتی کے وقت جو طواف کیا جاتا ہے، اسے طوافِ صدر اور طوافِ وَداع کہتے ہیں، فی نفسہ یہ طواف غیر مکی یعنی جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں صرف ان پر واجب ہے۔

مسئلہ ۱: اگر طواف زیارت کے بعد کسی نے کوئی نفلی طواف پاکی کے دنوں میں کیا پھر حیض وغیرہ کسی عذر سے رخصتی کے وقت طواف کا موقع نہ مل سکا تو وہ نفلی طواف اس واجب طواف کا قائم مقام ہوجائے گا اور رخصت کے وقت طواف نہ کرنے سے اس پر کچھ بھی لازم نہ ہوگا۔

مسئلہ ۲: اگر حیض ونفاس کے بغیر طواف صدر پورا یا اس کے اکثر چکر چھوڑ دیے تو دم واجب ہے، اگر تین یا اس سے کم چکر چھوڑے تو ہر چکر کے بدلے سوا دو کلو گندم کا صدقہ واجب ہے، البتہ اگر اعادہ کرلیا تو دم اور صدقہ ساقط ہوجائے گا۔

مسئلہ ۳: اگر حیض یا نفاس کی وجہ سے طواف زیارت کے بعد کسی ایک طواف کا موقع نہ ملا

....

المسألة ۱۰: قال العلامة السندی رحمه الله تعالى: الثاني أن يكون بعد طواف أو بعد أكثره فلو سعى قبل الطواف أو بعد أقله لم يصح و لو سعى بعد أربعة أشواط صح (مناسک القاری: ۱۷۳)

و قال القاری رحمه الله تعالى: (و كذا لو ترک منه) أي من طواف العمرة (أقله و لو شوطا فعليه الدم) و هذه تصريح بما علم تلويحا (و ان أعاده) أي الأقل منه (سقط عنه الدم) (المناسک: ۳۵۳)

و قال أيضا: (و كل طواف يجب في كله دم ففي أكثره دم لأنه اليم الأكثر مقام الكل (و في أقله صدقة) أي لصفة الجناية (إلا في طواف العمرة فإن كثيره و قليله سواء) أي مستوى في وجوب الدم، كما تقدم، و الله أعلم. (المناسک: ۳۵۵)

قال العلامة الملا علي القاری رحمه الله تعالى: "فصل في طواف الصدر" و يسمى طواف الوداع و طواف آخر عهد بالبيت، و هو واجب على الحاج الآفاقي لا المكي (المناسک: ۶۲۹)

تو بدون طوافِ وداع اس عورت کے لیے اپنے وطن جانا جائز ہے طوافِ وداع چھوڑنے سے اس پر دم وغیرہ کچھ بھی واجب نہیں، اگر طوافِ زیارت کے بعد طواف کا موقع ملا تھا پھر بھی طواف نہ کیا یہاں تک کہ حیض یا نفاس آیا تو ایک بکرے کا دم دینا پڑے گا۔

واپسی کی تاریخ تک حیض ونفاس سے پاک نہ ہوئی تو کیا کرے؟

﴿......الاستفتاء......﴾

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حیض یا نفاس کی وجہ سے اپنے ملک پاکستان لوٹنے کی تاریخ تک طوافِ زیارت نہ کرسکی، ٹکٹ اور پرواز منسوخ کرانے کی ناقابلِ تحمل مشکلات سب کے سامنے ہیں۔

ایسی مجبوری کی صورت میں درج ذیل عبارت کی بناء پر حالتِ حیض یا نفاس میں طوافِ

••

المسألة ١ : قال القاري رحمه الله تعالى : (و من فروعه لو قدم) .... (و لو كان) أي طوافه (في يوم النحر) أي و نوى نفلا أو وداعا أو أطلقه (وقع للزيارة أو بعد ما حل النفر) أي بعد ما طاف للزيارة كما في نسخة (فهو للصدر و ان نواه للتطوع) و كذا اذا أطلقه ، (فالحاصل أن كل من عليه طواف فرض أو واجب أو سنة اذا طاف) أي مطلقا أو مقيدا (وقع عما يستحقه) أي من الترتيب المعتبر الشرعي (دون غيره) (مناسك القاري : ١٣٦)

المسألة ٢ : قال العلامة السندي رحمه الله تعالى : و من ترك طواف الصدر كله أو أكثره فعليه شاة و ما دام في مكة يؤمر بأن يطوفه و ان ترك ثلاثة أشواط منه فعليه لكل شوط صدقة . و قال القاري رحمه الله تعالى : أي فيطعم ثلاثة مساكين لكل مسكين نصف صاع من بر . و قال أيضا : ثم اذا أعاد الطواف سقط عنه الجزاء و لا يجب بالتأخير شيء اتفاقا ، كذا في المشاهير (مناسك القاري : ٣٥٠ ـ ٣٥١)

المسألة ٣ : قال العلامة السندي رحمه الله تعالى : و لا يلزمها دم لترك الصدر و تأخير طواف الزيارة عن وقته لعذر الحيض و النفاس (المناسك : ١١٥)

و قال العلامة الحسين رحمه الله تعالى : .... و في طواف الصدر بأن أخذ أهلها في الرحيل و العذر مستمر بها و أما اذا عجلت ولو بعدها و لم تطفه ثم غشيها الحيض أو النفاس فالدم متحتم عليها اهـ كذا في اللباب (ارشاد الساري على هامش مناسك القاري : ١١٥)

زیارت کرنے کی گنجائش نکلتی ہے یا نہیں؟ بہر حال موجودہ حالات اور دشواریوں کے پیش نظر اس مسئلے کا کیا حکم ہے؟ اس عورت کو کیا کرنا چاہئے؟ اگر تفصیل سے جواب لکھا جائے تو نوازش ہوگی۔

۱ : و قال العلامة الحسين بن محمد سعيد عبد الغني المكي

قال في اختلاف الأئمة : و اذا حاضت المرأة قبل طواف الافاضة لم تنفر حتى تطوف و تطهر و لا يلزم الجمال حبس الجمل عليها بل ينفر مع الناس، و يركب غيرها مكانها عند الشافعي و أحمد ، و قال مالك : يلزمه حبس الجمل أكثر مدة الحيض ، و زيادة ثلاثة أيام ، و عند أبي حنيفة أن الطواف لا يشترط فيه الطهارة ، فتطوف و ترتحل مع الحجاج اهـ أفاده الحباب.

(ارشاد الساري على هامش مناسك القاري : ۳۵۰)

السائل: احمد ممتاز

جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

مدنی کالونی مدنی جامع مسجد گریکس ماڑیپور کراچی

الجواب و منہ الصدق و الصواب

صورت مسئلہ میں دورانِ حج ، طوافِ زیارت ادا کرنے سے پہلے اگر حیض (ماہواری) آجائے اور عورت پاک ہونے کا انتظار درج ذیل مجبوریوں کی وجہ سے نہیں کر سکی:

(۱) ویزہ ختم ہوگیا اور باوجود کوشش وسعی کے بڑھانا مشکل ہو۔

(۲) دوبارہ حج ادا کرنے کے لیے پیسہ نہ ہو۔

تو ایسی صورت میں بامر مجبوری حیض کی حالت میں طوافِ زیارت کرلیا جائے اور بطور جنایت ایک بدنہ (گائے یا اونٹ) دم دے، اگر مکہ میں روپے نہیں ہیں تو واپس آکر روپے بھیج دیے جائیں، وہاں عورت کی طرف سے کوئی بدنہ کا دم ادا کردے تو حج ادا ہو جائے گا۔

فقط واللہ سبحانہ وتعالی اعلم

دورِ حاضر کی مشکلات اور معذورین کا حکم

جو نماز کے حق میں تو معذور نہ ہو اور ایک وضو سے طواف کرنا ممکن ہو اور اسی طواف کے لیے بار بار وضو کرنے میں بھیڑ کی وجہ سے سخت مشقت ہوتی ہو تو اس کے لیے بدون تجدید وضو کے فرض، واجب طواف کی گنجائش ہے البتہ نفل طواف سے احتراز کرے۔

دار العلوم کراچی پاکستان کے فتوی میں تحریر ہے: اگر ان کے لیے واقعتاً حالتِ پاکی میں طواف کرنا ممکن نہ ہو اور شرعی قاعدہ کی رو سے وہ نماز کے حق میں معذور بھی نہ ہو تو درج ذیل وجوہ کی بنا پر ان معذورین کے واسطے اسی حالت میں فرض و واجب طواف کر لینے اور اس کی وجہ سے ان پر کوئی دم واجب نہ ہونے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے تاہم یہ حضرات نفلی طواف سے گریز کریں۔

D:\Only-Inpage\08-Mufti-Mumtaz-Sahib\books\Ahkam-e-Haiz-w-Nafas\Fatwa 99 AH.tif not found.

عورت کے لیے حلق وامرار موسیٰ کا حکم

جس عورت کے سر پر زیادہ بال ہیں ان پر واجب ہے کہ حج اور عمرہ کے احرام سے نکلنے کے لیے پَورے کے برابر ایک چوتھائی سر کے بال کاٹے اس کے لیے حلق جائز نہیں البتہ اگر کسی نے حلق کر کے گناہ کا ارتکاب کر لیا تو حلال ہو جائے گی۔

مسئلہ: جس عورت کے سر پر پَورے سے کم بال ہیں یا بال بالکل ہیں ہی نہیں اس کا حکم کیا ہے؟

چونکہ کتب فقہ میں اس کا حکم صراحۃً نہیں ملتا اس لیے اس میں اکابر واصاغر کی رائے مختلف ہیں:

(۱) حضرت شیخ الحدیث مولانا خلیل احمد سہارنپوری ا کی رائے قینچی پھرانا ہے۔ فرماتے ہیں :

قلت و لو اعتمرت المرأة اياماً و قصرت من شعرها كل يوم حتى بقيت شعرها قدر الانملة فان حلقت رأسها وقعت في الحرمة او الكراهة و ان لم تحلق فلا تحل و لم أر حكمه في ذلك في شيء من كتب المذهب الا ان يقال كما ان اجراء الموسى على من ليس له شعر في الرأس يكفيه كذلك اجراء المقص لعلها تكفيها و الله اعلم.

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی زید مجدہم کی رائے میں قینچی پھرانا احوط ہے جبکہ بلا کسی عمل بھی حلال ہو جائے گی۔ فرماتے ہیں:

أصاب المجيب فيما أجاب و أجاد فيما أفاد، جزاه الله تعالى خيراً. و ما ذكره عن الشيخ السهارنفوري ا من امرار المقص أحوط و الله سبحانه أعلم.

لہٰذا اگر کسی عورت کے بال اتنے چھوٹے ہوں کہ ان کو ایک پورے کے بقدر نہیں کاٹا جا سکتا ہو یا اس کے سر پر بال اس قدر چھوٹے ہوں کہ ان پر قینچی چلانا بھی ممکن نہ ہو جیسا کہ بعض بیماری سے سر کے بال ٹوٹتے رہتے ہیں حتی کہ صرف ان کی جڑیں باقی رہ جاتی ہیں تو ایسی عورت قصرِ شرعی پر عدمِ قدرت کی وجہ سے اس وجوب کی ادائیگی سے معذور ہے اور چونکہ واجباتِ حج کے متعلق

فقہائے کرام M کے بیان کردہ ضوابط کی رو سے **اگر** معتبر عذر کی وجہ سے حج کا کوئی **واجب** **ترک** ہوجائے تو بغیر کسی **جزا** کے وہ **واجب** ساقط ہوجا**تا** ہے اس لیے اس خاص عذر کی وجہ سے **بالوں** کا قصر کرنا اس سے ساقط ہوجائے گا اور وہ بغیر قصر کے حلال ہوجائے گی اس صورت میں اس **پر** کوئی دم بھی لازم نہیں ہوگا بلکہ رمی اور قربانی کرنے کے بعد خود بخود حلال ہوجائے گی، اس صورت میں بھی اسے حلق کا حکم نہیں **دیا** جائے گا کیو**نکہ** حلق اس کے واسطے مطلقاً **ممنوع** ہے، تلاشِ **بسیار** کے بعد بھی کتب مذاہب میں کوئی ایسی عبارت نہیں ملی جس میں اس خاص صورت میں بھی اسے حلق کا حکم **دیا گیا** ہو، **تا**ہم عام ضابطہ کا تقاضا یہی ہے کہ اس صورت میں اس سے قصر ساقط ہو۔

D:\Only-Inpage\08-Mufti-Mumtaz-Sahib\books\Ahkam-e-Haiz-w-Nafas\Fatwa 101 AH.tif not found.

(۳) بندہ احمد ممتاز کی رائے ہے کہ اس خاص صورت میں اس **پر** حلق اور امرارِ موسیٰ (استرا **پھرانا**) لازم ہے اس کے بغیر حلال نہ ہوگی، بندہ کی رائے **اگر** چہ یہی ہے لیکن سائل کو صرف اکا**بر** کی رائے نمبر۱ اور نمبر۲ بتائی جاتی ہے۔

سوال: جس عورت کا رحم آ**پریشن** سے نکالا جائے، اس کے خون کو حیض کہا جائے گا؟

جواب: نہیں، کیو**نکہ** حیض رحم سے آنے والے خون کو کہا جا**تا** ہے اور جس عورت کا رحم ہی نہیں تو یقیناً اس کا خون غیر رحم سے ہوگا اور غیرِ رحم سے آنے والا خون استحاضہ کا خون کہلا**تا** ہے، لہٰذا اس عورت کا خون حیض نہ ہوگا بلکہ استحاضہ ہوگا اور اس **پر** طاہرات کے تمام احکام جاری ہوں گے۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

مصنف کی چند دیگر کتابیں

- پانچ مسائل (متعلق بریلویت)
- غیر مقلدین کا اصلی چہرہ ان کی اپنی تحریرات کے آئینہ میں
- تراویح، فضائل، مسائل، تعداد رکعت
- حیلہٗ اسقاط اور دُعا بعد نمازِ جنازہ
- اولاد اور والدین کے حقوق
- قربانی اور عیدین کے ضروری مسائل
- امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ذہانت کے دلچسپ واقعات
- احکام حیض ونفاس واستحاضہ مع حج وعمرہ میں خواتین کے مسائل مخصوصہ
- درس ارشاد الصرف
- طلاق ثلاث
- منفرد اور مقتدی کی نماز اور قرآءۃ کا حکم
- خواتین کا اصلی زیور ستر اور پردہ ہے

ناشر جامعہ خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم (رجسٹرڈ)
مدنی کالونی، گریکس ماری پور، ہاکس بے روڈ، کراچی
فون: 021-2352200 ,021-8440963 موبائل: 0333-2226051